Postal Reg.No PB/0154/2003/TO2005

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم   نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْم   وَعَلٰی عَبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْد

وَلَقَدْ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدْرٍ وَّ اَنْتُمْ اَذِلَّۃٌ

جلد 54

ایڈیٹر
منیر احمد خادم

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
منصور احمد

ہفت روزہ
بدر
قادیان

The Weekly **BADR** Qadian

شمارہ 28

شرح چندہ
سالانہ 250 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
20 پونڈ یا 40 ڈالر
امریکن۔ بذریعہ
بحری ڈاک 10 پونڈ
یا 20 ڈالر امریکن

5 جمادی الثانی 1426 ہجری 12 وفا 1384 ہش 12 جولائی 2005ء

اخبار احمدیہ

قادیان 9 جولائی (ایم ٹی اے انٹرنیشنل) سیدنا حضرت امیر المومنین مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بفضلہ تعالیٰ خیر و عافیت سے ہیں الحمدللہ۔ کل حضور پرنور نے مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور اپنے دورہ کے مختصر حالات سنائے اور مالی قربانیوں کی طرف توجہ دلائی۔ پیارے آقا کی صحت و تندرستی درازیٔ عمر مقاصد عالیہ میں فائز المرامی اور خصوصی حفاظت کیلئے احباب دُعائیں کرتے رہیں۔ اللھم اید امامنا بروح القدس وبارک لنا فی عمرہ و امرہ۔

خدا تعالیٰ کی محبت کی علامت یہ ہے کہ اپنے پیارے بندوں کو صرف اپنے وجود کی خبر ہی نہیں دیتا بلکہ اپنی رحمت اور فضل کے آثار بھی خاص طور پر ان پر ظاہر کرتا ہے

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ تو ہر ایک قوم کا دعویٰ ہے کہ بہتیرے ہم میں ایسے ہیں کہ خدا تعالیٰ سے محبت رکھتے ہیں۔ مگر ثبوت طلب یہ بات ہے کہ خدا تعالیٰ بھی ان سے محبت رکھتا ہے یا نہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی محبت یہ ہے کہ پہلے تو ان کے دلوں پر سے پردہ اٹھاوے جس پردہ کی وجہ اچھی طرح انسان خدا تعالیٰ کے وجود پر یقین نہیں رکھتا۔ اور ایک دھندلی سی اور تاریک معرفت کے ساتھ اس کے وجود کا قائل ہوتا ہے۔ بلکہ بسا اوقات امتحان کے وقت اس کے وجود سے ہی انکار کر بیٹھتا ہے۔ اور یہ پردہ اٹھایا جانا بجز مکالمہ الٰہیہ کے اور کسی صورت سے میسر نہیں آسکتا۔ پس انسان حقیقی معرفت کے چشمہ میں اس دن غوطہ مارتا ہے جس دن خدا تعالیٰ اس کو مخاطب کر کے انا الموجود کی اس کو آپ بشارت دیتا ہے۔ تب انسان کی معرفت صرف اپنے قیاسی ڈھکوسلے یا محض منقولی خیالات تک محدود نہیں رہتی بلکہ خدا تعالیٰ سے ایسا قریب ہو جاتا ہے کہ گویا اس کو دیکھتا ہے۔ اور یہ سچ اور بالکل سچ ہے کہ خدا تعالیٰ پر کامل ایمان اسی دن نصیب ہوتا ہے کہ جب اللہ جلشانہ اپنے وجود سے آپ خبر دیتا ہے۔

اور پھر دوسری علامت خدا تعالیٰ کی محبت کی یہ ہے کہ اپنے پیارے بندوں کو صرف اپنے وجود کی خبر ہی نہیں دیتا بلکہ اپنی رحمت اور فضل کے آثار بھی خاص طور پر ان پر ظاہر کرتا ہے۔ اور وہ اس طرح پر کہ ان کی دعائیں جو ظاہری اُمیدوں سے زیادہ ہوں قبول فرما کر اپنے الہام اور کلام کے ذریعہ سے ان کو اطلاع دے دیتا ہے تب ان کے دل تسلی پکڑ جاتے ہیں کہ یہ ہمارا قادر خدا ہے جو ہماری دعائیں سنتا اور ہم کو اطلاع دیتا اور مشکلات سے ہمیں نجات بخشتا ہے۔ اسی روز سے نجات کا مسئلہ بھی سمجھ آتا ہے اور خدا تعالیٰ کے وجود کا بھی پتہ لگتا ہے۔ اگرچہ جگانے اور متنبہ کرنے کیلئے کبھی کبھی غیروں کو بھی سچی خواب آسکتی ہے مگر اس طریق کا مرتبہ اور شان اور رنگ اور ہے۔ یہ خدا تعالیٰ کا مکالمہ ہے جو خاص مقربوں سے ہی ہوتا ہے اور جب مقرب انسان دعا کرتا ہے تو خدا تعالیٰ اپنے خدائی کے جلال کے ساتھ اس پر تجلی فرماتا ہے اور اپنی روح اس پر نازل کرتا ہے اور اپنی محبت سے بھرے ہوئے لفظوں کے ساتھ اس کو قبولِ دعا کی بشارت دیتا ہے۔ اور جس کسی سے یہ مکالمہ کثرت سے وقوع میں آتا ہے اس کو نبی یا محدث کہتے ہیں۔

اور سچے مذہب کی یہی نشانی ہے کہ اس مذہب کی تعلیم سے ایسے راستباز پیدا ہوتے رہیں جو محدث کے مرتبہ تک پہنچ جائیں جن سے خدا تعالیٰ آمنے سامنے کلام کرے۔ اور اسلام کی حقیقت اور حقانیت کی اوّل نشانی یہی ہے کہ اس میں ہمیشہ ایسے راستباز جن سے خدا تعالیٰ ہمکلام ہو پیدا ہوتے ہیں۔ (تَتَنَزَّلُ عَلَیْھِمُ الْمَلٰئِکَۃُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا (حم السجدہ 31)

سو یہی معیار حقیقی سچے اور زندہ اور مقبول مذہب کی ہے۔ اور ہم جانتے ہیں کہ یہ نور صرف اسلام میں ہے"

(برکات الدعاء روحانی خزائن جلد نمبر ۶ صفحہ 42-43)

دنیا میں خدا کی طرف لانے اور امن قائم رکھنے کے لئے اسلام کی خوبصورت تعلیم جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں دی ہے اور اسلام کی خوبصورت تصویر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں دکھائی ہے

اس کو نہ صرف اپنی زندگی کا حصہ بنائیں بلکہ دنیا کو بھی اس سے روشناس کرائیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 8 جولائی 2005 بمقام بیت الفتوح لندن

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور پُر نور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا گزشتہ دو ماہ سے میں دَورے پر رہا ہوں۔ ان دوروں کی وجہ سے جماعت میں ترقی کی طرف قدم بڑھانے کا رجحان بڑھتا ہے۔ خواہ وہ ترقی تربیتی لحاظ سے ہو خواہ مالی قربانیوں میں آگے بڑھنے کے لحاظ سے ہو خواہ تبلیغ کے میدان میں آگے بڑھنے کے لحاظ سے ہو۔ جب جماعتوں سے براہ راست رابطے پیدا ہوتے ہیں تو اُس محبت اور وابستگی کی بناء پر جو احمدیوں کو خلافت سے ہے اُن کے قدم تیزی سے ترقی کی طرف بڑھتے ہیں۔ فرمایا متعلقہ ممالک کے بہت سے افراد جن کا میں نے دورہ کیا خطوط کے ذریعہ اور بہتوں نے ملاقات کے ذریعہ اپنے اندر روحانی تبدیلی پیدا کرنے کے عزم کا اظہار کیا۔

فرمایا اب دنیا میں خدا کی طرف لانے اور امن قائم رکھنے کے لئے اسلام کی خوبصورت تعلیم جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں دی ہے اور اسلام کی خوبصورت تصویر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں دکھائی ہے اس کو نہ صرف اپنی زندگی کا حصہ بنائیں بلکہ دنیا کو بھی اس سے روشناس کرائیں۔

فرمایا چند سر پھرے لوگ جو بظاہر اپنے آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب کرتے ہیں لیکن رحمۃ للعالمین سے دور کا بھی ان کا واسطہ نہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو تمام بنی نوع انسان کے لئے رحمت تھے۔ فرمایا کل جو یہاں لندن میں مختلف ٹرینوں اور بسوں میں دھماکے ہوئے اور ظلم و بربریت کی ایک مثال قائم کی گئی یہ اسلامی تعلیم کے خلاف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم کی خلاف ہے۔ اگر یہ

باقی صفحہ (6) پر ملاحظہ فرمائیں

منیر احمد حافظ آبادی ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر آفسیٹ پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بدر بورڈ قادیان

ایودھیا سانحہ اور لندن بم دھماکے باعث افسوس اور قابل مذمت ہیں

وطن عزیز بھارت گذشتہ کئی سالوں سے مختلف قدرتی آفات سے دوچار ہے۔ کہیں سیلاب ہے تو کہیں قحط کہیں زلزلے ہیں تو کہیں دوسرے اتفاقی حادثات اسکے علاوہ ایک اور دکھ اور تکلیف کی بات ہے کہ سیاسی طور پر اتار چڑھاؤ تو ہوتے ہی ہیں اسکے ساتھ ہی اہل وطن بھی آپس میں مذہبی منافرت اور لڑائی جھگڑے کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اور بعض مفاد پرست تو ایک دوسرے کی جان مال سے کھیلنے میں کوئی عار محسوس نہیں کرتے اور مذہبی منافرت کی آگ بھڑکا کر مذہب کے ٹھیکیدار اپنے اپنے مفاد کی روٹیاں سینکتے ہیں اور ہزاروں غریب عوام اور معصوم لوگ اپنی قیمتی جانوں سے بھی ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں ایک آفت ابھی ختم نہیں ہوتی اور زندگی اپنی معمول پر نہیں آئی ہوتی کہ دوسری واقع ہو جاتی ہے

اس کے علاوہ دہشت گردی اور انتہا پسندی کا اژدھا خواہ سیاسی شکل میں ہو یا مذہبی شکل میں یہ بھی آن واحد میں ہزاروں جانوں کو نگل جاتا ہے بھارت کے مختلف صوبوں میں گذشتہ چند سالوں میں اس اژدھا نے سینکڑوں جانوں کو ہضم کر لیا ہے جس کے نتیجہ میں یہ کہنا مبالغہ نہ ہوگا کہ ہزاروں گھر برباد ہوئے لاکھوں بچے یتیم ہوئے اور عورتیں بیوہ اور بہنیں اپنے بھائیوں سے محروم ہوئیں اور بوڑھے والدین اپنی آخری عمر کے سہاروں سے محروم ہو گئے انتہا پسندی تو انتہا پسندی ہی ہے خواہ کسی مذہب کے افراد کی طرف سے کی جائے۔ کوئی مذہب بنیادی طور پر یہ تعلیم نہیں دیتا کہ کسی معصوم کا خون بہا دیا جائے جس کا کوئی قصور نہ ہو ذرا تصور کریں ایک شخص اپنے چھوٹے بچوں کو گھر چھوڑ کر کوئی ان کی ضرورت کی چیز لینے بازار جاتا ہے اور تھوڑی دیر کے بعد خبر آتی ہے کہ جس کا انتظار کر رہے ہو وہ تو ہمیشہ کیلئے موت کے منہ میں چلا گیا ہے۔ جہاں بچے اپنی کسی خوشی کے پورا ہونے کا انتظار کر رہے ہوتے ہیں چیخنے اور بلکنے لگ جاتے ہیں ایک کہرام مچ جاتا ہے خوشی کی جگہ ماتم کی صف بچھ جاتی ہے ان کی ساری زندگی سونی اور تاریک ہو جاتی ہے کیا ایسا کرنے والے اپنے مذہب کی کوئی بڑی خدمت سرانجام دے رہے ہیں یا مذہب کا نام روشن کر رہے ہیں یا اسے کوئی فائدہ پہنچا رہے ہیں نہیں ہرگز نہیں بلکہ اپنے مذہب کو بدنام کر رہے اور ہمیشہ کیلئے نفرت کے بیج بو رہے ہوتے ہیں۔

6 دسمبر 1992ء کو ایودھیا میں بابری مسجد شہید کر دی گئی اور آج کل اس احاطہ میں عارضی مندر قائم ہے یہ کام ہرگز کسی مذہبی تعلیم کے پھیلانے کیلئے نہیں ہوا اس سے مذہبی طور پر کوئی فائدہ نہیں ہوا بلکہ اس مدعا کو لیکر کچھ لوگوں نے اپنے مفاد کو بڑھاوا ضرور دیا۔ اور یہ معاملہ آج تک باہمی منافرت اور لڑائی جھگڑوں اور دنگوں کا موضوع بنا ہوا ہے جس کے نتیجہ میں مدمقابل لوگوں نے دوسری جگہ قومی املاک کو نقصان پہنچایا نتیجۃً سینکڑوں جانیں اس وقت سے آج تک ضائع ہو چکی ہیں۔ جو کوئی فرد یا فرقہ غلطی پر ہے اور غلط اقدام کرتا ہے تو دوسروں کو چاہئے کہ انصاف کے تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے اپنے غلطی خوردہ بھائیوں کو سمجھائیں اور قانون کو ہاتھ میں نہ لیں ملکی قوانین اور روایات کی پابندی کریں اور جو فیصلہ عدالت کی طرف سے ہو اس پر عمل پیرا ہوں۔ لیکن افسوس ایسا نہیں ہو پاتا اور معاملہ سلجھنے کی بجائے دن بدن الجھتا جاتا ہے۔

چنانچہ ۵ جولائی کو ایودھیا کے متنازعہ مقام پر ایک فدائین حملہ ہوا جس میں ۶ دہشت گرد ہلاک ہو گئے۔ اس حملہ کے ساتھ ہی سارے دیش میں ہائی الرٹ کا اعلان کر دیا گیا۔ فیض آباد کے کمشنر اور متنازعہ علاقہ کے ریسیور ارون کمار سنہا نے نامہ نگاروں کو بتایا کہ ۶ مسلح دہشت گرد صبح 9.15 بجے کمپلیکس میں داخل ہوئے اور سیکورٹی فورسز نے ملی ٹینٹوں کو مندر سے 70 میٹر کے فاصلہ پر روک دیا اور آپریشن 11.5 پر ختم ہوا۔ ایک دہشت گرد کو داخلی دروازے پر ہی گولی مار کر ہلاک کر دیا گیا اور دوسرے ۵ کمپلیکس کے اندر مار ڈالے گئے جہاں کہ عارضی مندر قائم ہے کمشنر کے مطابق مندر کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ یہ واقعہ قابل مذمت اور انتہائی افسوسناک ہے۔

اس واقعہ کو دانشوروں نے قومی وقار پر حملہ قرار دیا ہے اور اس کی مذمت کی ہے دیگر ممالک کے سربراہوں نے بھی اس پر افسوس کا اظہار کیا ہے۔ سیاسی حلقوں میں بھی اس کا شدید ردعمل ظاہر ہوا ہے۔

وزیر اعظم منموہن سنگھ نے اس حملہ کی شدید مذمت کرتے ہوئے اہل وطن سے امن برقرار رکھنے کی اپیل کی ہے اور کہا ہے کہ دہشت گردانہ کارروائیوں سے سختی سے نپٹا جائے گا۔

بہرحال یہ واقعہ نہایت افسوسناک اور قابل مذمت ہے اس سے وطن عزیز میں رہنے والے ہندو مسلمانوں کے آپسی تعلقات کو مزید بگاڑنے اور منافرت پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے ایسے واقعات سے فرقہ وارانہ جنون ہی پیدا ہوتا ہے اور جذبات بھڑکتے ہیں اور نتیجہ قومی املاک اور جانوں کے نقصان کے سوا کچھ نہیں نکلتا۔

بھارت ایک وسیع جمہوری ملک ہے اور یہاں کے باشندوں کو مساوات کے ساتھ ساتھ مذہبی آزادی بھی حاصل ہے اس لحاظ سے یہاں کے باشندوں کو کوئی ایسا اقدام نہیں کرنا چاہئے جو ملکی قانون کے منافی ہو اور دوسروں کے جذبات کو ٹھیس پہنچانے والا ہو بلکہ اپنے عقیدہ پر قائم رہتے ہوئے بھی ایک دوسرے کی خیرخواہی ہمدردی اور مدد کرنی چاہئے تاکہ یہ دکھ اور تکلیف کے اوقات امن وسکون میں بدل جائیں اور ہم آپسی اتحاد واتفاق کے ساتھ وطن کی ترقی کی طرف گامزن رہیں۔ خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

ابھی ایودھیا حملہ کی خبریں چل ہی رہی تھیں کہ لندن میں دہشت گردانہ ایک ساتھ 7 بم دھماکوں کی خبریں بھی آنے لگیں۔ ۷ جولائی کو صبح دہشت گردوں نے لندن پر زبردست حملہ کیا اور ایک ساتھ ۷ دھماکے کر کے پورے لندن میں دہشت پھیلا دی۔ ۱۱ ستمبر ۲۰۰۱ کو نیویارک میں عالمی بیوپار سینٹر پر دہشت گردانہ حملہ کے بعد لندن میں یہ بڑا حملہ ہے پولیس کے مطابق ان سات دھماکوں میں لندن کے کئی انڈر گراؤنڈ سٹیشن متاثر ہوئے ہیں خون سے لت پت لوگ انڈر گراؤنڈ سٹیشن سے نکلے سارا ٹرانسپورٹ سسٹم درہم برہم ہو گیا تمام ٹرین سروسز معطل کر دی گئیں۔ بی بی سی نے ایک ترجمان کے حوالے سے کہا ہے کہ کافی جانی نقصان ہوا ہے ہزار سے زائد افراد زخمی ہوئے ہیں۔

امام جماعت احمدیہ عالمگیر سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے خطبہ جمعہ فرمودہ ۸ جولائی بمقام بیت الفتوح لندن میں جو براہ راست مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ انٹرنیشنل پر نشر ہوا میں اس واقعہ پر نہایت افسوس کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا کہ ایسے واقعات قابل مذمت ہیں رحمۃ للعالمین اور آپ کی تعلیم سے ان کا دور کا بھی تعلق نہیں ہے۔

بھارت کے پردھان منتری سمیت کئی دیشوں اور پبلک سوسائٹیوں نے حملوں کی مذمت کی ہے امریکہ کے صدر اور برطانیہ کے وزیر اعظم مسٹر ٹونی بلیئر نے بھی ان وحشیانہ حملوں کی مذمت کرتے ہوئے ان سے سختی سے نپٹنے کا اعلان کیا ہے۔ روس کے صدر ولادیمیر پوتن نے کہا کہ ان حملوں کے سبب بین الاقوامی دہشت گردی کے خلاف متحد ہو جانا چاہئے۔ اور کہیں بھی ایسے حملے ہوں ہمیں اس کی مذمت کرنی چاہئے۔

لندن میں یہ حملہ اس وقت ہوا جب برطانیہ میں ۸ بڑے ممالک کے گروپ کی میٹنگ ہو رہی تھی اور اہل برطانیہ 2012 میں اولمپک کی میزبانی حاصل ہونے پر خوشیاں منا رہے تھے۔

ایسے واقعات دنیا بھر میں کہیں بھی ہوں نہایت تکلیف دہ افسوس کا باعث اور قابل مذمت ہیں دہشت گردی ایک عالمی مسئلہ بنتا جا رہا ہے جو بہت فکر کی بات ہے۔ ایسی جگہیں جہاں پر قومی مفاد وابستہ ہوں یا کسی کے مذہبی جذبات وابستہ ہوں بہت مقدس ہوا کرتی ہیں ان کو نقصان پہنچانا فرقہ واریت اور مجنونانہ دنگوں کو بڑھانے اور امن وسکون برباد کرنے والی بات ہے جس کا کسی سچے مذہب اور سچی انسانی ہمدردی سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔

اب جبکہ لندن میں جماعت احمدیہ عالمگیر کا سالانہ جلسہ ہونے میں صرف چند دن باقی ہیں ہمارے لئے بھی قابل فکر بات ہے اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے اور ہمارا یہ عالمی جلسہ ہر لحاظ سے کامیاب و بابرکت ہو اور کسی قسم کی بھی دکھ یا تکلیف کی بات نہ ہو اللہ تعالیٰ ہمارے پیارے امام اور سب افراد جماعت کا حافظ و ناصر ہو۔ (قریشی محمد فضل اللہ)

ساتھ اس کے خدا ہے وہ مسرور ہے

وہ جو سالارئ دیں پہ مامور ہے
ساتھ اس کے خدا ہے وہ مسرور ہے

نورؓ محمودؓ ناصرؒ و طاہرؒ کے بعد
جانشین مسیحؑ ابن منصورؒ ہے

جو بھی طاعت کریں گے فلاح پائیں گے
یہ الٰہی نوشتوں میں مذکور ہے

اب اسی سے ہے وابستہ فتح و ظفر
ساتھ تائید حق اس کے بھرپور ہے

اس سے پرخاش رکھتا ہے جو بھی عدو
وہ ہدایت کے رستے سے ہی دُور ہے

اس حقیقت میں ذرہ بھی شک ہو جسے
وہ تو شیطاں کے چنگل میں محصور ہے

اس سے عشق و وفا جو کرے گا ظفرؔ
بارگاہِ الٰہی میں منظور ہے

(مبارک احمد ظفرؔ لندن)

جلسہ سالانہ یوکے

جلسہ سالانہ یوکے اس ماہ 29-30-31 جولائی بروز جمعہ ہفتہ اتوار کو ٹلفورڈ اسلام آباد کی بجائے بمقام Rushmoor Arena Aldershot میں منعقد ہوگا انشاء اللہ۔ جلسہ کی غیر معمولی کامیابی اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت وتندرستی اور مہمانان کرام کے سفر وحضر میں بخیر وعافیت کیلئے احباب کرام دعائیں کرتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ یہ جلسہ ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے۔ (ادارہ)

خطبہ جمعہ

جماعت احمدیہ کی مساجد کا شمار ان مساجد میں نہیں ہوتا جو وقتی جوش اور جذبے کے تحت بنادی جاتی ہیں اور صرف مسجدوں کی ظاہری خوبصورتی کی طرف توجہ ہوتی ہے۔

ہماری مساجد کی بنیاد ہی ان دعاؤں کے ساتھ اٹھائی جاتی ہے جو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ نے خدا کے گھر کی بنیادیں اٹھاتے وقت کی تھیں۔

جماعت احمدیہ کی مساجد بھلائی پھیلانے والی اور خیر پھیلانے والی ہیں۔ ہماری مساجد امن کا نشان ہیں

(وینکوور۔کینیڈا۔ میں تعمیر ہونے والی احمدیہ مسجد کے حوالہ سے احباب جماعت کو اللہ تعالیٰ کی خالص عبادت کے قیام اور اپنے اندر پاکیزہ تبدیلیاں کرنے کی نہایت اہم ہدایات)

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفة المسیح الخامس ایده الله تعالیٰ بنصره العزیز ۔ فرمودہ 10 / جون 2005ء بمطابق 10 احسان 1384 ہجری شمسی۔ بمقام وینکوور کینیڈا

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کررہا ہے

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ- اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ-

اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ- صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

﴿وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهِيْمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَ اِسْمٰعِيْلُ- رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ- رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ- وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَ تُبْ عَلَيْنَا اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ﴾

(سورة البقره آیت :128-129)

کل انشاء اللہ تعالیٰ آپ کی مسجد کی بنیاد رکھی جائے گی۔ ایک لمبے عرصے سے یہاں مسجد کی تعمیر کی کوشش ہو رہی تھی لیکن بعض روکیں آڑے آتی رہیں جس کی وجہ سے باوجود زمین ہونے کے مسجد کا منصوبہ تکمیل کو نہ پہنچ سکا۔ الحمدللہ کہ اب اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ان روکوں کو دور فرما دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان سب لوگوں کو بھی جزا دے جنہوں نے اس مسجد کی تعمیر کی منظوری میں مدد کی یا مدد دی یا منظوری کے حصول میں کسی طرح بھی شامل ہوئے۔

جماعت احمدیہ کی مساجد کا شمار اُن مساجد میں نہیں ہوتا جو وقتی جوش اور جذبے کے تحت بنادی جاتی ہیں اور صرف مسجدوں کی ظاہری خوبصورتی کی طرف توجہ ہوتی ہے نہ کہ اس کے باطنی اور اندرونی حسن کی طرف۔ ہماری مساجد وہ نہیں ہیں بلکہ جماعت احمدیہ کی مساجد کا حُسن ان کے نمازیوں سے ہوتا ہے، اس میں عبادت کے لئے آنے والے لوگوں سے ہوتا ہے۔ ہماری مساجد کی بنیادیں تو ان دعاؤں کے ساتھ اٹھائی جاتی ہیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے خدا کے گھر کی بنیادیں اٹھاتے وقت کی تھیں۔ احمدی وہ لوگ نہیں ہیں جو بظاہر ایمان کی حرارت والے کہلاتے ہیں لیکن ان کے دل برسوں میں نمازی نہیں ہوتے۔ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کو نہیں مانا ان کو تو ایمان کی حرارت کا ادراک بھی نہیں ہے۔ پتہ ہی نہیں کہ ایمان کی حرارت کیا ہوتی ہے۔ وہ تو ایمان کو سطحی طور پر دیکھتے ہیں، سطحی طور پر لیتے ہیں۔ ان لوگوں کو کیا پتہ کہ ایمان کی حرارت کیا ہوتی ہے۔ پس یہ اعزاز جو آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰة والسلام کو مان کر ملا ہے، اس کو قائم رکھنے کے لئے اپنے ایمانوں پر نظر رکھیں اور اپنی مسجد کی تعمیر کرتے ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی دعاؤں کو پیش نظر رکھیں تب ہی آپ ان لوگوں میں شمار ہو سکتے ہیں جو گو آخرین میں ہیں لیکن پہلوں سے ملنے والے ہیں۔ وہ دعائیں کیا تھیں جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر کے وقت کیں۔ جو آیات میں نے تلاوت کی ہیں ان میں ان کا ذکر آتا ہے۔

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے: اور جب ابراہیم اس خاص گھر کی بنیادوں کو استوار کر رہا تھا اور اسماعیل بھی۔ یہ دعا کرتے ہوئے کہ اے ہمارے رب! ہماری طرف سے قبول کر لے۔ یقیناً تو ہی بہت سننے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے۔ اور اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے دو فرمانبردار بندے بنادے اور ہماری ذرّیت میں سے بھی اپنی ایک فرمانبردار امت پیدا کر دے اور ہمیں اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے طریق سکھا۔ اور ہم پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جا۔ یقیناً تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

پس ہم بھی اس مسجد کی بنیاد رکھتے ہوئے یہی دعا کرتے ہیں کہ اے اللہ! ہماری اس حقیر قربانی کو قبول فرما۔ تیرے حضور ہم یہ قربانی پیش کرتے ہیں۔ تُو نے خود ہی فرمایا ہے کہ میں دعاؤں کو سننے والا ہوں۔ تُو علیم بھی ہے، تو ہمارے ظاہر اور باطن کو جانتا ہے۔ تُو ہمارے گزشتہ حالات سے بھی باخبر ہے اور ہمارے آئندہ کے حالات بھی تُو جانتا ہے کہ کیا ہونے والے ہیں۔ تُو ہمارے دلوں کو بھی جانتا ہے۔ اگر ہمارے دلوں میں کوئی کجی ہے، کوئی ٹیڑھا پن ہے تو اس کو دور کر دے اور ہمیں بھی ان دعاؤں کا وارث بنا دے جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کی تھیں۔ اے خدا! جس طرح تو نے ان دو بزرگوں کی دعاؤں کو سنا آج ہماری بھی سن لے اور اس خانہ خدا کی تعمیر کو، اس مسجد کی تعمیر کو قبول فرما اور ہماری نسل میں سے بھی، ہماری اولادوں میں سے بھی ایسے لوگ ہمیشہ پیدا کرتا رہ جو تیری عبادت کرنے والے ہوں۔ اے اللہ! ہم جو دنیا کے اس حصے میں آباد ہیں جہاں دنیاداری اور ہوا و ہوس نے لوگوں کو اندھا کر دیا ہے۔ اے اللہ! ایسا نہ ہو کہ اس دنیا کی چکاچوند کے بہاؤ میں ہم بھی بہ جائیں۔ اس لئے ہماری رہنمائی فرماتے رہنا اور اس کے لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے روحانی فرزند مسیح و مہدی موعود علیہ السلام کے ذریعہ اس زمانے میں خلافت علیٰ منہاج نبوت جو تو نے قائم کی ہے، ہماری کسی غلطی کی وجہ سے اس سے ہمیں دور نہ لے جانا۔ ہماری دُور دُور کی نسلوں تک اس انعام کو قائم رکھنا۔ ہمیں ہمیشہ یہ توفیق دینا کہ ہم اور ہماری نسلیں توبہ کرتے ہوئے ہمیشہ تیری طرف جھکنے والی ہوں اور تو ہمیشہ ہماری توبہ قبول فرماتے ہوئے، ہم پر رحم کرتے ہوئے، ہمیں اپنے رحم اور فضل کی چادر میں لپیٹے رکھنا۔ اور ہمیشہ اس قابل بنائے رکھنا کہ ہم تیری عبادت کرنے والے بھی ہوں اور تیرے انعام خلافت سے وابستہ رہنے والے بھی ہوں۔

پس جب ہر احمدی خالص ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور جھکتے ہوئے یہ دعائیں کرتے ہوئے مساجد کی تعمیر میں حصہ لے گا اور ساتھ ہی اپنے عمل سے اپنی عبادتوں سے ان مساجد کے حسن کو سجا رہا ہوگا تو اللہ تعالیٰ بھی اپنے وعدوں کے مطابق اپنے انعامات سے نوازتا رہے گا۔ پس آپ اس لحاظ سے بھی خوش قسمت ہیں کہ آپ نے پہلے ابراہیم کو بھی مانا اور اس نے جس عظیم نبی کے آنے کی دعا کی تھی اور جسے اللہ تعالیٰ نے قبول فرمایا تھا اور ایک عظیم نبی، ایک پاک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں مبعوث فرمایا تھا اس پر بھی مکمل اور کامل یقین رکھتے ہوئے اس کی بیشمار پیشگوئیوں کے ساتھ اس پیشگوئی کو بھی آپ نے مانا کہ آخری زمانے میں جو میرا روحانی فرزند مبعوث ہوگا اس کو مان لینا۔ گھٹنوں کے بل برف پر چل کر بھی اس کے پاس جانا پڑے تو اس کے پاس جانا اور میرا اسلام کہنا کیونکہ وہ مسیح موعود و مہدی موعود اس اندھیرے کے زمانے میں مبعوث ہوگا جب اسلام کی تعلیم کو یکسر بھلایا جا چکا ہوگا اور اسلام کا فقط نام باقی ہوگا اور یہ مرد جری اس تعلیم کو، حقیقی اسلامی تعلیم کو دوبارہ دنیا میں رائج کرے گا، قائم کرے گا۔ پس ہم خوش قسمت ہیں کہ ہم نے اس جری اللہ کو مانا۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا کہ اس جری اللہ نے دین کو دوبارہ دنیا میں قائم کرنا تھا۔ اگر ہم ماننے کے بعد اپنے اندر تبدیلیاں پیدا نہیں کریں گے، اپنی عبادتوں اور اپنے اعمال کو اس معیار تک نہیں لائیں گے جس پر پہلوں

نے اپنے معیار قائم کئے اس وقت تک ہمارا ایمان بے کار ہے۔ ہم اس لحاظ سے بھی خوش قسمت ہیں کہ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے اپنے اس مردِ میدان کو ابراہیم کے نام سے بھی پکارا ہے۔ یہ اس طرف بھی اشارہ ہے کہ یہ ابراہیم ثانی اپنے آقا و مطاع حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی میں اللہ تعالیٰ کے قریب لانے اور ہمارا تزکیہ کرنے، ہمیں پاک کرنے اور روحانی خزائن تقسیم کرنے کا باعث بنے گا۔ بشرطیکہ ہم اپنے آپ کو اس کے لئے تیار کریں۔ قرآن کریم میں ان سے پہلی آیتوں میں جن کی میں نے تلاوت کی ہے مقام ابراہیم کو نمونہ کے طور پر اختیار کرنے کا حکم ہے۔ اس مقام کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الفاظ میں وضاحت کرنے سے پہلے آپؑ کے الفاظ میں آپ کے حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ایک تعلق کی وضاحت کرتا ہوں۔

آپؑ فرماتے ہیں کہ ’’ آیت ﴿ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھِیْمَ مُصَلًّی ﴾ اس طرف اشارہ کرتی ہے کہ جب امت محمدیہ میں بہت فرقے ہو جائیں گے۔ تب آخر زمانہ میں ایک ابراہیم پیدا ہوگا۔ اور ان سب فرقوں میں وہ فرقہ نجات پائے گا کہ اس ابراہیم کا پیرو ہوگا‘‘۔ (اربعین نمبر 3 صفحہ 32 بحوالہ تفسیر حضرت مسیح موعود۔ جلد نمبر 1 صفحہ 587)

پس دیکھیں جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ آپ خوش قسمت ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا۔ آپ خوش قسمت ہیں کہ اس آخری زمانے کے ابراہیم کو مان کر آپ نجات یافتہ فرقہ بن گئے ہیں۔ لیکن یاد رکھیں کہ ایمان مکمل طور پر اس تعلیم پر عمل کرنے کا تقاضا کرتا ہے جو نبی لے کر آتے ہیں۔ تو نجات صرف منہ کے کہنے سے کہ ہم ایمان لے آئے، نہیں مل جاتی۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کے بھی کچھ قانون ہیں۔ ان کے مطابق ایمان لانے سے نجات ملے گی۔ اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو یہ ایمان حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

یہ ایمان کا معیار کس طرح حاصل کرنا ہے اس بارے میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:۔ ’’﴿ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰھِیْمَ مُصَلًّی ﴾ اور ابراہیم کے مقام سے نماز کی جگہ پکڑو۔ اس جگہ مقامِ ابراہیم سے اخلاق مرضیہ و معاملہ باللہ مراد ہے‘‘۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق چلنا اور اللہ تعالیٰ کے مطابق ہر معاملہ کرنا۔ پھر فرمایا: ’’یعنی محبت الٰہیہ اور تفویض اور رضا اور وفا۔ یہی حقیقی مقام ابراہیم کا ہے جو امت محمدیہ کو بطور تبعیت و وراثت عطا ہوتا ہے‘‘۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی محبت ہو اور خود کو بالکل اللہ تعالیٰ کے حکموں کے ماتحت کر دینا ہو، اس کی رضا ہو، اسی سے وفا ہو اس کے حکموں کی وفاداری سے بجا آوری ہو، یہ جب ہوگا تو فرمایا کہ یہی ہے جو امت محمدیہ کو اس پیروی کی وجہ سے مقام ابراہیم کی طرف لے جائے گا۔ بطور تبعیت و وراثت عطا ہوتا ہے۔‘‘ اور جو شخص قلب ابراہیم پر مخلوق ہے اس کی اتباع بھی اسی میں ہے‘‘۔

(براہین احمدیہ ہر چہار حصص۔ روحانی خزائن جلد نمبر 1 صفحہ 608 بقیہ حاشیہ در حاشیہ نمبر 3)

تو یہ ہے وہ مقام جس کی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ہمیں تعلیم دی اور یہ ہے وہ مقام جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہر احمدی کو دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہر احمدی کے دل میں خدا تعالیٰ کی محبت قائم ہو اور ایسی محبت قائم ہو جائے جس کے مقابلے میں ہر دوسری محبت کمتر نظر آئے۔

حضرت ابراہیمؑ نے اللہ تعالیٰ کی محبت میں شرک کے خلاف ایک عظیم جہاد کیا تھا اور مخالفین نے اس وجہ سے ان کو آگ میں بھی ڈالا تھا۔ لیکن خدا تعالیٰ اپنے پیاروں کو اس طرح ضائع نہیں کرتا۔ چنانچہ وہ آگ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکی۔ ہمیں بھی اپنا جائزہ لینا ہوگا کہ ایک طرف تو ہم اپنے آپ کو ابراہیم کی برکات کا حصہ دار بنانا چاہتے ہیں۔ ہم اس زمانے کے ابراہیم کو مان کر ہر قسم کے شرک سے بیزاری کا اظہار کرنے کا نعرہ لگاتے ہیں۔ لیکن مثلاً نمازوں کے اوقات ہیں۔ چھوٹے چھوٹے بت اور خدا، نوکری کے، کاروبار کے، سستیوں کے ہم نے بنائے ہوئے ہیں ان کے پنجے سے نکلنا نہیں چاہتے۔ یا اس طرح نکلنے کی کوشش نہیں کرتے جس طرح کوشش کرنی چاہئے۔ صرف منہ سے یہ کہہ دینا کہ اے اللہ ہمیں مقام ابراہیم پر فائز کر دے، کوئی فائدہ نہیں دے گا جب تک کہ وہ محبت اپنے دل میں پیدا نہ کریں جو ابراہیم علیہ السلام کو اپنے خدا سے تھی۔ جب تک ہم اپنے آپ کو مکمل طور پر خدا تعالیٰ کے احکامات کے سپرد نہ کر دیں۔ جب تک ہم اپنے تمام معاملات خدا پر نہ چھوڑ دیں اور عبادتوں کے اعلیٰ معیار قائم کرنے کے ساتھ ساتھ چھوٹی اناؤں کو نہ چھوڑ دیں۔ جب تک ہم اپنے خاندانوں اور برادری کی بڑائی کے تکبر سے باہر نہ نکلیں۔ جب تک ہم اس چکر میں رہیں گے کہ میں سیّد ہوں یا مغل ہوں یا پٹھان ہوں یا جاٹ ہوں یا آرائیں ہوں، ان لفظوں سے جب تک باہر نہیں نکلیں گے جب تک ہم اپنے معیار اللہ تعالیٰ کے حکموں کے مطابق تقویٰ کو نہ بنالیں کوئی فائدہ نہیں۔ تو جب ہم یہ ساری چیزیں کرلیں گے تب ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم مقام ابراہیم پر قدم رکھنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ تب ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس مقام پر قدم رکھتے ہوئے اپنے تمام معاملات خدا تعالیٰ کے سپرد کرتے ہیں۔ تب ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہیں۔ تب ہم کہہ سکتے ہیں کہ ہم وفاداروں میں ہیں۔ اور اس زمانے کے ابراہیم سے جو عہد بیعت ہم نے باندھا ہے اس کو پورا کرنے والے ہیں۔ پس جب ہم یہ معیار حاصل کرلیں گے یا حاصل کرنے کی کوشش کریں گے تو تب ہی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیاروں میں شامل سمجھے جائیں گے۔ اگر نہیں، تو پھر ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے درختِ وجود کی سرسبز شاخیں نہیں سمجھے جاسکتے بلکہ ایک سوکھی ٹہنی کی طرح جس کو کوئی بھی باغبان برداشت نہیں کرتا، کاٹ کر پھینک دیئے جائیں گے کیونکہ ہم اس مقام کی پیروی نہیں کر رہے، اس مقام پر کھڑے نہیں ہو رہے جس مقام پر کھڑے ہونے کا امت محمدیہ کو حکم دیا گیا ہے۔ پس اس زمانے کے ابراہیم کو مان کر جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عاشقِ صادق اور غلامِ صادق بھی ہے ہمیں اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہوں گی۔ اپنے دلوں میں ابراہیمی صفات پیدا کرنی ہوں گی۔ اپنے عملوں کو بھی، اپنی عبادتوں کو بھی اس تعلیم کے مطابق ڈھالنا ہوگا جس کا ہمیں خدا نے حکم دیا ہے۔ اپنی مساجد سے خدا کی وحدانیت کے نعروں کے ساتھ ساتھ پیار اور محبت اور اُلفت کے نعرے بھی لگانے ہوں گے تاکہ مقام ابراہیم پر کھڑا ہونے والے کہلا سکیں۔ ورنہ یہ بیعت کے دعوے کھوکھلے دعوے ہیں۔ عبادتوں کے یہ معیار قائم کئے بغیر اور عملوں کے یہ معیار قائم کئے بغیر ہم بھی وہیں کھڑے ہوں گے جہاں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق آج وہ مسلمان کھڑے ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نہیں مانا۔ جن کی مساجد بظاہر نماز پڑھنے والوں سے پُر لگتی ہیں، بھری ہوئی لگتی ہیں لیکن وہاں نفرتوں کے نعروں اور ایک دوسرے کا گلا کاٹنے کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا۔ وہاں جس مُلّاں کے قبضے میں منبر ہے وہ ہر دوسرے فرقے کے خلاف گالیاں بکنے کے علاوہ کچھ نہیں کہتا۔ جہاں جانے والے بعض شرفاء یہ کہہ کر اٹھ کر آ جاتے ہیں کہ مولانا ہم اسلام سیکھنے کے لئے آئے تھے گالیاں اور مغلظات سننے کے لئے نہیں آئے۔ تو بہرحال اس زمانے میں جب مسیح و مہدی کا ظہور ہو چکا ہے ان نام نہاد علماء نے اس کو نہ مان کر یہی کچھ کرنا تھا کیونکہ یہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی تھی جس کا ایک حدیث میں اس طرح ذکر آتا ہے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’عنقریب ایسا زمانہ آئے گا کہ نام کے سوا اسلام کا کچھ باقی نہ رہے گا۔ الفاظ کے سوا قرآن کا کچھ باقی نہیں رہے گا۔ اس زمانے کے لوگوں کی مسجدیں بظاہر تو آباد نظر آئیں گی لیکن ہدایت سے خالی ہوں گی۔ ان کے علماء آسمان کے نیچے بسنے والی مخلوق میں سے بدترین مخلوق ہوں گے۔ ان میں سے ہی فتنے اٹھیں گے اور انہیں میں لوٹ جائیں گے۔ (مشکوٰۃ کتاب العلم۔ الفصل الثالث روایت نمبر 276)

لیکن آپ لوگ جو ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مان چکے ہیں واپس اس غار کی طرف نہ جائیں جہاں گھپ اندھیرے ہیں۔ بلکہ نیکیوں پر قائم ہوتے ہوئے مسجدوں کو بھلائی، خیر اور روشنی کے مینار بنائیں۔

ایک حدیث میں آتا ہے، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’جو ہماری اس مسجد میں اس نیت سے داخل ہوگا کہ بھلائی کی بات سیکھے یا بھلائی کی بات جانے وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والے کی طرح ہوگا۔ اور جو مسجد میں کسی اور نیت سے آئے تو وہ اس شخص کی طرح ہوگا جو کسی ایسی چیز کو دیکھتا ہے جو اس کو حاصل نہیں ہو سکتی۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 2 صفحہ 350۔ مطبوعہ بیروت)

اس کا مسجد میں آنا بے فائدہ ہے۔ کیونکہ مومنوں کی مساجد منافقین کے لئے، فتنہ پیدا کرنے والوں کے لئے نہیں ہوتیں۔

اللہ کرے کہ ہم میں سے ہر ایک مسجد میں اس نیت سے داخل ہونے والا ہو کہ ایک خدا کی عبادت کرنی ہے اور بھلائی سیکھنی ہے اور پھر اس سیکھی ہوئی بھلائی کی بات پر خود بھی عمل کرنا ہے اور آگے بھی پھیلانا ہے۔ ہماری نیتیں اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنا ہوں تاکہ ان لوگوں میں شامل ہوں جو جہاد کا ثواب لینے والے ہیں۔ چھوٹی چھوٹی باتیں اور رنجشیں بھلائی اور خیر سے محروم کرنے والی نہ ہوں۔ ہمارا مسجدوں میں آنا

جے کے جیولرز
کشمیر جیولرز
J. K. JEWELLERS
KASHMIR JEWELLERS
Shivala Chowk Qadian (INDIA)
Mfrs & Suppliers of :
GOLD & DIAMOND
JEWELLERY
Lucky Stones are Available hear
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں
خاص احمدی احباب کیلئے
الیس اللہ بکاف عبدہ
Ph. 01872-221672,(S) 220260 (R) Mobile: 9814758900 E-mail:
kashmirsons@yahoo.co.in

ہمارے ماحول کے لئے خیر و برکات کا باعث ہو۔ نہ کہ دکھ اور تکلیف کا۔

پس جب اس نیت سے ہر کوئی کوشش کر رہا ہوگا تو یہ کوششیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک یقیناً مقبول ہوں گی۔ اور جہاں یہ آپ لوگوں کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں کا وارث بنائیں گی وہاں یہ ماحول میں محبتیں بھی بکھیر رہی ہوں گی۔ جماعت احمدیہ کی مساجد تو بہر حال بھلائی پھیلانے والی اور خیر پھیلانے والی ہیں۔ اس لئے ہر ایک کو یہاں آنا بھی اسی نیت سے چاہئے۔ اگر کوئی فتنہ و فساد کی نیت سے آئے گا تو اس کو کامیابی نہیں ہو سکتی۔ لیکن ہر احمدی کو اس لحاظ سے بھی اپنے ماحول کا جائزہ لیتے رہنا چاہئے کہ کبھی کوئی شر جماعت کے اندر یا مساجد میں کامیاب نہ ہو۔ ہر احمدی کو بھلائی اور خیر کی تعلیم کو ہی ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہئے کیونکہ یہی چیز ہے جس نے اسلام کی صحیح تعلیم کو دنیا میں پھیلانے کا کردار ادا کرنا ہے، بھولے بھٹکوں کو راستہ دکھانا ہے۔ یہ تعلیم پھیلانے میں مساجد ایک بہت بڑا کردار ادا کرتی ہیں۔ ہمیں اپنے عمل سے ثابت کرنا ہوگا کہ ہماری مساجد امن کا نشان ہیں، اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو اللہ تعالیٰ کے قریب لانے کی ضامن ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

”اس وقت ہماری جماعت کو مساجد کی بڑی ضرورت ہے۔ یہ خانۂ خدا ہوتا ہے۔ جس گاؤں یا شہر میں ہماری جماعت کی مسجد قائم ہو گی تو سمجھو کہ جماعت کی ترقی کی بنیاد پڑ گئی۔ اگر کوئی ایسا گاؤں ہو یا شہر، جہاں مسلمان کم ہوں یا نہ ہوں اور وہاں اسلام کی ترقی کرنی ہو تو ایک مسجد بنا دینی چاہئے پھر خدا خود مسلمانوں کو کھینچ لاوے گا۔ لیکن شرط یہ ہے کہ قیام مسجد میں نیت بہ اخلاص ہو۔ محض لِلّٰہ اسے کیا جاوے۔ نفسانی اغراض یا کسی شر کو ہرگز دخل نہ ہو تب خدا برکت دے گا“۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 93 جدید ایڈیشن)

تو جماعت کی ترقی تبھی ہو گی جب دنیا کو یہ باور کرا دیں گے کہ مساجد خدا تعالیٰ کی مخلوق کو اس کے در پر جھکانے کا ذریعہ ہیں نہ کہ فساد کا۔ اللہ کرے یہ مسجد جو آپ یہاں تعمیر کرنے والے ہیں یہ اس کا صحیح حق ادا کرنے والی ہو۔ آپ لوگ اپنی ذمہ داریاں سمجھنے والے ہوں اور یہ مسجد اس علاقے میں جماعت کی ترقی کا پیش خیمہ ثابت ہو، لوگوں کو کھینچنے کا باعث بنے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

”مسجدوں کی اصل زینت عمارتوں کے ساتھ نہیں ہے۔ بلکہ ان نمازیوں کے ساتھ ہے جو اخلاص کے ساتھ نماز پڑھتے ہیں۔ ورنہ یہ سب مساجد ویران پڑی ہوئی ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد چھوٹی سی تھی۔ کھجور کی چھڑیوں سے اس کی چھت بنائی گئی تھی۔ اور بارش کے وقت چھت میں سے پانی ٹپکتا تھا۔ مسجد کی رونق نمازیوں کے ساتھ ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں دنیا داروں نے ایک مسجد بنوائی تھی۔ وہ خدا تعالیٰ کے حکم سے گرا دی گئی۔ اس مسجد کا نام مسجد ضرار تھا۔ یعنی ضرر رساں۔ اس مسجد کی زمین خاک کے ساتھ ملا دی گئی تھی۔ مسجدوں کے واسطے حکم ہے کہ تقویٰ کے واسطے بنائی جائیں“۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 491 مطبوعہ ربوہ)

اللہ کرے کہ ہماری اس مسجد کی بنیاد بھی تقویٰ پر ہو۔ اور ہم اپنی کمزوریوں کو دور کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے حضور استغفار کرتے ہوئے اس سے مدد مانگتے ہوئے اس کی تعمیر کریں۔ اس کا خوف اور اس کی خشیت ہمارے دلوں میں قائم ہو اور ہم اس قرآنی حکم پر عمل کرنے والے ہوں کہ ﴿وَلَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ بَعْدَ اِصْلَاحِهَا وَادْعُوْهُ خَوْفًا وَّ طَمَعًا ۔ اِنَّ رَحْمَةَ اللّٰهِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ﴾ یعنی اور زمین میں اس کی اصلاح کے بعد فساد نہ پھیلاؤ اور اسے خوف اور طمع کے ساتھ پکارتے رہو۔ یقیناً اللہ کی رحمت احسان کرنے والوں کے قریب رہتی ہے۔

پس جب ہم اللہ تعالیٰ کا خوف دلوں میں قائم رکھتے ہوئے اسے پکاریں گے اور ہمیں کوئی خواہش، کوئی لالچ ہوگا تو صرف یہ کہ اللہ تعالیٰ ہم سے راضی ہو جائے۔ اور ہمیں ان انعاموں کا وارث بنائے جن کا ذکر اس نے انبیاء کے ذکر میں قرآن کریم میں کیا ہے۔ اور ان دعاؤں کا وارث بنائے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے لئے کی ہیں۔ ان نیکیوں پر قائم کرے جن کی توقع حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے ماننے والوں سے کی ہے۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت ہمیں ہمیشہ اپنی چادر میں لپیٹے رکھے اور کبھی ہمارا شمار ان فسادیوں میں نہ ہو جن کا اس آیت کے شروع میں ذکر آیا ہے اور جو اصلاح کے بعد پھر بگڑ جاتے ہیں۔ بلکہ ہمارا ہر فعل اللہ تعالیٰ کے پیار کو سمیٹنے والا ہو۔ اللہ کرے کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اس دعا کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لیں کہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں، اس بات سے کہ میں کسی پر ظلم کروں یا مجھ پر ظلم کیا جائے۔ بعض چھوٹی چھوٹی باتیں ہوتی ہیں جو جھوٹی اَنا کے شیطانی چکر میں انسان کو پھنسا دیتی ہیں۔ اور بغیر دیکھے سوچے بدظنیوں پر بنیاد کرتے ہوئے ایک دوسرے کے خلاف الزام تراشیوں اور سخت کلمات تک جا پہنچتی ہیں۔ ہر احمدی کو یہ سوچنا چاہئے کہ اس نے زمانے کے امام کو مان کر جو عہد کیا ہے کہیں وہ ان باتوں کے کرنے سے یا صبر کا دامن ہاتھ سے چھوڑنے سے یا بدظنیوں کی وجہ سے یا دوسرے کو حقیر سمجھنے سے اور تکبر کی وجہ سے وہ اس عہد کو توڑنے والا تو نہیں بن رہا۔ پس جب آپ اس سوچ کے ساتھ اپنے جائزے لے رہے ہوں گے، ہر کوئی اپنا جائزہ لے رہا ہوگا تو جہاں آپ اللہ تعالیٰ کے عبادت گزار بندوں میں شمار ہو رہے ہوں گے وہاں محبتوں کی خوشبو بھی فضا میں بکھیر رہے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو ایسے عملوں کی توفیق دے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ:۔

”یاد رکھو کہ ہماری جماعت اس بات کے لئے نہیں ہے جیسے عام دنیا دار زندگی بسر کرتے ہیں۔ نرا زبان سے کہہ دینا کہ ہم اس سلسلے میں داخل ہیں اور عمل کی ضرورت نہ سمجھی۔ جیسے بدقسمتی سے مسلمانوں کا حال ہے کہ پوچھو تم مسلمان ہو تو کہتے ہیں شکر الحمد للہ۔ مگر نماز نہیں پڑھتے اور شعائر اللہ کی حرمت نہیں کرتے۔ پس میں تم سے یہ نہیں چاہتا کہ صرف زبان سے ہی اقرار کرو اور اپنے عمل سے کچھ نہ دکھاؤ۔ یہ نکمی حالت ہے۔ خدا تعالیٰ اس کو پسند نہیں کرتا۔ اور دنیا کی اس حالت نے ہی تقاضا کیا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اصلاح کے لئے کھڑا کیا ہے۔ پس اب اگر کوئی میرے ساتھ تعلق رکھ کر بھی اپنی حالت کی اصلاح نہیں کرتا اور عملی قوتوں کو ترقی نہیں دیتا بلکہ زبانی اقرار ہی کو کافی سمجھتا ہے وہ گویا اپنے عمل سے میری عدم ضرورت پر زور دیتا ہے۔ پھر تم اگر اپنے عمل سے ثابت کرنا چاہتے ہو کہ میرا آنا بے سود ہے تو پھر میرے ساتھ تعلق کرنے کے کیا معنے ہیں۔ میرے ساتھ تعلق پیدا کرتے ہو تو میری اغراض و مقاصد کو پورا کرو۔ اور وہ یہی ہیں کہ خدا تعالیٰ کے حضور اپنا اخلاص اور وفاداری دکھاؤ اور قرآن شریف کی تعلیم پر اس طرح عمل کرو جس طرح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کر کے دکھایا اور صحابہ نے کیا۔ قرآن شریف کے صحیح منشاء کو معلوم کرو اور اس پر عمل کرو۔ خدا تعالیٰ کے حضور اتنی ہی بات کافی نہیں ہو سکتی کہ زبان سے اقرار کر لیا اور عمل میں کوئی روشنی اور سرگرمی نہ پائی جاوے۔ یاد رکھو کہ وہ جماعت جو خدا تعالیٰ قائم کرنی چاہتا ہے وہ عمل کے بدوں زندہ نہیں رہ سکتی، (یعنی بغیر عمل کے زندہ نہیں رہ سکتی)۔ ”یہ وہ عظیم الشان جماعت ہے جس کی تیاری حضرت آدمؑ کے وقت سے شروع ہوئی۔ کوئی نبی دنیا میں نہیں آیا جس نے اس دعوت کی خبر نہ دی ہو۔ پس اس کی قدر کرو اور اس کی قدر یہی ہے کہ اپنے عمل سے ثابت کر کے دکھاؤ کہ اہل حق کا گروہ تم ہی ہو“۔

(ملفوظات جلد نمبر 2 صفحہ 282 جدید ایڈیشن)

تو یہ ہے وہ مقام جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں۔

پھر آپ اپنی جماعت کو متنبہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ: ”میری تمام جماعت جو اس جگہ حاضر ہیں...... اس وصیت کو توجہ سے سنیں کہ وہ جو اس سلسلہ میں داخل ہو کر میرے ساتھ تعلق ارادت اور مریدی کا رکھتے ہیں اس سے غرض یہ ہے کہ تا وہ نیک چلنی اور نیک بختی اور تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچ جائیں۔ اور کوئی فساد اور شرارت اور بدچلنی ان کے نزدیک نہ آ سکے۔ وہ پنج وقت نماز جماعت کے پابند ہوں۔ وہ جھوٹ نہ بولیں۔ وہ کسی کو زبان سے ایذا نہ دیں۔“ تکلیف نہ دیں۔ ”وہ کسی قسم کی بدکاری کے مرتکب نہ ہوں۔ اور کسی شرارت اور ظلم اور فساد اور فتنہ کا خیال بھی دل میں نہ لاویں“۔ اب یہ نہیں کہ ظلم کرنا نہیں ہے بلکہ خیال بھی دل میں نہیں لانا۔ ”غرض ہر ایک قسم کے معاصی“ یعنی گناہ ”اور جرائم اور ناکردنی اور ناگفتنی“، یعنی تمام ایسی چیزیں جو نہ کرنی چاہئیں نہ کہنی چاہئیں ”اور تمام نفسانی جذبات اور بے جا حرکات سے مجتنب رہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے پاک دل اور بے شر اور غریب مزاج بندے ہو جائیں۔ اور کوئی زہریلا

منظوری سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ بھارت

جملہ خدام و اطفال کی آگاہی کے لئے تحریر کیا جاتا ہے کہ امسال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس خدام الاحمدیہ بھارت اور مجلس اطفال الاحمدیہ بھارت کے سالانہ اجتماع کو مورخہ 20-21-22 ستمبر بروز منگل۔ بدھ۔ جمعرات منعقد کرنے کی منظوری مرحمت فرما دی ہے الحمد للہ۔ جملہ خدام و اطفال ابھی سے اس کی تیاری کریں اور زیادہ سے زیادہ تعداد میں شریک ہونے کی کوشش کریں۔ نومبائعین خدام سے بھی کثرت سے شرکت کی اُمید کی جاتی ہے۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

نونیت جیولرز
NAVNEET JEWELLERS
اللہ الیس بکاف عبدہ
Manufacturers of : All Kinds of Gold and Silver Ornaments
احمدیہ بھائیوں کیلئے خاص تحفہ یہاں
چاندی و سونے کی انگوٹھیاں بھی دستیاب ہیں
Main Bazar Qadian (Pb.) Ph. (s) 220489 (R) 220233

خمیر ان کے وجود میں نہ رہے...... اور تمام انسانوں کی ہمدردی ان کا اصول ہو اور خدا تعالیٰ سے ڈریں۔ اور اپنی زبانوں اور اپنے ہاتھوں اور اپنے دل کے خیالات کو ہر ایک ناپاک اور فساد انگیز طریقوں اور خیانتوں سے بچاویں۔ اور پنجوقتہ نماز کو نہایت التزام سے قائم رکھیں"۔ جماعت میں یہ ابھی کافی کمی ہے یعنی باقاعدہ نمازیں پانچ وقت نہیں پڑھی جاتیں "اور ظلم اور تعدی" حد سے بڑھنا" اور غبن اور رشوت اور اتلاف حقوق" لوگوں کے حقوق مارنا" اور بے جا طرف داری سے باز رہیں"۔

اب بے جا طرف داری میں یہ بھی آتا ہے کہ بعض دفعہ اپنے رشتہ داروں کا معاملہ اگر آ جائے تو بلاوجہ طرف داری کر دی جاتی ہے۔ جماعت میں اگر کوئی شکایت ہوتی ہے تو بے جا طرفداری کر کے اس کو بچانے کی کوشش کی جاتی ہے۔ یا اپنے کسی عزیز کی بے جا طرفداری کر کے دوسرے کے خلاف شکایت کی جاتی ہے۔ یہ ساری چیزیں ایسی ہیں جن سے جماعت کے ہر آدمی کو بچنا چاہئے۔

"اور کسی بد صحبت میں نہ بیٹھیں۔ اور اگر بعد میں ثابت ہو کہ ایک شخص جو ان کے ساتھ آمد و رفت رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے احکام کا پابند نہیں ہے...... یا حقوق العباد کی کچھ پروا نہیں رکھتا اور یا ظالم طبع اور شریر مزاج یا بدچلن آدمی ہے۔ اور یا یہ کہ جس شخص سے تمہیں تعلق بیعت یا ارادت ہے"۔ یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے اور بعد میں خلفاء سے "اس کی نسبت ناحق اور بے وجہ بدگوئی اور زبان درازی اور بدزبانی اور بہتان اور افتراء کی عادت جاری رکھ کر خدا تعالیٰ کے بندوں کو دھوکہ دینا چاہتا ہے تو تم پر لازم ہوگا کہ اس بدی کو اپنے درمیان سے دور کرو اور ایسے انسان سے پرہیز کرو جو خطرناک ہے۔ اور چاہئے کہ کسی مذہب اور کسی قوم اور کسی گروہ کے آدمی کو نقصان رسانی کا ارادہ مت کرو۔ اور ہر ایک کے لئے سچے ناصح بنو۔" یعنی حقیقت میں ایسے ہو جاؤ کہ سچے طور پر ان کو نصیحت کرنے والے ہو، مشورہ دینے والے ہو۔ اس کی بہتری چاہنے والے ہو۔ "اور چاہئے کہ شریروں اور بدمعاشوں اور مفسدوں اور بدچلنوں کو ہرگز تمہاری مجلس میں گزر نہ ہو۔ اور نہ تمہارے مکانوں میں رہ سکیں کہ وہ کسی وقت تمہاری ٹھوکر کا موجب ہوں گے۔ یہ وہ امور اور وہ شرائط ہیں جو میں ابتدا سے کہتا چلا آیا ہوں۔ میری جماعت میں سے ہر ایک فرد پر لازم ہوگا کہ ان تمام وصیتوں کے کاربند ہوں۔ اور چاہئے کہ تمہاری مجلسوں میں کوئی ناپاکی اور ٹھٹھے اور ہنسی کا مشغلہ نہ ہو۔ اور نیک دل اور پاک طبع اور پاک خیال ہو کر زمین پر چلو"۔ بعض لوگوں کو عادت ہوتی ہے کہ بیٹھ کر مجلسیں جماتے ہیں اور دوسروں پر ہنسی ٹھٹھا کر رہے ہوتے ہیں۔

پھر فرمایا کہ:۔ "یاد رکھو کہ ہر ایک شر مقابلہ کے لائق نہیں۔ اس لئے لازم ہے کہ اکثر اوقات عفو اور درگزر کی عادت ڈالو۔ اور صبر اور حلم سے کام لو۔ اور کسی پر ناجائز طریق سے حملہ نہ کرو۔ اور جذبات نفس دبائے رکھو"۔

پھر آپ فرماتے ہیں کہ: "خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ تمہیں ایک ایسی جماعت بنا دے کہ تم تمام دنیا کے لئے نیکی اور راستبازی کا نمونہ ٹھہرو"۔ اب نمونہ تو اس وقت بنیں گے جب اپنے اندر ایسی تبدیلیاں پیدا کریں گے کہ جن کا ایک معیار ہو، جو نظر آتی ہوں۔ جن کو دیکھ کر دوسرے یہ کہہ سکیں کہ ہاں واقعی ایسی تبدیلی پیدا ہو چکی ہے کہ یہ نمونہ قابل تقلید ہے۔

پھر فرمایا: "سو اپنے درمیان سے ایسے شخص کو جلد نکالو جو بدی اور شرارت اور فتنہ انگیزی اور بدنفسی کا نمونہ ہے۔ جو شخص ہماری جماعت میں غربت اور نیکی اور پرہیزگاری اور حلم اور نرم زبانی اور نیک مزاجی اور نیک چلنی کے ساتھ رہ نہیں سکتا وہ جلد ہم سے جدا ہو جائے کیونکہ ہمارا خدا نہیں چاہتا کہ ایسا شخص ہم میں رہے اور یقیناً وہ بدبختی میں مرے گا کیونکہ اس نے نیک راہ کو اختیار نہ کیا۔ سو تم ہوشیار ہو جاؤ اور واقعی نیک دل اور غریب مزاج اور راستباز بن جاؤ۔ تم پنجوقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے۔ اور جس میں بدی کا بیج ہے وہ اس نصیحت پر قائم نہیں رہ سکے گا"۔ (تبلیغ رسالت جلد ہفتم صفحہ 42-45)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم اس معیار پر پہنچ سکیں جس پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں لانا چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق دے کہ آپ کے مشن کو آگے بڑھانے والے ہوں تاکہ تمام دنیا پر اسلام کا جھنڈا لہرا سکیں۔ ہمارا کوئی فعل ایسا نہ ہو جس سے آپ نے بیزاری کا اظہار کیا ہے۔ بلکہ ہمارا ہر قول اور ہر فعل ایسا ہو جو ہمیں آپ کی دعاؤں کا وارث بنائے۔

بقیہ صفحہ (1)

مسلمان کہلانے والا گروہ ہے تو اس نے اسلام اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے نام کو بدنام کرنے کی کوشش کی ہے۔ جب بھی کبھی کوئی ظلم کا کھیل کھیلا گیا ہے جماعت احمدیہ نے اس سے بیزاری کا اظہار کیا ہے اللہ رحم فرمائے اور دنیا کو اس ظلم سے بچائے۔

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا دنیا بھر کی جماعتوں میں مساجد کی تعمیر، یا پھر بڑی عمارتیں خرید کر ان کو مساجد کے طور پر استعمال کرنے اور نماز سنٹر بنانے کا سلسلہ جاری ہے۔ اپنے حالیہ افریقی دورے کا ذکر کرتے ہوئے حضور پُرنور نے فرمایا 4 مساجد کی سنگ بنیاد رکھی گئی اور 6 نئی مسجد کا افتتاح ہوا۔ فرمایا افریقہ کے لوگوں کو گرچہ مالی فراخی حاصل نہیں لیکن پھر بھی وہ مالی قربانیوں میں بہت اخلاص کے ساتھ اپنی استطاعت کے مطابق حصہ لیتے ہیں۔ حضور نے کینیا اور یوگینڈا میں مساجد کی تعمیر کا ذکر کیا اور وہاں کے مخلصین کی مالی قربانیوں کا تذکرہ کرتے ہوئے انہیں دعاؤں سے نواز کہ جس طرح یہاں کے لوگ مالی قربانیوں میں غیر معمولی اخلاص کے ساتھ حصہ لے رہے ہیں اللہ ان کے اموال ونفوس میں برکت عطا فرمائے۔

کینیڈا کی جماعت کے متعلق حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ یہاں کی جماعت میں مالی قربانیوں کے لئے ایک خاص جوش پایا جاتا ہے۔ اور ایمان اور اخلاص میں انہوں نے بہت ترقی کی ہے اللہ تعالیٰ ہر فرد جماعت کو تقویٰ کی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا کرے۔

کینیڈا میں مساجد کی سنگ بنیاد رکھے جانے کے سلسلہ میں حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کینیڈا میں تین مساجد کی سنگ بنیاد رکھی گئی ہیں۔ پہلے حضور نے وینکوور شہر کے بارہ میں بتایا کہ یہاں مسجد کی سنگ بنیاد رکھی گئی یہ شہر سمندر کے کنارے پہاڑوں سے گھرا ہوا بہت خوبصورت شہر ہے۔ مسجد کا نام بیت الرحمٰن رکھا گیا ہے۔ اس مسجد کی تعمیر میں تقریباً 40 لاکھ ڈالر خرچ ہونے کا اندازہ ہے۔ اور ایک مخلص احمدی نے اکیلے پورے خرچ کے اٹھانے کی ذمہ داری لے لی ہے۔

دوسرا شہر کیلگیری ہے۔ حضور نے فرمایا یہاں مسجد کی سنگ بنیاد رکھے جانے کے وقت ایک بڑی اچھی تقریب منعقد کی گئی۔ اس موقع پر ممبر پارلیمنٹ، معززین شہر اور گورنر بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ اس مسجد کی تعمیر میں اندازاً 7 ملین ڈالر خرچ ہونگے اور یہ کینیڈا کی سب سے بڑی مسجد ہوگی۔ اور اس مسجد کا نام "بیت النور" رکھا گیا ہے۔ حضور پُرنور نے فرمایا کہ کینیڈا میں جماعت کا ایک اچھا اثر قائم ہے۔ اور ان دونوں شہروں میں جماعت کا اچھا اثر ہے۔

تیسری مسجد کی سنگ بنیاد ہیملٹن میں رکھی گئی ہے۔ فرمایا یہاں اجازت وغیرہ حاصل کرنے کے لحاظ سے کچھ روکیں ہیں۔ لیکن مسجد کی سنگ بنیاد رکھ دی گئی ہے۔ روکوں کے دُور ہو جانے پر انشاء اللہ یہاں بھی مسجد کی تعمیر کا کام شروع ہو جائے گا۔ حضور پُرنور نے فرمایا اس کے علاوہ اور کچھ جگہوں پر پلاٹ خریدے گئے ہیں جو دس دس بیس بیس اور تیس تیس ایکڑ تک کی زمین پر مشتمل ہیں۔

اس کے علاوہ حضور پرنور نے کینیڈا میں دو بڑی عمارتوں کے خرید کئے جانے کے بارہ میں بتایا کہ ایک عمارت ایک ملین ڈالر میں خریدی گئی ہے۔ یہ عمارت بہت مضبوط اور چھوٹا سا قلعہ نما عمارت ہے اور یہ خرچہ صرف ایک احمدی نے اٹھایا ہے۔ اس میں علاوہ متعدد کمروں کے دو بڑے ہال بھی ہیں جن کو نماز کے ہال کے طور پر استعمال کیا جا سکے گا۔ اور ان دونوں ہالوں میں تقریباً 500 افراد نماز ادا کر سکیں گے۔ دوسری عمارت 3 لاکھ ڈالر میں ماریشش کے ایک مخلص احمدی ڈاکٹر نے خرید کر دی ہے۔ فرمایا ان سب خرچ کرنے والوں کو اللہ جزائے خیر دے اور ان کے اموال ونفوس میں برکت ڈالے۔

فرمایا دنیا جہاں کھیل کود میں پیسہ ضائع کرتی ہے وہاں احمدی خدا تعالیٰ کی راہ میں اس کا قرب اور اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے خرچ کرتا ہے۔

حضور پُرنور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اپنے بصیرت افروز خطبہ جمعہ کو جاری رکھتے ہوئے فرمایا کوئی یہ نہ سمجھے کہ یوکے کی جماعت مالی قربانیوں اور اخلاص و وفا میں دنیا کی باقی جماعتوں سے کم ہے۔ فرمایا ہر آواز میں اور ہر تحریک میں یہ صفِ اوّل میں شمار ہونے والوں میں سے ہیں۔ حضور پُرنور نے مارڈن، برمنگھم، ہارٹلے پول، اور بریڈفورڈ کی مسجد کے بارہ میں فرمایا کہ جب ان مساجد کی تحریک ہوئی تھی تو یوکے کی جماعتوں نے غیر معمولی طور پر مالی قربانیاں کیں۔ یوکے کی عورتوں کے متعلق حضور پُرنور نے فرمایا کہ انہوں نے اپنے زیورات اتار اتار کر پیش کر دیئے۔ بعضوں نے بالیاں اور چوڑیاں اتار کر دے دیئے اور اپنے ہاتھ ننگے کر لئے۔ پھر جب باپوں اور خاوندوں نے اور زیور بنا کر دیئے تو وہ بھی پیش کر دیا فرمایا کینیڈا، یوکے، جرمنی، پاکستان سب جگہ ایسی مثالیں ملتی ہیں۔

خطبہ کے آخر پر حضور پُرنور نے فرمایا خلافت کی وجہ سے جلسہ یوکے کو مرکزی جلسے کی حیثیت حاصل ہے اس وجہ سے یہاں دنیا کے مختلف ممالک سے لوگ شامل ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ اور اس بناء پر یوکے کی جماعت کو زیادہ قربانی دینی پڑتی ہے مالی اور وقتی دونوں۔ فرمایا اس سال جماعت نے فیصلہ کیا ہے کہ اسلام آباد کی جگہ دوسری جگہ جلسہ ہوگا اس لحاظ سے انتظامات بٹ جائیں گے دو جگہ انتظامات کے بٹ جانے کی وجہ سے والنٹیئرز کو زیادہ وقت کام کرنا پڑے گا۔ فرمایا جلسہ کی کامیابی کے لئے ابھی سے دعائیں شروع کر دیں اللہ تعالیٰ ہر کمزوری اور خامی کو دور فرمائے۔ فرمایا نئی جگہ ہے بہت ساری کمیاں نظر آ رہی ہیں اور مزید کمیاں بھی سامنے آ سکتی ہیں۔ حضور نے فرمایا [illegible] نئی اور کرایہ پر لی ہوئی جگہ پر جلسہ کرنے سے یہ بھی تجربہ ہو جائے گا کہ کب تک اس طرح کام چل سکتا ہے۔ فرمایا اور اگر نئی مستقل کوئی جگہ خریدنی پڑی تو اس کے لئے میں تحریک کر دوں گا اور یہ جگہ بھی جماعت یوکے کو اپنے ہی وسائل سے خریدنی ہوگی۔ کمر ہمت کس لیں۔ خدا تعالیٰ آپ کی توفیق کو بڑھائے گا۔ ۞

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے پاکستان میں جملہ اسیران راہ مولا کی جلد از جلد باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ وامان میں رکھے اور ہر شر سے بچائے۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَجْعَلُکَ فِیْ نُحُوْرِھِمْ وَنَعُوْذُبِکَ مِنْ شُرُوْرِھِمْ۔

بقیہ: دورہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ - از صفحہ نمبر 16

عشاق کے درمیان چلتے ہوئے اپنا ہاتھ ہلا کر ان کے نعروں کا جواب دیا۔

بارہ بجکر پندرہ منٹ پر ائیر پورٹ سے کمپالا مشن ہاؤس کے لئے روانگی ہوئی۔ حضور انور کے استقبال کے لئے آنے والے منسٹر آف سٹیٹ فار فارن افیئرز نے حضور انور کو ائیر پورٹ سے روانہ کیا اور جب حضور انور گاڑی میں بیٹھ رہے تھے تو اُس نے کہا کہ آپ ہمارے سٹیٹ گیسٹ (State Guest) ہیں۔ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔

ائیر پورٹ سے کمپالا مشن ہاؤس کا فاصلہ 40 کلو میٹر ہے۔ گورنمنٹ کی طرف سے حضور انور کو خصوصی پروٹو کول ملا۔ حضور انور کا قافلہ گورنمنٹ کی طرف سے مہیا کئے جانے والے پولیس Escort میں روانہ ہوا۔ سب سے آگے پولیس کی گاڑی تھی۔ حضور انور کی گاڑی کے ساتھ سیکیورٹی سٹاف پر مشتمل گاڑی تھی۔ حضور انور کی گاڑی پر لوائے احمدیت لہرا رہا تھا۔

حضور انور کے قافلہ کے پیچھے ائیر پورٹ پر استقبال کے لئے جانے والے احباب جماعت کی گاڑیاں بھی شامل ہوتی رہیں۔ اور یوں یہ قافلہ بہت لمبا ہو گیا۔ جہاں تک نظر پڑتی تھی ایک قطار میں گاڑیاں ہی گاڑیاں دکھائی دیتی تھیں۔ احباب خصوصاً نوجوانوں کے جوش کا یہ عالم تھا کہ چلتی ہوئی گاڑیوں سے اپنے ہاتھ باہر نکال کر جھنڈے لہرا رہے تھے اور خوشی سے نعرے بلند کر رہے تھے۔ اس 40 کلو میٹر کے سفر کے میں مسلسل نعروں کی آوازیں بلند ہوتی رہیں اور سڑک کے دونوں طرف لوگ کھڑے ہو کر یہ نظارہ دیکھتے رہے۔

دوپہر ایک بجے حضور انور احمدیہ مشن ہاؤس کمپالا پہنچے۔ یہاں بھی احباب جماعت نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ کچھ دیر کے بعد حضور انور باہر تشریف لائے اور مشن ہاؤس کی عمارت اور تمام رہائشی حصوں کا معائنہ فرمایا اور موقع پر ہدایات سے نوازا۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔ مشن ہاؤس کے بیرونی احاطہ کو خوبصورتی سے سجایا گیا تھا۔ راستوں پر محرابی دروازے بنائے گئے تھے۔

لوکل گورنمنٹ کے منسٹر کی حضور انور سے ملاقات

سوا پانچ بجے حضو رانور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے لئے Minister for local Government اور Boganda کنگڈم کے منسٹر فار فارن افیئرز اینڈ پروٹو کول مشن ہاؤس تشریف لائے۔ اس موقع پر پریس کے نمائندے بھی آئے ہوئے تھے۔ ان مہمانوں کے ساتھ بڑے خوشگوار ماحول میں گفتگو ہوئی۔

منسٹر فار لوکل گورنمنٹ نے بتایا کہ میں نے حضور انور کے استقبال کے لئے ائیر پورٹ پر آنا تھا لیکن وہاں نہیں پہنچ سکا اس لئے اب حضور سے ملنے آیا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ اب اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آپ کے ملک میں امن ہے چند سال قبل صورتحال تکلیف دہ تھی۔ ملک کے نارتھ میں حالات کی خرابی کے بارہ میں بھی گفتگو ہوئی۔ حضور انور نے فرمایا اب Survive کرنے کا ایک ہی حل ہے کہ ایک دوسرے سے محبت کریں، احترام کریں اور ایک دوسرے کی مدد کریں۔

قرآن کریم کے تراجم کے ذکر میں حضور انور نے فرمایا کہ سواحیلی اور لوگنڈا زبان میں قرآن کریم کا ترجمہ ہو چکا ہے۔ حضور انور نے ان دونوں منسٹرز کو کہا کہ اگر آپ کتاب ''اسلامی اصول کی فلاسفی'' کا مطالعہ کریں تو آپ کو مذہب کے بارہ میں علم ہوگا۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگر قرآن کریم پڑھنے سے پہلے یہ کتاب پڑھ لی جائے تو پھر قرآن کریم کے معانی سمجھنے میں آسانی ہوتی ہے۔ حضور انور نے انہیں یہ کتاب پیش کی اور اس کتاب کے لکھے جانے کا پس منظر حضور انور نے تفصیل کے ساتھ بیان فرمایا۔

حضور انور نے MTA کے بارہ میں بتایا کہ جماعت کے ممبران کے چندوں سے یہ چینل ساری دنیا میں 24 گھنٹے چل رہا ہے۔ حضور انور نے فرمایا کہ اگر آپ اس چینل کی فریکوانیسی کو ٹیون کریں تو آپ اسے دیکھ سکتے ہیں۔ اس پر ان دونوں مہمانوں نے کہا کہ ہم ضرور اس کا انتظام کریں گے۔

آخر پر منسٹر نے حضور انور سے ایک سوال پوچھا کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو اپنے امیج (Image) پر پیدا کیا ہے۔ اس کی ہمیں سمجھ نہیں آئی۔ اس کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ اس سے مراد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ نے انسانوں کو اپنی صفات پر پیدا کیا ہے۔ خدا تعالیٰ کی بعض ایسی صفات ہیں جن کو انسان اپنا سکتا ہے۔ مثلاً خدا تعالیٰ رحم کرنے والا ہے مہربان ہے۔ انسان بھی اپنے دائرہ میں رحم کر سکتا ہے۔ اس طرح خدا تعالیٰ معاف کرتا ہے انسان بھی معاف کر سکتا ہے۔ اس پر انہوں نے کہا اب ہمیں حقیقت پتہ لگی ہے۔

ان دونوں منسٹرز کے ساتھ یہ ملاقات مجموعی طور پر 25 منٹ تک جاری رہی۔ ملاقات کے دوران حضور انور نماز ظہر و عصر کی ادائیگی کے لئے تشریف لے گئے۔ مسجد کے بیرونی احاطہ میں مارکی لگا کر استقبال کے لئے آنے والے احباب کی کثرت کے پیش نظر نمازوں کی ادائیگی کا اہتمام کیا گیا تھا۔ حضور انور نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد بھی ملاقات کا یہ سلسلہ جاری رہا۔

کمپالا میں استقبالیہ تقریب

سوا چھ بجے حضور انور اُس مارکی میں تشریف لے گئے جہاں حضور انور کے استقبال کے لئے آنے والے احباب اپنے پیارے آقا کے منتظر تھے۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد منسٹر فار لوکل گورنمنٹ نے حضور انور کو یوگنڈا میں آمد پر خوش آمدید کہا اور حضور انور سے اپنی ملاقات کا ذکر کیا اور بتایا کہ احمدیہ مشن کے ساتھ میرا بہت پرانا تعلق ہے۔ جب مجھے بتایا گیا کہ حضور انور یوگنڈا آرہے ہیں تو مجھے بہت خوشی ہوئی۔

میں نے حضور انور کو خوش آمدید کہنے کے لئے ائیر پورٹ پر جانا تھا لیکن وہاں نہیں پہنچ سکا۔ اب یہاں آیا ہوں۔ آخر پر منسٹر نے شکریہ ادا کیا کہ انہیں یہاں بات کرنے کا موقع دیا گیا۔

اس کے بعد حضو رانور ایدہ اللہ نے احباب جماعت سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ ہمارا جلسہ سالانہ انشاء اللہ پرسوں سے شروع ہو رہا ہے۔ اسی جلسہ میں مَیں آپ کو تفصیل کے ساتھ جو کہنا چاہتا ہوں کہوں گا۔ چونکہ آج یہاں استقبال کے لئے آپ اکٹھے ہوئے ہیں۔ آنریبل منسٹر بھی موجود ہیں۔ اس لحاظ سے آپ سے کچھ کہنا چاہتا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا: یاد رکھیں جماعت احمدیہ کے دو مقاصد ہیں ایک یہ کہ خدائے واحد کی عبادت کریں۔ اس کو مانیں۔ آنحضرت ﷺ نے جو تعلیم دی ہے اور جس طرح آپؐ نے ہمیں خدا کی شناخت کروائی ہے اس کے مطابق عمل کریں۔ دوسرے یہ کہ آپس میں بھائی بھائی بن کر رہیں۔ کوئی قبیلہ کا اختلاف، خاندان کا اختلاف یا رنگ و نسل کا اختلاف، امن کے راستہ میں اور بھائی بھائی بننے کے راستہ میں روک نہ ہو۔

حدیث میں آیا ہے کہ حب الوطن ایمان کا حصہ ہے اس لئے ہر احمدی کو اپنے وطن سے محبت کرنی چاہئے۔ کسی رنگ میں بھی وطن کے لئے نقصان دہ نہیں ہونا چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اس وقت میں مختصراً اتنا ہی کہنا چاہتا ہوں۔ اس بارہ میں انشاء اللہ جلسہ میں تفصیل سے آپ کو بتاؤں گا۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

حضور انور کے خطاب کا لوگنڈا زبان میں ساتھ ساتھ رواں ترجمہ مکرم محمد علی کائرے صاحب مبلغ سلسلہ نے کیا۔ اس کے بعد بچیوں کے ایک گروپ نے کورس کی شکل میں استقبالیہ نغمات پیش کئے۔ اس کے بعد حضور انور لجنہ کے حصہ کی طرف تشریف لے گئے جہاں بڑی عمر کی بچیوں نے مل کر استقبالیہ نغمات پیش کئے اور ایک مقامی بچی نے ثاقب زیروی صاحب کی یہ نظم بھی خوش الحانی سے پڑھی۔ ؎ طواف شمع کو پھر آگئے ہیں پروانے

حضور انور نے ان بچیوں میں چاکلیٹ اور قلم تقسیم فرمائے۔ ساڑھے سات بجے حضور انور ایدہ اللہ نے احمدیہ مسجد کمپالا میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

منسٹر ٹورازم و ممبر پارلیمنٹ کی ملاقات

رات آٹھ بجے Hon Daudi Migereko منسٹر ٹورازم اور ایک ممبر پارلیمنٹ Mr.Molengand Bernard حضور انور سے ملاقات کے لئے تشریف لائے۔ ان دونوں احباب نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ حضور انور نے مختلف امور پر ان سے گفتگو فرمائی۔

حضور انور نے فرمایا آپ کا ملک ایک ایگریکلچرل ملک ہے۔ اس کی زمین بڑی فرٹائیل ہے۔ اگر حکومت چھوٹے کسانوں کو آسان قرضے دے اور ان کو سپورٹ کرے تو لوگوں کی معاشی حالت بہتر ہو سکتی ہے۔ قرض رقم کی صورت میں نہ ہو کیونکہ یہ غریب لوگ ہیں رقم اپنی خوراک وغیرہ پر خرچ کر لیں گے۔ اسلئے ان کو بیج دیا جائے اور پھر ان کی نگرانی ہو اور اس بات کو یقینی بنایا جائے کہ یہ بیج فروخت نہیں کریں گے بلکہ اس سے فصل اگائیں گے۔ اس طرح ان کے حالات درست ہوں گے۔

حضور انور نے دوران گفتگو لندن میں اپنے قیام کے بارہ میں بتایا اور اس بارہ میں بھی تفصیل سے بتایا کہ لندن قیام کن وجوہات کی بنا پر ہے۔ حضور نے MTA کے بارہ میں بتایا کہ لندن سے اس کے ذریعہ ساری دنیا سے رابطہ ہے جب کہ پاکستان سے MTA کا چلانا ناممکن تھا۔ موصوف منسٹر سے ٹریڈ کے حوالہ سے بھی حضور انور نے گفتگو فرمائی۔

یہ ملاقات بیس منٹ تک جاری رہی۔ اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

18 رمئی بروز بدھ 2005ء

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احمدیہ مسجد کمپالا میں پڑھائی۔ آج پروگرام کے مطابق براستہ Mibikko جنجہ (Jinja) کے لئے روانگی تھی۔ کمپالا سے جنجہ کا فاصلہ 91 کلو میٹر ہے۔

Mibiko میں احمدیہ پرائمری سکول کا معائنہ اور حاضرین سے خطاب

گیارہ بجکر پچیس منٹ پر حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور روانگی سے قبل دعا کروائی۔ دعا کے بعد قافلہ پولیس کے Escort میں روانہ ہوا۔ قریباً ایک گھنٹہ کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ Mibikko پہنچے۔ جہاں احباب جماعت نے پُر جوش نعروں کے ساتھ اپنے پیارے آقا کا استقبال کیا۔ یہاں جماعت کی مسجد اور مشن ہاؤس کے علاوہ جماعت کا پرائمری سکول بھی ہے جس میں اس وقت چھ صد بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اس پرائمری سکول کے احاطہ میں ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ اس تقریب میں اس علاقہ کے میئر، کونسلرز، چیئرمین اور مختلف فرقوں کے مذہبی لیڈر شامل تھے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد چیئرمین نے سکول کی مختصر تاریخ بتائی اور بیان کیا کہ ستمبر 1988ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ نے اپنے دورہ یوگنڈا میں اس سکول کا سنگ بنیاد رکھا تھا۔ چیئرمین نے اپنی رپورٹ میں سکول کی بعض ضروریات کا ذکر کیا۔ اس کے بعد علاقہ کے میئر نے حضور انور کی Mibikko آمد پر حضور انور کو اس علاقہ کے باشندوں کی طرف سے خوش آمدید کہا۔ میئر نے اس تقریب میں شامل کونسلر احباب کا تعارف کروایا اور بتایا کہ ہم سب آپ کی یہاں آمد پر آپ کو خوش آمدید کہتے ہیں۔

اس کے بعد حضور انور نے خطاب فرمایا۔ حضور انور نے فرمایا کہ یہاں کی جماعت کے چیئرمین یہاں آئے تھے۔ انہوں نے سکول کی ضرورتوں اور ڈیمانڈ کا ذکر کیا ہے۔ تو اس سکول کا جہاں تک تعلق ہے جماعت بغیر کسی امتیاز مذہب و ملت و نسل کے لوگوں کی خدمت کرتی ہے اور اسی خدمت کے پیش نظر یہاں سکول کھولا گیا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مجھے سُن کر حیرانی ہوئی کہ اس سکول میں چھ سو بچے تعلیم حاصل کر رہے ہیں اور یہ جو بلڈنگ مجھے نظر آرہی ہے یہ چھ سو بچوں کے لئے ناکافی ہے۔ موجودہ بلڈنگ میں بھی کچھ کام ہونے والا ہے۔ عمارت کی کھڑکیاں اور دروازے لگنے والے ہیں اور پلستر وغیرہ ہونے والا ہے۔ حضور انور نے فرمایا انشاء اللہ یہ سب کام جلد کروایا جائے گا۔ یہ سب مکمل ہو جائے گا۔ اسی طرح سامنے جو ایڈمنسٹریشن بلاک بنانا چاہتے ہیں اور جس کی تعمیر شروع ہے وہ بھی انشاء اللہ جلد مکمل ہو جائے گا۔ اس کے علاوہ 600 بچوں کے لئے سکول چھوٹا ہے۔ پہلی Phase میں دو مزید کلاس رومز بنوانے کی منظوری دیتا ہوں۔

حضور انور نے فرمایا کہ یہاں کی جو احمدی آبادی ہے ان کو اس بات کی کوشش کرنی چاہئے کہ ان کے بچے ضرور تعلیم حاصل کریں اور پرائمری کی تعلیم مکمل کرنے کے بعد سیکنڈری سکول میں داخل ہوں۔ حضور انور نے فرمایا کہ بغیر کسی امتیاز کے جس کے بچے پڑھائی میں اچھے ہوں گے اور ان کے مالی حالات کمزور ہوں گے تو جماعت ان کی مدد کرے گی۔ جو بچے اچھے اور ذہین ہوں گے اور ان کو یونیورسٹیوں میں داخلہ مل جائے گا تو جماعت ایسے غریب بچوں کی مدد کرے گی۔

حضور انور نے فرمایا میں یہ اعلان کرتا ہوں کہ جو بچے اچھی تعلیم حاصل کریں گے اگر ان کو بیرونی یونیورسٹی میں داخلہ مل گیا اور ان کی مالی مدد کی ضرورت پڑی تو جماعت ان کی مدد کرے گی۔ اس لئے ہر بچہ جو تعلیم حاصل کر رہا ہے وہ پوری کوشش کرے اور ان کے والدین پوری کوشش کریں کہ وہ بچوں کو تعلیم کے زیور سے آراستہ کریں۔

حضور نے فرمایا جہاں تک سیکنڈری سکول اور کلینک کا سوال ہے اس کا جائزہ لیا جائے گا۔ جائزہ کے بعد اگر ضرورت محسوس ہوئی تو جماعت انشاء اللہ اس بارہ میں بھی مدد کرے گی۔ حضورؐ نے فرمایا اس علاقہ میں ہسپتال کی زیادہ ضرورت ہے جتنی جلدی لوکل انتظامیہ تعاون کرے گی

اتنی جلدی ہم ہسپتال شروع کرنے کی کوشش کریں گے۔

سکول میں بجلی کے انتظام کے بارہ میں حضور نے فرمایا کہ اگر اس گاؤں میں بجلی ہے تو سکول میں بھی بجلی آجائے گی۔

آخر پر حضور نے فرمایا کہ یہاں کے جو احمدی ہیں وہ جنجہ میں جلسہ سالانہ پر آئیں گے انشاء اللہ وہاں پر باتیں ہوں گی۔ اس کے بعد حضور نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور لجنہ کی مارکی میں تشریف لے گئے۔ حضور انور نے لجنہ کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ بچوں کو تعلیم دلوائیں۔ جماعت جو مدد کر سکتی ہے کرے گی۔ انشاء اللہ

ایک بجکر 20 منٹ پر یہاں سے Jinja کے لئے روانگی ہوئی۔ Jinja میں حضور کا قیام دریائے نیل کے کنارے واقع Jinja Nile Resorts Mada Hotel میں تھا۔

پچیس منٹ کے سفر کے بعد ایک بجکر 45 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ اپنی اس جائے رہائش پر پہنچے۔

Kasambira میں استقبالیہ تقریب میں خطاب

تین بجکر 45 منٹ پر یہاں سے پولیس کے Escort میں Kasambira کے لئے روانگی ہوئی۔ جنجہ سے Kasambira کا فاصلہ 39 کلو میٹر ہے۔ جہاں سکول کے ایک کھلے میدان میں شامیانے لگا کر ایک تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جس میں اس علاقہ کی جماعتوں سے تین ہزار سے زائد مرد و خواتین، بچے، بوڑھے جمع ہوئے تھے۔ چار بجکر 35 منٹ پر حضور انور Kasambira پہنچے اور پہلے راستہ میں رُک کر مسجد احمدیہ کا معائنہ فرمایا۔ اس علاقہ میں 1960ء سے مشن قائم ہے اب چند سال قبل نئی مسجد اور مشن ہاؤس بنا ہے۔ یہاں احباب جماعت نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے حضور انور کا استقبال کیا۔

مسجد سے اس کھلے میدان تک جہاں تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا سڑک کے دونوں اطراف استقبالیہ بینرز لگائے گئے تھے اور سڑک کے دونوں اطراف کھڑے احباب جماعت نے ہاتھ بلند کر کے حضور انور کو خوش آمدید کہہ رہے تھے۔

حضور انور نے یہاں ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم اور اس کے ترجمہ سے ہوا۔

اس کے بعد علاقہ کے چیئر مین نے حضور انور کو Kasambira میں تشریف لانے پر خوش آمدید کہا۔ اور دیگر مہمانوں کی آمد کا بھی شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد چیئر مین LC5 نے اپنے ایڈریس میں حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔

بعد ازاں ڈپٹی سپیکر کے نمائندہ نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ ہم آپ کا بے حد شکریہ ادا کرتے ہیں کہ آپ نے اپنے یوگنڈا کے وزٹ میں Kasambira کو چُنا ہے۔ آپ ہمیشہ آئیں اور یہاں رہیں ہم آپ کا ہر طرح سے خیال رکھیں گے۔ آخر پر انہوں نے حضور انور کی خدمت میں اس علاقہ کے لوگوں کے لئے اور یوگنڈا کے لئے دعا کی درخواست کی۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ نے خطاب فرمایا۔

حضور نے فرمایا کہ: پہلے تو میں آپ سب احمدیوں سے مخاطب ہونا چاہتا ہوں کہ آپ نے آنحضرت ﷺ کے پیغام کو سُنا اور مانا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام تک آپ کا سلام پہنچایا۔ سلام پہنچانے کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو قبول کیا۔ حضور نے فرمایا کہ تمام مسلم اُمّہ کو آنحضرت ﷺ نے پیغام دیا تھا کہ چودھویں صدی میں جب میرا مہدی نازل ہوگا تو اس کو مان لینا۔ الحمد للہ آپ خوش قسمت لوگ ہیں کہ آپ نے اس مہدی کو مان لیا اور سلام پہنچایا۔ اس سلام پہنچانے کا یہ مطلب ہے کہ اب آپ نے اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنی ہیں۔ آپ نے اللہ تعالیٰ کے تمام حکموں پر عمل کرنا ہے۔ آپ نے اس بات کو سمجھنا ہے کہ ہمیں خدا نے اس لئے پیدا کیا ہے کہ اس کی عبادت کی جائے۔ اس لئے ہر احمدی بچہ، جوان، بوڑھا، مرد، عورت کو چاہئے کہ نمازوں میں باقاعدگی اختیار کریں۔ اپنی مسجدوں کو آباد کریں اور اس کے ساتھ اعلیٰ اخلاق کے نمونے دکھائیں کیونکہ یہ بھی دین کا بہت بڑا مقصد ہے۔ اسی لئے انبیاء آئے ہیں کہ آپس میں لوگوں میں بھائی چارہ پیدا کیا جائے اور دوسرے اعلیٰ اخلاق اختیار کئے جائیں۔ اس لئے ہر احمدی کا فرض بنتا ہے کہ احمدیت قبول کرنے کے بعد عبادتوں پر زور دے اور اعلیٰ اخلاق اختیار کرے۔

حضور نے فرمایا کہ چیئر مین صاحب نے بتایا ہے کہ یہاں زراعت بہت زیادہ ہے۔ حضور نے فرمایا کہ احمدی زمینداروں کو چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ محنت کریں۔ اور اس علاقہ کی بہتری کے لئے غلّہ پیدا کریں۔ اس طرح ان کے اپنے معاشی حالات بھی بہتر رہیں گے۔

حضور انور نے فرمایا کہ احمدی ہونے کے بعد آپ کے اندر خاص تبدیلی پیدا ہونی چاہئے جو دوسروں کو نظر آئے اور غیر یہ محسوس کریں کہ اس شخص میں احمدی ہونے کے بعد نمایاں تبدیلی آئی ہے۔ یہ شخص محنت بھی زیادہ کرتا ہے اور وطن سے محبت بھی دوسروں سے زیادہ ہے۔

حضور نے فرمایا اگر یہ سوچ آپ میں پیدا ہوگی تو تبھی کہا جا سکتا ہے کہ احمدی ہونے کا مقصد آپ نے حاصل کر لیا۔ ورنہ تو احمدی ہونے کا کوئی فائدہ نہیں۔ اسی طرح والدین اس بات کا خیال رکھیں کہ ان کے بچے دینی تعلیم حاصل کریں۔ صحیح تربیت حاصل کریں۔ اسی طرح دنیاوی تعلیم حاصل کریں جس طرح کہ ابھی اس علاقہ کے چیئر مین کی طرف سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ یہاں تعلیم اور میڈیکل کی کمی ہے۔ اس لئے میں اسبات کا جائزہ لوں گا کہ یہاں کس قسم کا سکول اور کس قسم کا ہسپتال رکلینک کھولا جا سکتا ہے۔ کیونکہ جماعت احمدیہ کا مقصد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کی جائے۔

حضور انور نے فرمایا کہ اپنے بچوں کو پڑھنے کی عادت ڈالیں اور ضرور سکول بھجوائیں۔ پرائمری کے بعد سیکنڈری سکول بھجوائیں اور پھر مزید تعلیم دلوائیں۔ اس دنیا میں اگر آپ نے ترقی کرنی ہے اور دوسروں کے ماتحت نہیں ہونا تو آپ کو ہر صورت میں تعلیم حاصل کرنی پڑے گی۔

حضور انور نے فرمایا کیونکہ یہ غریب اور زمیندار لوگوں کا علاقہ ہے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ یہاں سیکنڈری سکول کی سہولت نہیں ہے دور جانا پڑتا ہے۔ جو بچے اس قصبہ کے، گاؤں کے اپنے مالی وسائل کی وجہ سے سیکنڈری سکول نہیں جا سکتے وہ اگر اچھے نمبر لینے والے ہوں گے، 70 فیصد نمبر لیں گے تو ان کو آگے تعلیم کے حصول میں مدد دی جائے گی۔ لیکن جیسا کہ میں نے کہا بچوں کو محنت کرنی پڑے گی۔ اچھے نمبر لینے پڑیں گے۔ تب یہ سہولت میسر آئے گی۔

حضور نے فرمایا کہ ہم یہاں سیکنڈری سکول کا بھی جائزہ لیں گے اور سیکنڈری سکول کھولیں گے۔ اس طرح جو بچے اعلیٰ تعلیم کے خواہش مند ہوں اچھے نمبر حاصل کرنے والے ہوں اور ان کو یونیورسٹیوں میں داخلہ مل جائے تو جماعت ان کو یونیورسٹیوں میں تعلیم دلانے میں مدد کرے گی۔

حضور نے فرمایا کہ چھوٹا علاقہ ہے میں یہ نہیں کہتا کہ جماعت صرف احمدیوں کی مدد کرے گی بلکہ بلا تفریق مذہب، ملّت، رنگ و نسل سب طلباء کی مدد کرے گی۔ تو بہر حال خلاصۃً ہر احمدی اور ہر یوگنڈین شہری کو میرا پیغام یہ ہے کہ آپ کا ملک ترقی یافتہ ممالک میں کھڑا ہو جائے۔ تو محنت کریں اور خدا سے لَو لگائیں۔ تعلیم حاصل کرنا آپ کے لئے بہت ضروری ہے کیونکہ آپ ہی ہیں جنہوں نے آئندہ مستقبل میں اپنی قوم کی باگ ڈور سنبھالنی ہے۔ آپ میں سے ہی مستقبل کے ممبر پارلیمنٹ پیدا ہونے ہیں، سپیکر بھی پیدا ہونے ہیں اور صدر بھی پیدا ہونے ہیں۔ اس لئے میں سب بچوں کو کہتا ہوں کہ وقت ضائع نہ کریں۔ تعلیم حاصل کرنے کی طرف توجہ دیں اور دوسری لغویات کی طرف توجہ نہ دیں۔ والدین نگرانی کریں کہ بچے صحیح راستہ پر چل رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو اس کی توفیق دے۔

اس کے بعد حضور نے دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور خواتین کی طرف تشریف لے گئے اور ان سے مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ میرا پیغام عورتوں کے لئے بھی تھا کہ لڑکیاں زیادہ محنت کریں گی تو مردوں سے آگے نکل جائیں گی۔ جس قوم کی عورتیں اپنی ذمہ داری کو سمجھ لیں اور اپنی نسل کو سنبھال لیں وہ قوم کبھی تباہ نہیں ہو سکتی۔ امید ہے آپ لوگ اپنی ذمہ داری کو سمجھیں گے۔

اس کے بعد بچیوں نے خوبصورت لباس میں ملبوس کورس کی شکل میں خوش الحانی کے ساتھ استقبالیہ نظمیں پڑھیں۔ اس دوران حضور انور وہاں تشریف فرما رہے۔ آخر پر حضور نے بچوں میں قلم تقسیم فرمائے۔

چھ بجکر 10 منٹ پر حضور انور Kasambira سے واپس Jinja اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

آٹھ بجے حضور انور نے مسجد احمدیہ جنجہ میں مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

19 رمئی بروز جمعرات 2005ء

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے "احمدیہ مسجد جنجہ" میں پڑھائی۔ صبح حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف دفتری امور سرانجام دیئے۔ آج یوگنڈا کے جلسہ سالانہ کا پہلا دن تھا۔ ایک سکول کی وسیع و عریض گراؤنڈ میں مارکی اور شامیانے لگا کر جلسہ گاہ تیار کی گئی تھی۔

جلسہ سالانہ میں شمولیت اور افتتاحی خطاب

جلسہ گاہ اور سٹیج کو خوبصورت بینرز کے ساتھ سجایا گیا تھا۔ آج کا دن جماعت احمدیہ یوگنڈا کی تاریخ میں ایک تاریخی حیثیت رکھتا ہے۔ یوگنڈا کی سرزمین پر یہ پہلا ایسا جلسہ سالانہ تھا جس میں خلیفۃ المسیح بنفس نفیس شرکت فرما رہے تھے۔ پھر یہ دن اس لحاظ سے بھی تاریخی اہمیت کا حامل ہے کہ یوگنڈا سے پہلی مرتبہ حضور انور کا خطاب MTA پر ٹیلیفون رابطہ کے ذریعہ Live نشر کیا گیا۔ اس سے پہلے اس ملک سے کبھی بھی MTA کی Live نشریات نہیں ہوئیں۔ پس آج کا دن بہت مبارک دن تھا جو اپنے ساتھ بے شمار برکتیں لایا اور ترقیات کے لئے دروازے کھولتا ہوا رخصت ہوا۔

حضور انور جلسہ گاہ کے لئے جو کہ رہائشگاہ سے آٹھ کلو میٹر کے فاصلہ پر تھا تین بجکر چالیس منٹ پر روانہ ہوئے۔ راستہ میں جنجہ (Jinja) ہسپتال میں رُک کر ان دو زخمیوں کی عیادت فرمائی جو 17 رمئی کو حضور انور کے استقبال کے لئے کمپالا پہنچے تھے اور اُسی روز رات واپسی پر ان کی گاڑی جنجہ کے قریب حادثہ کا شکار ہوئی۔ حضور انور نے ڈپٹی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ کے دفتر میں وزیٹر بک پر دستخط فرمائے۔ ڈپٹی میڈیکل سپرنٹنڈنٹ حضور انور کو اپنے ساتھ اس وارڈ میں لے گئے جہاں یہ دونوں زخمی مکرم Eddi Osam Beko اور ان کا بیٹا زیر علاج تھے۔ حضور انور نے Eddi صاحب کے کندھے پر ہاتھ رکھا اور ان دونوں باپ بیٹا کی طبیعت دریافت فرمائی اور تحفہ دیا۔

اس کے بعد حضور انور یہاں سے جلسہ گاہ کے لئے روانہ ہوئے۔ چار بجکر پچیس منٹ پر حضور انور جلسہ گاہ پہنچے۔ سب سے پہلے پرچم کشائی کی تقریب ہوئی۔ حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا جب کہ امیر صاحب یوگنڈا نے یوگنڈا کا قومی پرچم لہرایا۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ حضور انور نے صدر خدام الاحمدیہ یوگنڈا کو ہدایت فرمائی کہ لوائے احمدیت کی حفاظت پر پانچ خدام ڈیوٹی پر موجود رہنے چاہئیں۔ اگر خدام کی کمی ہو تو پھر کم از کم تین خدام ضرور اس کی حفاظت پر مامور ہونے چاہئیں۔

اس کے بعد 4:30 بجے حضور انور نے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادئیگی کے بعد جلسہ سالانہ کی افتتاحی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد ایک مقامی خادم نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا منظوم کلام ۔

دیکھو خدا نے ایک جہاں کو جھکا دیا
گمنام پا کے شہرۂ عالم بنا دیا

ترنم سے پڑھا۔

اس کے بعد جلسہ پر آنے والے مہمانوں میں سے علاقہ کے ممبر آف پارلیمنٹ کے نمائندہ نے جنجہ آمد پر حضور انور کو خوش آمدید کہا اور نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ اس کے بعد چیئر مین LC5 کے نمائندہ نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور کہا کہ جنجہ کے لوگوں کے لئے آج کا دن ایک تاریخی دن ہے کہ وہ حضور کی زیارت کر رہے ہیں۔ ایئر پورٹ پر آپ کی آمد اور پریس کانفرنس کی خبر اخبار میں دیکھی تھی تو اس وقت سے میری خواہش تھی کہ جنجہ میں آپ کا استقبال کروں۔ آج یہ موقع پیدا ہو گیا ہے۔

اس کے بعد میئر آف جنجہ نے حضور انور کو جنجہ آمد پر خوش آمدید کہا اور بتایا کہ جنجہ ملک کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ میئر آف جنجہ نے حضور انور کو شہر کی چابی پیش کرنے کا بھی اعلان کیا۔

اس کے بعد حضور انور اپنے خطاب کے لئے ڈائس پر تشریف لائے تو سارا جلسہ گاہ نعروں سے گونج اٹھا۔ جلسہ میں شامل ہونے والے ساڑھے چار ہزار سے زائد احباب نے بڑے والہانہ انداز میں پُر جوش نعرے لگائے۔

حضور انور نے تشہد، تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ جماعت احمدیہ یوگنڈا کی تاریخ میں پہلی مرتبہ خلیفۃ المسیح جلسہ میں خطاب کر رہا ہے۔ حضور انور

بدر میں جو بھی مضامین اور رپورٹیں ارسال فرمائیں وہ صاف اور خوشخط لکھکر بھیجیں اور دونوں طرف کچھ حاشیہ ضرور رکھیں۔

ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے افتتاحی خطاب میں سورۃ الذاریات کی آیت کریمہ نمبر 57 کے حوالے سے انسانی تخلیق کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے اُسے اپنی عبادت اور اپنا شکر گزار بندہ بننے کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس ضمن میں حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کر کے سمجھایا کہ اس مقصد کے حصول کے لئے یہ ضروری نہیں کہ انسان اپنے پیدا کرنے والے کی خاطر اپنی بیوی بچوں کو چھوڑ دے اور جنگل میں جا کر بیٹھ جائے اور رہبانیت کا طریق اختیار کرے۔ اسلام ہرگز اس کی اجازت نہیں دیتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ خدا تعالیٰ کی پیدا کی ہوئی چیزوں کو انسان اگر مطمح نظر بنائے تو پھر اس زندگی کا کوئی فائدہ نہیں جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کے بغیر گزرے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں سے فائدہ اٹھانا منع نہیں ہے لیکن ان چیزوں کو خدا کے برابر درجہ دے دینا یہ غلط ہے۔

حضور انور نے فرمایا: اگر انسان اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی نعمتوں سے فائدہ نہ اٹھائے تو پھر بھی اللہ تعالیٰ اُس سے یہ پوچھے گا کہ تم نے میری نعمتوں سے فائدہ کیوں نہیں اٹھایا اور کیوں کاہلی اور سُستی میں پڑے رہے۔ گویا تم نے میری نعمتوں کا شکر نہیں کیا۔ پس ہر وہ کام جو اپنے مقررہ وقت پر نہ بجالایا جائے وہ اللہ کے حکم کی خلاف ورزی کے زمرہ میں آتا ہے۔ پس ہر ایسا شخص خدا کے حکموں کو توڑنے والا گویا خدائی شریعت سے ٹکر لینے والا تو قرار پائے گا مگر اللہ کی عبادت کرنے والا نہیں ٹھہرے گا۔

حضور انور نے فرمایا: پس ہر احمدی کی ذمہ داری ہے کہ وہ اللہ کی عبادت کو اس کے تمام حقوق و فرائض کے ساتھ ادا کرنے کی کوشش میں لگا رہے۔ اس ضمن میں حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے آیت کریمہ اُدْعُوْہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْن کی طرف توجہ دلائی ہے کہ اللہ تعالیٰ کو پورے اخلاص اور وفا کے ساتھ یاد رکھنا چاہئے۔ اور اس مضمون کو اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نَسْتَعِیْن کے الفاظ میں سورۃ فاتحہ میں اور بھی زیادہ کھول کر بیان کیا گیا ہے کہ انسان اپنی مکمل کمزوری اور بیکسی کا اظہار کر کے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کرے۔

حضور انور نے فرمایا: عبادت دراصل مکمل تواضع اور سپردگی کا نام ہے جسے اُس طریق سے بجالانا چاہئے جو شریعت نے سکھایا ہے۔ جسے اس طرح سکھایا گیا ہے کہ کبھی کھڑے ہو کر، کبھی رکوع کی حالت میں اور کبھی سجدے کی حالت میں خدا کے حضور جھکا جائے۔ پس اگر آپ لوگ اس طرح اللہ تعالیٰ کی عبادت کریں گے تو اپنی تخلیق کے مقصد کو پالیں گے اور اس طرح آپ اللہ تعالیٰ کا شکر بھی بجالا رہے ہوں گے۔

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو اس طرح سے اللہ کی عبادت کرتا ہے وہ اپنی اور اپنی آئندہ نسلوں کی حفاظت کی دعا مانگ رہا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں تمام ایسی باتوں سے بچائے جو اس کی ناراضگی کا موجب ہوں۔ حضور انور نے فرمایا۔ جب آپ اس طرح عبادت کر رہے ہوں گے اور آپ اللہ کے حضور جھک رہے ہوں گے تو آپ اپنی پیدائش کے مقصد کو پورا کر رہے ہوں گے اور اپنی اولاد کے لئے دعا مانگ رہے ہوں گے کہ خدا تعالیٰ انہیں دنیا کی ہر قسم کی آلودگیوں سے محفوظ رکھے۔

حضور انور نے فرمایا: جب پوری جماعت مل کر اس طریق سے عبادتیں کر رہی ہوگی جو طریق شریعت نے سکھایا ہے تو ساری جماعت پر پہلے سے بڑھ کر اللہ کے فضل اور اس کی رحمتیں برس رہی ہوں گی۔ لیکن اگر آپ اس طرح عبادت نہیں کریں گے اور اپنی پیدائش کے مقصد کو بھول جائیں گے تو پھر آنحضرت ﷺ کا انتباہ یاد رکھیں کہ جو لوگ اللہ کی عبادت کے بارہ میں تکبر سے کام لیتے ہیں وہ سب کے سب جہنم میں ڈالے جائیں گے۔ یہ بہت ہی سخت انتباہ ہے جس کی طرف ہر احمدی کو پوری طرح متوجہ رہنا چاہئے اور اپنی عبادتوں کے معیار بڑھانے چاہئیں۔ اس کے بعد حضور انور نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کی اطاعت کے مضمون کی طرف توجہ دلائی۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ اس جلسہ کے دوران آپ میں سے ہر چھوٹا بڑا، مرد اور عورت اس بات کے لئے کوشاں رہے کہ وہ اپنی عبادت کے معیار کو بلند کرے گا۔ حضور انور نے ذکر الٰہی کی مجالس منعقد کرنے والوں پر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے مضمون کو بھی ایک حدیث کے ذریعہ بیان فرمایا اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ صرف اُسی عبادت اور اُس اچھے کام کو پسند فرماتا ہے جس میں استقلال اور باقاعدگی ہو۔

حضور انور نے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ سب کو اپنی ذمہ داریاں سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے اور اس جلسہ سے زیادہ سے زیادہ فوائد حاصل کرنے کی توفیق دے اور آپ کے اس جلسہ کو ہر لحاظ سے کامیاب فرمائے۔

آخر پر حضور انور نے جلسہ پر تشریف لانے والے معزز مہمانوں کا بھی شکریہ ادا کیا جو اپنا قیمتی وقت نکال کر ہمارے جلسہ میں تشریف لائے اور اپنی محبت اور اخوت کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی جزا عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔ حضور انور کا یہ خطاب چھ بجکر 25 منٹ تک جاری رہا۔ اس خطاب کا یوگنڈا کی مقامی زبان لوگنڈا میں رواں ترجمہ مکرم محمد علی کائرے صاحب مبلغ سلسلہ نے کیا۔

حضور انور نے آنے والے مہمانوں کو شرف مصافحہ بخشا۔ اس کے بعد حضور انور لجنہ کے جلسہ گاہ کی طرف تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا اور حضور انور کی آمد پر بڑے جوش اور ولولہ سے نعرہ ہائے تکبیر بلند کئے۔ اس موقع پر بچیوں کے مختلف گروپس نے بہت ہی خوبصورت انداز میں استقبالیہ نغمات پیش کئے اور حضور انور کو دل کی گہرائیوں سے خوش آمدید کہا۔ جب بچیاں یہ نغمات پیش کر رہی تھیں تو بہت روح پرور نظارہ تھا۔ مقامی زبان ہونے کی وجہ سے بعض نغمات کی سمجھ تو نہیں آتی تھی لیکن بچیوں کے خوشی سے تمتماتے ہوئے چہرے اور ان کے ہاتھوں کے اشارے بتا رہے تھے کہ وہ اپنے پیارے آقا کے لئے دل کی گہرائیوں سے فدائیت اور محبت کا اظہار کر رہی ہیں۔ اور ان کی خوشی کا کوئی ٹھکانا نہیں ہے۔

حضور انور کچھ دیر کے لئے لجنہ کے جلسہ گاہ میں تشریف فرما رہے، اس کے بعد پونے سات بجے حضور انور واپس اپنی رہائشگاہ تشریف لے آئے۔ 8:30 بجے حضور انور نے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

20 مئی بروز جمعۃ المبارک 2005

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر پڑھائی۔ ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ نے جلسہ گاہ میں تشریف لا کر خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ یوگنڈا کی سرزمین سے خلیفۃ المسیح کا یہ پہلا خطبہ جمعہ تھا جو ٹیلیفون رابطہ کے ذریعہ MTA پر Live نشر ہوا۔ جلسہ سالانہ یوگنڈا کے پہلے دن کی طرح، جلسہ کا یہ دوسرا اور آخری دن بھی ایک تاریخی اہمیت کا حامل دن ہے اور اس کے ساتھ یوگنڈا بھی ان ممالک میں شامل ہو گیا جہاں سے حضور انور کے خطبات جمعہ MTA کے ذریعہ Live نشر ہوئے۔ حضور انور کے خطبہ جمعہ کا متن علیحدہ شائع کیا جا رہا ہے۔

دو بجے حضور انور نے نماز جمعہ و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور اپنی جائے رہائشگاہ Jinja Neil Resort تشریف لے آئے۔ ساڑھے چار بجے حضور انور اپنے اختتامی خطاب کے لئے جلسہ گاہ تشریف لے گئے۔ جونہی حضور انور جلسہ گاہ پہنچے تو احباب جماعت نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے اپنے پیارے آقا کو خوش آمدید کہا اور کچھ دیر کے لئے جلسہ گاہ نعروں سے گونجتی رہی۔

جلسہ سالانہ یوگنڈا سے اختتامی خطاب

جلسہ کی اختتامی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ جس کے بعد حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے عربی قصیدہ "یا عین فیض اللہ والعرفان" سے منتخب اشعار پڑھے گئے اور ان کا ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس کے بعد چار بجکر پچاس منٹ پر حضور انور اپنے اختتامی خطاب کے لئے ڈائس پر تشریف لائے۔ حضور انور نے اپنے اختتامی خطاب میں فرمایا کہ کل میں نے آپ کو زیادہ سے زیادہ وقت دعا اور ذکر الٰہی میں گزارنے کی طرف توجہ دلائی تھی جو کہ ہماری پیدائش کا مقصد اور اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے حصول کا ذریعہ ہے۔ حضور انور نے فرمایا مجھے امید ہے کہ آپ میں سے ہر ایک نے اسی طرح کوشش کی ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا: آج میں حقوق العباد اور نظام جماعت کے مضمون کی طرف آپ کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں کیونکہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قرآن کے دو ہی حکم ہیں ایک اللہ کی توحید اور اس کی فرمانبرداری اور دوسرا اس کے بندوں کے حقوق کی ادائیگی۔

حضور انور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک اقتباس پیش کرتے ہوئے ان ضروری امور کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ ہر احمدیوں کا یہ فرض ہے کہ وہ کردار کے اچھے ہوں اور ہر قسم کی بدیوں سے دور بھاگنے والے ہوں، پنج وقتہ نمازوں کے عادی ہوں، جھوٹ نہ بولیں، کسی کو دکھ نہ دیں، کسی کو اپنی زبان کے ذریعہ تکلیف نہ دیں اور کبھی کسی سے بدعہدی یا فساد کا خیال بھی دل میں نہ لائیں۔ ہر ایک سے ہمدردی ان کا شیوہ ہو اور ہمیشہ اپنے خدا سے ڈرتے رہیں اور اپنی زبان، ہاتھ اور سوچوں کو ہر قسم کی ردّی اور منفی باتوں سے بچا کر رکھیں۔ ظلم، جھگڑے، کسی کو تنگ کرنا اور رشوت خوری اور دوسروں کے حقوق دبانے سے ہمیشہ دور رہیں۔ کسی بُری مجلس میں نہ بیٹھیں، کبھی کسی مذہب کو کوئی نقصان پہنچانے یا بُرا کہنے کے بارہ میں نہ سوچیں۔ کسی قوم، یا کسی فرقہ کے لوگوں کو تکلیف نہ دیں۔ ہر ایک کے خیر خواہ اور ہمدرد ہوں، معافی اور چشم پوشی ان کا شیوہ ہو۔ صبر اور تحمل سے ہر کام کریں۔ کبھی کسی پر نامناسب طریق سے کوئی حملہ نہ کریں اور اپنے غصے کو قابو میں رکھیں۔ اگر کوئی انکے ساتھ ظلم اور زیادتی بھی کرے تو سلام کہہ دیں اور پُر وقار طور پر ایسی مجلس سے اٹھ کر چلے جائیں۔

حضور انور نے فرمایا: اسی طرح آپ کے دل ہر کجی سے پاک اور ہاتھ ہر ظلم سے آزاد اور آنکھیں ہر قسم کی برائیوں سے محفوظ رہیں۔ اللہ کی مخلوق سے ہمدردی اور دیانتداری کے سوا کوئی جذبہ تم لوگوں میں نہ ہو۔

حضور انور نے نظام جماعت کو مضبوط بنیادوں پر استوار کرنے کی طرف توجہ دلائی اور اپنے دل و دماغ اور سوسائٹی میں خدا تعالیٰ کی توحید کو قائم کرنے کی نصیحت فرمائی اور فرمایا کہ نظام جماعت کی بقا کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں اطاعت اور فرمانبرداری کا طریق اختیار کرنے کا حکم دیا ہے جو سورۃ نساء کی آیت 60 میں مذکور ہے۔

حضور انور نے سورہ نساء کی اس آیت کی روشنی میں تفصیل سے نظام جماعت کی اطاعت و فرمانبرداری کی طرف توجہ دلائی اور اس ضمن میں حضور انور نے سورہ انفال کی آیت 47 کا بھی ذکر فرمایا کہ اللہ اور رسول کی اطاعت کرو اور آپس میں لڑائی جھگڑے نہ کرو، ورنہ تم پھسل جاؤ گے اور تمہاری ہوا نکل جائے گی اور تمہاری طاقت جاتی رہے گی۔ پس ایسے موقعوں پر صبر اختیار کرنا چاہئے۔ خدا تعالیٰ ہمیشہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا: یاد رکھو کہ جو لوگ جماعت کے ساتھ اور خلافت کے ساتھ وابستہ رہتے ہیں وہی طاقت پکڑا کرتے ہیں۔ اس ضمن میں حضور نے ایک حدیث بھی بیان فرمائی کہ اگر تمہارے حقوق دبائے بھی جا رہے ہوں تو پھر بھی تمہیں اطاعت ہی اختیار کرنی چاہئے۔

حضور انور نے فرمایا: پس ہر احمدی کو اسی کے مطابق اپنی زندگی استوار کرنی چاہئے۔ اس کے بعد حضور انور نے کبھی بھی جھوٹ نہ بولنے کی نصیحت فرمائی اور فرمایا کہ جھوٹ نہ بولنے کے نتیجہ میں انسان بدیوں سے مکمل طور پر چھٹکارا پا لیتا ہے۔ کیونکہ ایک جھوٹ آگے بہت سے جھوٹ بولنے کا سبب بنتا ہے۔ اس لئے ایک احمدی کا فرض ہے کہ وہ مکمل طور پر جھوٹ بولنے سے باز رہے اور جب جھوٹ نہیں بولے گا تو بے شمار برائیوں سے بچ جائے گا۔

پھر حضور انور نے ہمیشہ اچھی بات کہنے کی نصیحت فرمائی اور زبان کو ہر قسم کی برائی، بدی اور گالی گلوچ سے محفوظ رکھنے کی نصیحت فرمائی۔

معاشرے میں پائی جانے والی بدیوں کا ذکر کر کے حضور انور نے فرمایا کہ ایک احمدی جس کا یہ فرض ہے کہ وہ سوسائٹی کو پاک و صاف بنائے اُسے چاہئے کہ وہ سب سے پہلے اپنے آپ کو ان برائیوں سے بچائے اور مجھے امید ہے کہ عموماً احمدی اللہ کے فضل سے اس قسم کی برائیوں سے محفوظ ہوتے ہیں۔ تاہم اگر کسی میں ان کا کچھ شائبہ ہو تو اُسے پوری سنجیدگی کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ساتھ عہد بیعت کے مضمون کو پیش نظر رکھ کر اپنے اندر پاک تبدیلی کرنی چاہئے۔

آخر پر حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنے اندر پاک تبدیلیاں پیدا کرنے کی وجہ سے اسلامی تعلیم کا بہترین نمونہ بنائے اور اپنا حقیقی بندہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ آخر پر حضور انور نے معزز مہمانوں کا شکریہ ادا کیا کہ انہوں نے ہمارے جلسہ میں تشریف لا کر رونق بخشی۔

حضور انور کا یہ خطاب شام سوا چھ بجے ختم ہوا۔ اس کے بعد حضور انور نے جلسہ کی اختتامی دعا کروائی۔ اس کے بعد حضور انور لجنہ کے جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے جہاں خواتین نے شرف زیارت حاصل کیا۔ اس موقع پر بچیوں نے اردو اور

آٹو ٹریڈرز
AutoTraders
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان 2248.1652, 2248.5222
2243.0794
رہائش: 2237-8468, 2237-0471

مقامی زبان میں نظمیں پڑھیں۔ایک مقامی افریقن بچی نے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کا کلام

’’خدا کے پاک لوگوں کو خدا سے نصرت آتی ہے‘‘

خوش الحانی سے پڑھ کر سنایا۔بعد میں اسکا ترجمہ لوگنڈا زبان میں نظم کی ہی صورت میں پیش کیا گیا۔حضور انور نے ان سب بچیوں میں قلم تقسیم فرمائے۔اس کے بعد حضور انور نے سب کو السلام علیکم کہا اور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

آٹھ بجے حضور انور نے احمدیہ مسجد جنجہ میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی قیامگاہ پر تشریف لے آئے۔

21رمئی بروز ہفتہ 2005

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ نے احمدیہ مسجد میں پڑھائی۔پروگرام کے مطابق آج بُوسیا(BUSIA)اور پھر وہاں سے آگے امبالے(MBALE) کے لئے روانگی تھی۔Jinja سے Mbale کا فاصلہ 140 کلومیٹر ہے۔

Busia میں مسجد کا افتتاح

صبح آٹھ بجکر 50منٹ پر حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے۔روانگی سے قبل حضور انور نے دعا کروائی۔گیارہ بجے حضور انور بوسیا پہنچے جہاں اس علاقہ کے احباب جماعت نے پُر جوش نعروں کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔

حضور انور نے یہاں نئی تعمیر ہونے والی مسجد کا افتتاح فرمایا اور دیوار میں نصب تختی کی نقاب کشائی فرمائی اور دعا کروائی۔اسکے بعد حضور انور نے مسجد کا معائنہ فرمایا اور فرمایا مسجد اچھی بنائی ہے۔حضور انور نے مسجد کے اندر Seiling Board لگانے کی ہدایت فرمائی اور مینار ،اں کے بارہ میں فرمایا کہ ان کو بھی بہتر شکل میں بنائیں۔حضور انور نے ہدایت فرمائی کہ مشن ہاؤس کی عمارت کو بھی ٹھیک کریں۔

مسجد اور مشن ہاؤس کے احاطہ میں شامیانے لگا کر ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔اس کے بعد حضور انور نے احباب جماعت اور آنے والے مہمانوں سے خطاب فرمایا۔

حضور انور نے فرمایا: آج آپ کی اس مسجد کا افتتاح ہوا ہے۔اللہ تعالیٰ اس مسجد کو ہمیشہ نمازیوں سے بھرا رکھے۔یہ مسجدیں جو اللہ تعالیٰ کا گھر کہلاتی ہیں ان کا اپنا ایک مقام ہے۔اس مسجد کا جہاں یہ بہت بڑا مقصد ہے کہ اس میں آکر ایک خدا کی عبادت کی جائے وہاں اس کا ایک یہ بھی مقصد ہے کہ جماعت کا اتحاد اس سے ظاہر ہو اور ہمیشہ یہاں سے محبت و پیار کے پیغامات نکلیں اور علاقہ میں پھیلیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ جماعت احمدیہ جس میں آپ لوگ شامل ہوئے ہیں اور آنحضرت ﷺ کے روحانی فرزند کو قبول کیا ہے اس آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا کہ جب میرا مسیح ومہدی ظاہر ہو تو اُسے قبول کر لینا۔تو اب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو قبول کرنے کے بعد ہم نے ان باتوں پر عمل کرنا ہے جو کہ صحیح حقیقی اسلام کی باتیں ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کھول کر بیان کیں۔ایک لمبے عرصے سے ان تعلیمات پر جو گرد پڑ چکی تھی آپ نے خوبصورت کر کے ان تعلیمات کو بیان کیا ہے۔اب یہی باتیں آپ نے اپنے علاقہ میں دوسروں کو بھی بتانی ہیں وران تک پہنچانی ہیں۔قبول کرنا یا نہ کرنا ہر ایک کا ذاتی فعل ہے۔لیکن آپ نے یہ باتیں ضرور پہنچانی ہیں۔

حضور انور نے فرمایا یہ مسجد ایک علامت کے طور پر ہے کہ یہ وہ جگہ ہے جہاں خدا تعالیٰ کی عبادت کی جاتی ہے اور محبت اور امن کا پیغام پہنچایا جاتا ہے۔تو بہر حال ہر احمدی کا یہ فرض ہے کہ جہاں اُس نے اللہ کے حکم کے مطابق اس کی عبادت کرنی ہے اور پانچوں وقت مسجد کو آباد کرنا ہے وہاں یہ بھی فرض ہے کہ خدا کے بتائے ہوئے حکم کے مطابق دوسروں سے محبت و پیار کا سلوک کرنا ہے اور دوسروں کا خیال رکھنا ہے۔اللہ تعالیٰ ہر احمدی کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

حضور انور نے فرمایا کہ جو مہمان یہاں آئے ہوئے ہیں اُن کو بھی مَیں کہتا ہوں کہ جماعت کا پیغام ہمیشہ محبت اور بھائی چارے کا پیغام ہے۔فرمایا مجھے امید ہے کہ علاقے کے لوگ جہاں احمدی ان سے محبت و پیار کا سلوک کریں گے وہ بھی اس کا خیال رکھیں گے اور علاقے میں امن ومحبت کی فضا پیدا ہوگی۔

حضور انور نے فرمایا کہ ہمیشہ یہ چاہئے کہ خواہ احمدی ہوں یا دوسرے مسلمان فرقے ہوں۔عیسائی ہوں یا دوسرے مذاہب کے لوگ ہوں ،سب ایک ہو کر ، بھائی بھائی بن کر اس علاقے میں امن کی فضا قائم رکھیں گے اور ہمیشہ یہ یاد رکھیں گے کہ انسانیت کے مقام کو قائم رکھنا ہی انسان کا مقصد ہے۔اللہ تعالیٰ آپ سب کو بھائی بھائی بن کر رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور یہ تقریب گیارہ بجکر 25منٹ پر ختم ہوئی۔دعا کے بعد علاقہ کے چیئرمین صاحب نے حضور انور کی خدمت میں وزیٹر بک پیش کی جس پر حضور انور نے درج ذیل نوٹ رقم فرمایا۔

The area seems peaceful ,May Allah keep this area peaceful and law abiding.May Allah enable the people of this area to always be loyal to the country, and give them strength to forgive each other .

اس کے بعد حضور انور نے اپنے دستخط ثبت فرمائے۔

Mbale میں ورود

گیارہ بجکر 35منٹ پر یہاں سے (Mbale)امبالے کے لئے روانگی ہوئی۔ایک بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ امبالے پہنچے جہاں احباب جماعت ایک کثیر تعداد میں جمع تھے اور نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔حضور انور کچھ دیر کے لئے مشن ہاؤس میں تشریف لے گئے۔سوا ایک بجے حضور انور نے ظہر وعصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

احمدیہ اسپتال امبالے کا معائنہ

دو بجکر 40منٹ پر حضور انور نے ’’احمدیہ ہسپتال امبالے‘‘ کا معائنہ فرمایا۔احمدیہ ہسپتال امبالے جماعت کے کمپلیکس میں واقع ہے۔اس کمپلیکس میں ہسپتال کی خوبصورت عمارت کے علاوہ احمدیہ مسجد امبالے، مشن ہاؤس ،ڈاکٹر صاحب کی رہائش اور کارکنان کے مکانات ہیں۔حضور انور نے ہسپتال کے مختلف شعبہ جات، آپریشن تھیٹر، لیبارٹری، فارمیسی، وارڈز، الٹرا ساؤنڈ، ایکسرے ڈیپارٹمنٹ اور کنسلٹیشن روم دیکھے اور ڈاکٹر صاحب اور ایڈمنسٹریٹر صاحب سے مختلف امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ہسپتال میں ایک احمدی بچہ زیر علاج تھا۔حضور انور نے اس کا حال دریافت فرمایا اور کچھ تحفہ دیا۔

امبالے میں استقبالیہ تقریب سے خطاب

مسجد اور مشن ہاؤس کے احاطہ میں شامیانے لگا کر ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔حضور انور ہسپتال کے معائنہ کے بعد اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔

تین بجے اس تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔اس کے بعد امبالے ریجن کے ڈپٹی کمشنر نے اپنے ایڈریس میں کہا کہ حضور انور کا یہ وزٹ ایک تاریخی وزٹ ہے اور آج کا دن امبالے کے لوگوں کے لئے ایک تاریخی دن ہے کہ حضور یہاں موجود ہیں۔ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ ہم حضور انور کے بہت شکر گزار ہیں کہ آپ نے یہاں امبالے میں اپنا ہسپتال کھولا ہے اور آپ سب کا بہت خیال رکھتے ہیں۔آپ کے ہسپتال کو ہم کبھی بھول نہیں سکتے۔اس سہولت کی وجہ سے ہم بہت خوش ہیں۔ڈپٹی کمشنر نے کہا کہ یہاں گورنمنٹ کے ہسپتال میں بعض سہولیات نہیں ہیں ہم آپ کے ہسپتال سے وہ سہولیات استعمال کرتے ہیں۔امبالے کے لوگ اور اس شہر کے اردگرد بسنے والے لوگ سب آپ کا بہت شکریہ ادا کرتے ہیں۔اور اب جو میٹرنٹی وارڈ تعمیر ہو رہا ہے اس کا بھی ہم بہت شکریہ ادا کرتے ہیں۔

اس کے بعد حضور انور نے حاضرین سے خطاب فرمایا۔حضور انور نے فرمایا کہ ڈپٹی کمشنر نے احمدیہ مسلم جماعت کی کوششوں کو سراہا ہے اور صحت کے میدان میں جماعت کی خدمات کی تعریف کی ہے۔

حضور انور نے فرمایا: بنی نوع انسان کی خدمت کرنا ہمارا ماٹو ہے۔ہمارا سلوگن ہے کہ ہم ہمیشہ ہر جگہ غرباء کی خدمت کے لئے تیار ہیں اور انسانیت کی اور خدا کی مخلوق کی مدد کے لئے تیار ہیں۔جہاں بھی ضرورت ہو ہم انشاء اللہ مدد کریں گے۔حضور انور نے فرمایا کہ میں یہاں کی لوکل ایڈمنسٹریشن کے تعاون کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو وہ ہر ضرورت کے وقت کرتے ہیں اور امید ہے آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔خدا کرے کہ اس ایریا کی ایڈمنسٹریشن بھی اپنے لوگوں کی خدمت کرے۔ان کو ہر لحاظ سے اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو لوگوں کی خدمت کا موقع دیا ہے۔پس وہ اپنے عوام کی خدمت کریں اور ان کی دعائیں لیں۔

حضور انور نے فرمایا کہ احمدیوں نے اس زمانے کے امام کو قبول کیا ہے اور ہم وہ لوگ ہیں جنہوں نے آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو مانا ہے اور آپ کی بیعت کی ہے۔پس اس کو ذہن میں رکھ کر اپنی زندگیاں آپس میں محبت و پیار سے گزاریں، بھائی چارہ کے ساتھ رہیں۔خدا تعالیٰ آپ سب کو اس علاقہ میں امن قائم کرنے کی توفیق دے۔آمین

امبالے احمدیہ اسپتال میں میٹرنٹی وارڈ کا سنگ بنیاد

اس کے بعد حضور انور میٹرنٹی وارڈ کے سنگ بنیاد کے لئے تشریف لے گئے اور فرمایا سنگ بنیاد کی تقریب کے بعد دعا ہوگی اس میں آپ سب شامل ہوں۔

تین بجکر پندرہ منٹ پر حضور انور نے میٹرنٹی وارڈ کا سنگ بنیاد رکھا۔اسکے بعد حضرت بیگم صاحبہ مدّ ظلّہا نے اینٹ نصب فرمائی، پھر علی الترتیب امیر صاحب یوگنڈا، ایڈمنسٹریٹر احمدیہ ہسپتال امبالے ،ایڈیشنل وکیل التبشیر ، ایڈیشنل وکیل المال، پرائیویٹ سیکرٹری ،ڈاکٹر عبدالوحید، صدر مجلس انصار اللہ ،صدر مجلس خدام الاحمدیہ، نائب صدر لجنہ امبالے زون نے اینٹیں نصب کیں۔اس کے علاوہ ڈپٹی کمشنر اور تین واقفین نو بچوں عزیزم عبدالواسع ،نصیر الدین اور قاسم احمد نے بھی اینٹیں رکھنے کی سعادت حاصل کی۔آخر پر حضور انور نے دعا کروائی۔

اس کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے ایڈمنسٹریٹر صاحب احمدیہ ہسپتال امبالے کی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔حضور انور نے فرمایا جب میں بارہ سال قبل یوگنڈا آیا تھا تو چند دن یہاں مقیم رہا تھا۔

اس کے بعد حضور انور لجنہ کی طرف تشریف لائے جہاں بچیوں نے کورس کی شکل میں نظمیں پیش کیں۔حضور انور نے ان بچیوں میں قلم تقسیم فرمائے۔اس کے بعد چار بجے سہ پہر امبالے سے واپس Jinja کے لئے روانگی ہوئی۔7:30 بجے حضور انور Jinja پہنچے۔آٹھ بجے حضور انور نے احمدیہ مسجد جنجہ میں مغرب وعشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

(باقی آئندہ شمارہ میں)

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

اَکْرِمُوْا اَوْلَادَکُمْ

(اپنی اولاد کی عزت کرو)

منجانب

طالب دعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

سونے و چاندی انگوٹھیوں کی اعلیٰ ورائٹی

ALFAZAL JEWELLERS Rabwah

الفضل جیولرز ربوہ

الیس اللہ بکاف عبدہ

فون: 04524-211649
04524-613649

چوک یادگار حضرت اماں جان ربوہ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

خالص سونے کے اعلیٰ زیورات کا مرکز

پروپرائیٹر حنیف احمد کامران - حاجی شریف احمد ربوہ

0092-4524-214750 فون ریلوے روڈ

0092-4524-212515 فون اقصیٰ روڈ ربوہ پاکستان

شریف جیولرز ربوہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کی کینیڈا میں مصروفیات کی مختصر جھلکیاں

واقفین نو بچوں اور ناصرات الاحمدیہ کے ساتھ الگ الگ کلاسز کا انعقاد اور بچوں کو اہم نصائح۔ تقریب آمین

امریکہ و کینیڈا کے دور دراز علاقوں سے آنے والے سینکڑوں افراد جماعت نے اپنے پیارے امام سے انفرادی و فیملی ملاقات کا شرف حاصل کیا

6 رجون بروز سوموار

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے رہائشی حصہ کے عقبی لان میں، مارکی میں تشریف لا کر پڑھائی۔

صبح حضور انور اپنی رہائشگاہ سے وینکوور مشن ہاؤس کے لئے روانہ ہوئے۔ دس بجکر دس منٹ پر حضور انور مشن ہاؤس پہنچے جہاں پروگرام کے مطابق فیملی ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ وینکوور جماعت کی 56 فیملیز کے 245 افراد نے حضور انور سے شرف ملاقات حاصل کیا اور تصاویر بھی بنوائیں۔ ملاقاتوں کا یہ سلسلہ دوپہر 1:30 بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مع ممبران قافلہ دوپہر کے کھانے پر عزیزہ سلمیٰ خان صاحبہ و عزیزم شعیب نصر اللہ صاحب کے گھر تشریف لے گئے۔ یہاں سے ساڑھے تین بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ کے لئے روانہ ہوئے۔ راستہ میں کچھ دیر کے لئے صدر لجنہ اماء اللہ وینکوور مکرمہ راضیہ سرور صاحبہ کے گھر رُکے۔ سوا چار بجے حضور انور اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے آئے۔ چھ بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ سے مشن ہاؤس کے لئے روانہ ہوئے جہاں ساڑھے چھ بجے فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ جماعت وینکوور کے 58 خاندانوں کے 275 افراد نے حضور انور سے ملاقات کا شرف حاصل کیا۔ ملاقاتوں کے بعد حضور انور نے مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد رات دس بجکر چالیس منٹ پر حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لائے۔

7 رجون بروز منگل 2005ء

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح نماز فجر چار بجکر دس منٹ پر رہائشگاہ کے عقبی لان میں مارکی میں پڑھائی۔

پروگرام کے مطابق جماعت احمدیہ کینیڈا نے 7 اور 8 جون کے دن بعض مقامات کی سیر کے لئے مخصوص کئے تھے اور صوبہ برٹش کولمبیا کے صدر مقام وکٹوریہ (Victoria) جانے کا پروگرام تھا۔ صبح پونے نو بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی۔ دعا کے بعد فیری ٹرمینل Tsawwassen کے لئے روانگی ہوئی۔ جہاں سے وکٹوریہ جانے کے لئے فیری (Ferry) ملتی ہیں۔

نو بجکر 20 منٹ پر حضور انور فیری ٹرمینل پہنچے اور کچھ دیر بعد برٹش کولمبیا فیری (بحری جہاز) میں سوار ہوئے۔ یہ فیری اپنے وقت کے مطابق دس بجے وینکوور آئی لینڈ کی بندرگاہ Swartz Bay کے لئے روانہ ہوئی۔

یہ سارا سفر نہایت ہی خوبصورت اور دل لبھانے والے مناظر پر مشتمل ہے۔ بحرالکاہل (Pacific Ocean) کا یہ حصہ بہت ہی خوبصورت اور سرسبز جزائر پر مشتمل ہے اور پھر یہ جزائر سرسبز و شاداب پہاڑوں کو اٹھائے ہوئے ہیں۔ ان جزائر میں جگہ جگہ آبادیاں نظر آتی ہیں۔ جب فیری (Ferry) ان جزائر اور سرسبز پہاڑوں کے دامن میں چلتی ہوئی گزرتی ہے تو ہر قدم پر نیا منظر سامنے آتا ہے۔ دائیں، بائیں اور آگے پیچھے ہر طرف جزائر کا ایک سلسلہ نظر آتا ہے۔ فیری ان جزائر کے درمیان گھومتی ہوئی اور راستے بدلتی ہوئی گزرتی ہے تو ہر آنے والا نظارہ پہلے سے زیادہ خوبصورت دکھائی دیتا ہے۔ حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا فیری کے اوپر والے حصہ میں تشریف لے گئے اور کھلی فضا میں ان حسین قدرتی مناظر کو دیکھا جو اس کائنات کے خالق کی یاد دلاتے ہیں اور انسان اللہ تعالیٰ کی حمد میں ڈوب جاتا ہے۔ قریباً ڈیڑھ گھنٹہ کے سفر کے بعد گیارہ بجکر 35 منٹ پر یہ جہاز وینکوور آئی لینڈ کے Swartz Bay ٹرمینل (بندرگاہ) تک پہنچا۔ یہاں سے وکٹوریہ شہر کا فاصلہ 30 کلومیٹر ہے۔

Vancouver Island کینیڈا کے تیسرے بڑے شہر Vancouver کے مغرب میں بحرالکاہل میں واقع ایک بہت بڑا جزیرہ ہے۔ اسی جزیرہ کے جنوبی کونے میں Victoria شہر آباد ہے جو صوبہ برٹش کولمبیا کا صدر مقام ہے۔ Swartz Bay بندرگاہ سے وکٹوریہ شہر کی طرف روانگی ہوئی اور سوا بارہ بجے وکٹوریہ شہر آمد ہوئی۔ یہاں حضور انور اور وفد کے ممبران کی رہائش کا انتظام Fairmont Empress نامی ہوٹل میں کیا گیا تھا۔ یہ ہوٹل وکٹوریہ شہر کی اندرونی بندرگاہ میں مرکزی جگہ پر ایک خوبصورت عمارت ہے۔ حضور انور اپنی اس رہائش گاہ میں تشریف لے گئے۔ ہوٹل میں ہی ایک ہال حاصل کر کے نمازوں کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔ ڈیڑھ بجے حضور انور نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔

پونے چار بجے حضور انور اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا پیدل چلتے ہوئے ہوٹل کے قریب ہی واقع Royal London Wax Museum تشریف لے گئے۔ جہاں موم سے بنے ہوئے مختلف سیاسی اور مذہبی شخصیات اور شاہی خاندان کے مجسمے رکھے گئے ہیں۔ ان مجسموں کے علاوہ بعض تاریخی واقعات کی منظر کشی کی گئی ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا کوہ طور پر احکام عشرہ کا پتھروں کی تختیوں پر حاصل کرنا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا اپنے حواریوں کے ساتھ آخری عشائیہ تناول فرمانا کا منظر بھی دکھایا گیا ہے۔ اس سے اگلے حصہ میں وہ عقوبت گاہیں دکھائی گئی ہیں جن میں پرانے زمانہ میں مجرموں اور سیاسی مخالفین کو خوفناک انداز میں اذیت دے دے کر ہلاک کیا جاتا تھا۔ یہاں سے سوا چار بجے روانہ ہو کر حضور انور نصف گھنٹہ کے سفر کے بعد پونے پانچ بجے مشہور زمانہ Butchart Gardens پہنچے۔ اس علاقہ کو ابتداءً چونے کے پتھر (Calcium Cabonate) کی کان کنی کے بعد ایک خوبصورت باغ میں تبدیل کیا گیا ہے۔

یہ باغ 155 ایکڑ کے وسیع و عریض رقبہ پر پھیلا ہوا ہے اور مختلف نوع کے پھولوں اور پودوں کا ایک نہایت دلفریب اور دل لبھانے والا منظر پیش کرتا ہے۔ اس باغ کے اندر آگے مختلف حصے ہیں۔ حضور انور نے سب سے پہلے Sunken Garden دیکھا۔ جہاں ایک بہت بڑے وسیع و عریض گڑھے کو ایک پیالہ نما باغ میں تبدیل کیا گیا ہے۔ مختلف انواع کے پھولوں، پودوں اور بلند و بالا درختوں کے ذریعہ اسے ایک بہت ہی خوبصورت اور دیدہ زیب باغ بنا دیا گیا ہے۔ پھولوں کی کیاریوں کے ڈیزائن اس قدر مہارت اور خوبصورتی سے بنائے گئے ہیں کہ ہر طرف سے اور ہر زاویہ سے ایک نیا حسن نظر آتا ہے۔ اس پیالے کے درمیان میں ایک بلند ٹیلہ ہے جسے خوبصورت پھولوں، پودوں اور بیلوں سے اسقدر سجایا گیا ہے کہ وہ اس پیالہ کے درمیان پھولوں سے لدا ہوا ایک عظیم گلدستہ معلوم ہوتا ہے۔ باغ کے مختلف حصوں میں جھیلیں بھی ہیں اور پھر ان جھیلوں کے اندر فوارے لگے ہوئے ہیں جو ان کے حسن میں اضافہ کرتے ہیں۔ اور رات کو یہ فوارے رنگ برنگ کی روشنیوں کے ساتھ بلند ہوتے ہیں تو زیادہ خوبصورت منظر پیش کرتے ہیں۔

اس کے بعد حضور انور نے Rose Garden دیکھا جہاں دنیا کے مختلف ممالک سے گلاب کی مختلف اقسام لگائی گئی ہیں اور یہاں سینکڑوں قسم کے پھول ہیں۔ بعض پودوں پر پھول کھل چکے تھے اور بعض پر ابھی کلیوں میں کھلنے کے منتظر تھے۔ اس باغ کو بھی بہت خوبصورتی سے سجایا گیا ہے اور چلنے کے لئے ہر طرف پختہ راستے اور گیٹ بنائے گئے ہیں۔

اس کے بعد جاپانی باغ آیا جس میں چھوٹے سائز کے درخت نہایت مہارت سے اگائے گئے تھے۔ حضور انور نے جاپانیوں کے اس فن جسے Bonsai کہا جاتا ہے کے بارہ میں اراکین قافلہ کو بتایا کہ کس طرح ان درختوں کو کم مقدار میں غذا دے کر اور ان کی شاخوں اور جڑوں کو خاص انداز میں تراش کر انہیں بونی (Miniature) شکل دی جاتی ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس باغ کے وزٹ کے دوران مختلف پھولوں اور پودوں کی تصاویر بھی بنائیں۔

سوا چھ بجے اس باغ کے بعض حصوں کی سیر سے فارغ ہو کر حضور انور واپس وکٹوریہ تشریف لائے۔ جہاں National Geographic کا ایک ڈاکومینٹری پروگرام ایک بہت بڑی سکرین پر دکھایا گیا۔ جس کا موضوع Forces Of Nature تھا۔ اس پروگرام میں دکھایا گیا تھا کہ آتش فشاں پہاڑوں کے پھٹنے سے جو زلزلے وسیع پیمانے پر تباہی و بربادی کا موجب بنتے ہیں ان کے بارہ میں پیشگوئی کیسے کی جا سکتی ہے۔ خصوصاً ترکی اور بعض دیگر مقامات کے زلزلوں اور ان کے نتیجہ میں تباہی کے مناظر دکھائے گئے۔ اسی طرح صحرائی اور سمندری طوفانوں کو پیدا کرنے والے عوامل کا مطالعہ کر کے کس طرح ان کے وقوع کے وقت کی پیشگوئی کی جاتی ہے۔ حضور انور نے یہ پروگرام دیکھا۔ اس کے بعد اپنی رہائش گاہ Fairmont Empress ہوٹل تشریف لے آئے۔

سوا نو بجے حضور انور نے مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں اور رات کے کھانے کے بعد کچھ دیر کے لئے ہوٹل کے سامنے بندرگاہ کے ساحل پر پیدل سیر کی۔ اس کے بعد حضور انور واپس اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

8 رجون بروز بدھ 2005ء

صبح چار بجکر دس منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز فجر ہوٹل کے اسی ہال میں پڑھائی جو نمازوں کی ادائیگی کے لئے مخصوص کیا گیا تھا۔

آج کے پروگرام کے مطابق وکٹوریہ (Vancouver Island) سے واپس Vancouver شہر کے لئے روانگی تھی۔ پونے دس بجے فیری ٹرمینل Swartz Bay (بندرگاہ) پہنچے جہاں سے وینکوور کے لئے فیری گیارہ بجے روانہ ہوئی۔ فیری (بحری جہاز) میں حضور انور کو VIP Treatment دی گئی اور سفر کے لئے ایک مخصوص VIP لاؤنج مہیا کیا گیا۔ حضور انور کے قافلہ ممبران کو بھی وہ لاؤنج مہیا کیا گیا تھا جو صرف فیری کے سٹاف کے لئے مخصوص ہے۔

فیری کے کپتان کو جب حضور انور کی موجودگی کا علم ہوا تو اس نے پیغام بھجوایا کہ اگر حضور پسند فرمائیں تو وہ فیری کے کنٹرول روم میں حضور انور کو خوش آمدید کہنا چاہتا ہے اور فیری کے آپریشن کے بارہ میں معلومات مہیا کرنا چاہتا ہے۔ حضور انور نے فیری کے کپتان کی اس دعوت کو منظور فرمایا اور کنٹرول روم میں تشریف لے گئے۔ فیری کا کنٹرول روم ایک وسیع ہال کی صورت میں تھا جس میں مختلف آلات لگے ہوئے تھے اور وہاں سے باہر سمندر کا صاف منظر نظر آ رہا تھا۔ کپتان نے حضور انور کو راڈار اور فیری کے دیگر مختلف آلات کے آپریشن کے بارہ میں بتایا اور وضاحت کی کہ کس طرح ابر آلود موسم اور اندھیرے میں بھی فیری کو اس کے مقررہ راستہ پر چلایا جا سکتا ہے۔ حضور انور نے ان امور میں نہایت دلچسپی کا اظہار فرمایا اور خود بھی بہت سے امور کے بارہ میں دریافت فرمایا۔

حضور انور کچھ دیر کیلئے فیری کے اوپر کھلے حصہ میں تشریف لے گئے۔ ڈیڑھ گھنٹہ کے سفر کے بعد فیری ساڑھے بارہ بجے وینکوور شہر کے پورٹ Tsawwassen پہنچی جہاں سے حضور انور روانہ ہو کر ایک بجے دوپہر اپنی رہائشگاہ پر پہنچے۔ ڈیڑھ بجے حضور انور نے ظہر و عصر کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

بعد از سہ پہر حضور انور نے ڈاک ملاحظہ فرمائی۔ چھ بجے حضور انور وینکوور کے شمال میں واقع گراؤز پہاڑ (Grouse Mountain) پر تشریف لے گئے۔ اس پہاڑ کی چوٹی پر پہنچنے کے لئے جو کہ چار ہزار فٹ کی بلندی پر ہے کیبل کار کے ذریعہ روانگی ہوئی۔ کیبل کار اس بلندی کو سات منٹ میں طے کرتی ہے۔ پہاڑ کی یہ چوٹی بادلوں اور دھند میں چھپی ہوئی تھی۔ وہاں کچھ دیر وقت گزارنے کے بعد آٹھ بجے کیبل کار کے ذریعہ نیچے واپسی ہوئی۔ پونے نو بجے حضور انور اپنی رہائشگاہ پر واپس پہنچے۔ ساڑھے نو بجے حضور انور احمدیہ مشن ہاؤس وینکوور تشریف لے گئے جہاں حضور انور نے مغرب و عشاء کی نمازیں جمع کر کے پڑھائیں۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور واپس اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے آئے۔

(باقی آئندہ شمارے میں)

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی کینیا (مشرقی افریقہ) میں مصروفیات کی مختصر جھلکیاں

ایلڈوریٹ میں مشن کا سنگ بنیاد، شیانڈا میں احمدیہ میڈیکل سنٹر کا سنگ بنیاد، کسوموں میں ورود مسعود، تقریب آمین، استقبالیہ تقریب

(رپورٹ: عبدالماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن)

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے دورہ مشرقی افریقہ کی رپورٹ میں یکم مئی 2005ء کی رپورٹ کسی وجہ سے مکمل نہیں مل سکی تھی۔ چنانچہ ایک گزشتہ شمارہ میں پورے دن کی مصروفیات کی رپورٹ شائع نہیں ہوئی۔ اب مکمل رپورٹ بشکریہ الفضل لندن ہدیہ قارئین ہے۔ (ادارہ)

یکم مئی بروز اتوار 2005ء

Srikwa Hotel کے ایک ہال میں نماز فجر کی ادائیگی کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اسی ہال میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔

ایلڈوریٹ میں مشن کا سنگ بنیاد

پروگرام کے مطابق آج ایلڈوریٹ (Eldorat) میں مشن ہاؤس کے سنگ بنیاد کی تقریب کے بعد Shianda اور پھر وہاں سے کسوموں کے لئے روانگی تھی۔

حضور انور ایدہ اللہ ٹھیک دس بجے ہوٹل سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی۔ دس منٹ کے سفر کے بعد احمدیہ مسجد ایلڈوریٹ پہنچے۔ یہاں نئی جماعت بنی ہے۔ احباب نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے حضور انور کو خوش آمدید کہا۔ یہاں مسجد کے ساتھ ایک دفتر بھی تعمیر کیا گیا ہے۔ حضور انور نے اس کا معائنہ فرمایا۔ اس کے بعد مشن ہاؤس کے سنگ بنیاد کی تقریب ہوئی۔ جس کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مسجد کے ہی قطعہ زمین میں یہ مشن ہاؤس تعمیر کیا جا رہا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ نے بنیادی اینٹ نصب فرمائی۔ حضور انور کے بعد حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا نے اینٹ رکھی۔ پھر علی الترتیب امیر صاحب کینیا، مبلغ سلسلہ ایلڈوریٹ، ایڈیشنل وکیل التبشیر، ایڈیشنل وکیل المال، پرائیویٹ سیکرٹری، صدر جماعت ایلڈوریٹ، واقفِ نو بچوں کی نمائندگی میں ایک مقامی طفل نے اینٹیں رکھیں۔

اس کے بعد ایریا چیف Mr Mayo اور مقامی جماعت کے سب سے عمر رسیدہ بزرگ مکرم موسیٰ والتے صاحب نے اینٹیں رکھیں۔ آخری اینٹ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کینیا نے رکھی۔

آخر پر حضور انور نے دعا کروائی اور یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی جس کے بعد حاضرین میں شیرینی تقسیم کی گئی۔

اس کے بعد حضور انور نے مسجد کے احاطہ میں ایک پودا لگایا اور دعا کروائی۔

سنگ بنیاد کی اس تقریب کے موقع پر بعض سکھ احباب اپنی فیملیز کے ساتھ آئے ہوئے تھے۔ حضور انور کچھ دیر تک ان سے گفتگو فرماتے رہے۔ انہوں نے بتایا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع" کی ہومیوپیتھی کتاب سے استفادہ کر کے وہ ہومیوپیتھی علاج بھی کرتے ہیں۔ انہوں نے ساری کتاب کا مطالعہ کر کے اپنی سہولت کے لئے اپنی زبان میں ڈھالا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ یہاں کے مبلغ سلسلہ نے ہماری اس معاملہ میں بہت مدد کی ہے اور یہ سب کچھ ہم نے ان سے ہی سیکھا ہے۔ انہوں نے درخواست کی کہ جماعت یہاں ہومیوپیتھی علاج کا انتظام کرے۔ اس پر حضور انور نے فرمایا اب مشن ہاؤس تعمیر ہو رہا ہے انشاء اللہ اس کے ساتھ علاج وغیرہ کی سہولتیں بھی مہیا ہو جائیں گی۔ انہوں نے اس کتاب کے انگریزی ترجمہ کی درخواست کی۔ جس پر حضور نے فرمایا کہ اس کا ترجمہ ہو چکا ہے، شائع ہونے کے بعد دستیاب ہوگا۔ بہت ہی خوشگوار ماحول میں یہ گفتگو ہوتی رہی۔

حضور انور نے ان احباب سے فرمایا کہ آجائیں اب تصویر کھنچوالیں۔ وہ اپنی اس سعادت پر بہت خوش تھے۔ اس کے بعد اس علاقہ کے معلمین نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف حاصل کیا۔

اس کے بعد یہاں سے دس بجکر 40 منٹ پر Shianda کے لئے روانگی ہوئی۔ Eldorate سے Shianda کا فاصلہ 150 کلومیٹر ہے۔ دو گھنٹے کے سفر کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شیانڈا پہنچے۔

شیانڈا میں احمدیہ میڈیکل سنٹر کا سنگ بنیاد

احمدیہ مسجد اور مشن ہاؤس شیانڈا مین ہائی وے سے اتر کر کچھ فاصلہ پر ہے۔ خدام حضور انور کے انتظار میں حضور کی تصویر اپنے ہاتھوں میں بلند کئے ہوئے مین ہائی وے پر کھڑے تھے۔ جونہی حضور انور کی گاڑی قریب پہنچی تو انہوں نے جوش سے نعرے بلند کرتے ہوئے حضور انور کا استقبال کیا۔ احمدیہ مشن شیانڈا میں اس ریجن کی 23 جماعتوں سے احباب جماعت مرد و خواتین بچے بوڑھے جمع تھے۔ حضور انور کی آمد پر فضا نعروں سے گونج اٹھی۔ بچیاں استقبالیہ نغمات پڑھ رہی تھیں۔ یہاں کے مبلغ سلسلہ اور صدر جماعت نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور شرف مصافحہ حاصل کیا۔

پروگرام کے مطابق یہاں سب سے پہلے "احمدیہ میڈیکل سنٹر" کے سنگ بنیاد کی تقریب تھی۔ حضور انور نے میڈیکل سنٹر کا نقشہ ملاحظہ فرمایا اور اس تعلق میں ڈاکٹر لئیق احمد انصاری صاحب سے مختلف امور دریافت فرمائے اور موقع پر ہدایات دیں۔ سنگ بنیاد کی تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ اس کے بعد حضور انور نے پہلی بنیادی اینٹ نصب فرمائی۔ حضور انور کے بعد حضرت بیگم صاحبہ نے اینٹ رکھی۔ اس کے بعد علی الترتیب امیر جماعت کینیا، ایڈیشنل وکیل التبشیر، ایڈیشنل وکیل المال، پرائیویٹ سیکرٹری، انچارج معلم شیانڈا، صدر جماعت شیانڈا، صدر خدام الاحمدیہ کینیا اور صدر لجنہ اماء اللہ کینیا نے اینٹیں رکھیں۔ واقفِ نو بچوں کی نمائندگی میں عزیزہ ناصرہ نے اینٹ رکھی۔ سنگ بنیاد کی اس تقریب کے موقع پر ڈسٹرکٹ کمشنر اور ڈسٹرکٹ آفیسر اور علاقہ کے چیف بھی موجود تھے۔ ان تینوں احباب نے بھی باری باری اینٹیں رکھیں۔ اس کے بعد عبدالکریم درجوئی صاحب نے اینٹ رکھی۔ یہ صاحب پرانے بزرگ احمدی ہیں اور تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں پڑھے ہوئے ہیں۔ آخری اینٹ ڈاکٹر لئیق انصاری صاحب نے رکھی۔ آخر پر حضور نے دعا کروائی اور یہ تقریب اختتام کو پہنچی۔ اس کے بعد حضور انور نے مشن [illegible] نئی تعمیر شدہ نرسری سکول کا معائنہ فرمایا۔

مسجد کے ساتھ ہی جماعت احمدیہ شیانڈا کا موجودہ میڈیکل سنٹر ہے۔ حضور انور اس کے معائنہ کے لئے بھی تشریف لے گئے اور اس کے مختلف شعبے دیکھے اور موقع پر ڈاکٹر لئیق احمد انصاری صاحب سے بعض امور دریافت فرمائے اور ہدایات دیں۔ اب یہاں وسیع و عریض میڈیکل سنٹر کے قیام سے انشاء اللہ اس سارے علاقہ کو علاج کی بہتر سہولت میسر ہوگی۔

کلینک کے معائنہ کے بعد حضور انور نے احمدیہ مسجد شیانڈا میں نماز ظہر و عصر جمع کر کے پڑھائیں۔ اس کے بعد حضور انور رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

کسوموں میں ورود مسعود

دو بجکر 40 منٹ پر یہاں سے کسوموں (Kisumu) کے لئے روانگی ہوئی۔ شیانڈا سے کسوموں کا فاصلہ 80 کلومیٹر ہے۔ حضور انور کا کسوموں میں ورود مسعود چار بجے سہ پہر ہوا۔ پروگرام کے مطابق حضور انور سیدھے امپریل ہوٹل پہنچے جہاں جماعت نے حضور انور کے استقبال اور قیام کا انتظام کیا ہوا تھا۔ جونہی حضور انور کی گاڑی ہوٹل کے سامنے پہنچی تو ریجنل مبلغ محمد افضل ظفر صاحب نے لوکل و ریجنل مجلس عاملہ، معلمین اور دیگر معززین کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ حضور انور کی آمد پر احباب جماعت مرد اور عورتیں نیز بچے بچیاں دو رویہ کھڑے ہو کر نعرہ ہائے تکبیر بلند کر رہے تھے۔ بچیاں خوبصورت لباس میں ملبوس استقبالیہ نغمے پڑھ رہی تھیں۔ وہ یہ نغمے اردو، سواحیلی اور عربی زبان میں پڑھ رہی تھیں۔ جب افریقن بچیاں اردو زبان میں خوش الحانی سے ترنم کے ساتھ نظمیں پڑھ رہی تھیں تو بہت خوش کن منظر تھا۔ خواتین بھی خوشی و مسرت سے والہانہ انداز میں نعرے لگا رہی تھیں۔ حضور انور نے اپنا ہاتھ ہلا کر سب کے نعروں کا جواب دیا اور پھر اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

شام چھ بجکر 50 منٹ پر حضور انور ہوٹل سے احمدیہ مسجد کسوموں کے لئے روانہ ہوئے۔ جہاں کسوموں شہر اور ریجن کی دوسری جماعتوں سے آئے ہوئے احباب جماعت مرد و خواتین نے نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہوئے حضور انور کا والہانہ استقبال کیا۔ اھلاً و سھلاً و مرحبا کی آوازیں ہر طرف سے آرہی تھیں، سبھی کے چہروں سے خوشی و مسرت عیاں تھی۔ یہ سبھی وہ لوگ تھے جنہوں نے اپنی زندگیوں میں پہلی مرتبہ حضور انور کے چہرہ مبارک کو اپنے سامنے دیکھا تھا۔ آج ان کا پیارا آقا ان میں موجود تھا۔ سبھی کے ہاتھ بلند تھے اور والہانہ طور پر نعرے لگا رہے تھے۔

نمازوں کی ادائیگی سے قبل حضور انور نے احباب جماعت سے دریافت فرمایا کہ یہاں سب سے پرانے احمدی کون سے ہیں۔ حضور انور کا یہ ارشاد سن کر ایک معمر بزرگ اسحاق اوریاما صاحب آگے آئے اور حضور انور کے دریافت کرنے پر بتایا کہ انہوں نے 1952ء میں مکرم مولانا محمد منور صاحب مرحوم کے ذریعہ بیعت کی تھی۔ حضور انور نے ان سے ان کے بچوں کے بارہ میں دریافت فرمایا تو انہوں نے بتایا کہ وہ سب اللہ کے فضل سے احمدی ہیں۔

حضور انور نے ان سے فرمایا کہ کیا کوئی اور بھی پرانے احمدیوں میں سے موجود ہے تو انہوں نے بتایا کہ ایک خاتون موجود ہیں۔ اس خاتون نے 1953ء میں بیعت کی تھی۔ اب کسوموں اور اس کے ارد گرد کے علاقہ میں نیانزا ریجن میں زیادہ تر نئے احمدی ہیں۔

تقریب آمین

اس کے بعد حضور انور نے سات بجے مسجد احمدیہ میں نماز مغرب و عشاء جمع کر کے پڑھائیں۔ نماز کے بعد دو بچیوں عزیزہ سائرہ لئیق بنت ڈاکٹر لئیق احمد انصاری صاحب و عزیزہ عطیۃ المنعم بنت محمد افضل ظفر صاحب مبلغ سلسلہ کسوموں ریجن کی تقریب آمین ہوئی۔ حضور انور نے ان دونوں بچیوں سے قرآن کریم سنا اور پھر دعا کروائی۔ دعا کے بعد حضور انور کچھ دیر کے لئے ازراہ شفقت محمد افضل صاحب مبلغ سلسلہ کسوموں کے گھر (جو مسجد کے احاطہ میں ہی تھا) تشریف لے گئے۔ اس کے بعد واپس ہوٹل تشریف لے آئے۔

استقبالیہ تقریب

اسی ہوٹل میں جماعت نے ایک Reception (عشائیہ) کا اہتمام کیا تھا۔ پروگرام کے مطابق رات آٹھ بجکر 20 منٹ پر حضور انور اس تقریب میں شرکت کے لئے تشریف لائے۔

حضور انور کی آمد سے قبل مہمان حضرات ہال میں تشریف لا چکے تھے۔ بعض مہمان حضور انور کے انتظار میں ہال کے دروازہ پر کھڑے تھے۔ جونہی حضور انور تشریف لائے تو انہوں نے اپنا تعارف کروانے کے ساتھ شرف مصافحہ حاصل کیا۔ ان لوگوں میں کسوموں شہر کی میئر، کسوموں ایسٹ کے ممبر پارلیمنٹ Hon.Mr.Gov Songo اور کسوموں ویسٹ کے ممبر آف پارلیمنٹ Hon.Reukenn O.Nyagudi اور سابق میئر کسوموں شکیل احمد شبیر صاحب اور دیگر گورنمنٹ افسران بھی شامل تھے۔

اس تقریب کا آغاز 8:30 بجے قرآن کریم کی تلاوت سے ہوا جو خواجہ مظفر احمد صاحب مبلغ سلسلہ زمبابوے نے کی۔ اس کے بعد صدر جماعت کسوموں نے استقبالیہ ایڈریس پیش کیا اور حضور انور کی کسوموں شہر میں تشریف آوری پر احباب جماعت کی طرف سے شکریہ ادا کیا۔ اس کے بعد حضور انور نے دعا کروائی۔

کھانے کے بعد مہمان حضرات باری باری حضور انور سے ملاقات کے لئے تشریف لاتے رہے۔ حضور انور ان سے ملاقات کے ساتھ ساتھ گفتگو بھی فرماتے رہے۔

ان لوگوں میں Dr. Angawa Francis ڈین آف فیکلٹی آف آرٹ اینڈ سوشل سروسز Masino University اور شعبہ ریلیجن اینڈ فلاسفی کی Sussy.G.Kingat صاحبہ، ڈاکٹر سوریش نہرا صاحب میڈیکل سپرینٹنڈنٹ نیانزا جنرل ہسپتال کسوموں، چیف قاضی کسوموں ریجن ابوبکر صاحب، میجر ڈیوڈ اوکاتھ صاحب انچارج سالویشن آرمی چرچ کسوموں، کاتھولک چرچ کسوموں کے بشپ اور Mr.Ali Boya ریجنل مینیجر ٹیلی کام نیانزا ریجن شامل تھے۔ اس کے علاوہ اس تقریب میں ریجنل پوسٹل مینیجر نیانزا ریجن، پراونشل ڈائریکٹر آف ایجوکیشن نیانزا، دیگر صوبائی و ضلعی انتظامیہ کے افسران، وکلاء، محکمہ صحت و تعلیم کے افسران، مقامی کونسلرز، چیفس اور مختلف مذہبی جماعتوں کے نمائندگان نے شرکت کی۔

رات نو بجکر پچاس منٹ پر یہ پروگرام اختتام کو پہنچا۔ جب حضور انور واپس جانے لگے تو اس وقت بھی مہمانوں کے پاس سے گزرتے ہوئے بعض احباب کو مصافحہ کا شرف بخشا اور بعض سے گفتگو فرمائی۔ اس کے بعد حضور انور اپنی رہائشگاہ پر تشریف لے گئے۔

☆☆☆☆☆

گلدستۂ درویشان کے

وہ پھول جو مرجھا گئے

حکیم بدرالدین عامل بھٹہ درویش قادیان

مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل ولد احمد دین صاحب بڈھا گورایا ضلع سیالکوٹ

آپ جدی طور سے ضلع سیالکوٹ کے رہنے والے تھے مگر آپ کے والد صاحب ضلع لائل پور کی تحصیل کمالیہ میں جابسے تھے آپ چار بھائی تھے۔ سب سے پہلے آپ کے بڑے بھائی محمد شریف صاحب کو تبلیغ احمدیت اور لٹریچر ملا اور انہوں نے بیعت کرلی اور ان کے ذریعہ سے مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل کو لٹریچر ملا اور بعد مطالعہ حق کھل جانے پر آپ نے بھی بیعت کرلی آپ کے بھائی بعد میں مخالفت سے گھبرا کر مرتد ہوگئے لیکن مولوی عبد الحق صاحب قائم رہے کچھ عرصہ والدین اور رشتہ داروں نے سمجھا کر احمدیت سے واپس لانے کی کوشش کی جب آپ کو اپنے ارادہ میں اٹل پایا تو پھر تشدد آمیز مخالفت پر اتر آئے۔ آپ کے خلاف فتویٰ حاصل کر کے آپ کا نکاح فسخ قرار دیدیا گیا اور بیوی چھین کر گھر سے نکال دیا گیا کچھ عرصہ ادھر ادھر پریشان رہ کر آپ نے سوچا کہ کیوں نہ میں قادیان ہی چلا جاؤں آپ قادیان آگئے۔ حسن اتفاق سے ان دنوں دیہاتی مبلغین کلاس کا داخلہ شروع تھا۔ اس وقت تیسری کلاس جاری تھی دو کلاسیں فارغ التحصیل ہو کر میدان عمل میں جاچکی تھیں۔ آپ بھی اس تیسری کلاس میں داخل ہوگئے۔ ایک سال کا کورس تھا اور اس کلاس نے ستمبر 1947ء میں اپنی تعلیم مکمل کرنا تھی لیکن 1947 کے شروع میں ہی فسادات بھڑک اٹھے تھے اور اس کلاس کا بہت سا وقت پہروں اور دیگر خدمت خلق کے کاموں میں صرف ہوتا رہا اور اگست میں ملک تقسیم ہو کر آزاد ہوگیا۔ آزادی اپنے ساتھ بہت سی تلخیاں لائی تھی۔ قادیان سے جماعت کی اکثریت کو ہجرت کرنا پڑی اور ۳۱۳ افراد کو مقامات مقدسہ کی آبادی اور خدمت کیلئے قادیان رکھنے کا فیصلہ ہوا ان ۳۱۳ افراد میں یہ دیہاتی مبلغین کلاس جس کی تعداد چالیس تھی شامل تھی۔ ۱۶ نومبر ۱۹۴۷ء کو جانے والوں کا آخری کنوائے رخصت ہوگیا اور ۳۱۳ افراد قادیان میں رہ پڑے یہ حالات ۱۹۴۸ء کے آخر تک بڑے صبر آزما تھے۔ اس عرصہ میں سوشل بائیکاٹ بھی ہوتے رہے اور دیگر کئی قسم کی مشکلات دامن گیر رہیں اور اس دیہاتی مبلغین کلاس کا بھی وقت زیادہ تر دیگر مصروفیات میں کٹتا رہا ۱۹۴۹ء میں ان کی پڑھائی باقاعدگی سے شروع ہوئی اور ۱۹۵۰ء کے شروع یعنی جنوری میں ہی اس کلاس کے مبلغین کو ہندوستان کی مختلف جماعتوں میں بھجوا دیا گیا۔ مولوی عبدالحق صاحب کو بہار یوپی۔ حیدر آباد دکن اور متعدد مقامات پر تبلیغ اور تعلیم و تربیت کی خدمات کا موقع ملا۔ جو آپ نے بڑی مستعدی اور خوش اسلوبی سے ادا کیا۔

۱۹۵۲ء میں درویشان کی شادیاں ہونا شروع ہوئی تھیں آپ کی شادی مین پوری یوپی میں مکرم قاضی ظہیر الدین صاحب کی بیٹی سے ہوئی۔ یہ شادی آپ کے لئے بڑی بابرکت ثابت ہوئی گو کہ آپ دیہاتی مبلغین کلاس پاس تھے جس کا کورس ایک سال کا تھا مگر اللہ تعالیٰ نے آپ کو ذہین دماغ اور اچھی صلاحیتیں ودیعت کی تھیں آپ نے اپنے مفوضہ فرائض کے ساتھ ساتھ مزید مطالعہ کر کے پنجاب یونیورسٹی سے مولوی فاضل کا امتحان پاس کرلیا تھا اور آپ کو صدر انجمن احمدیہ نے اپ گریڈ کر کے مرکزی مبلغین میں شامل کرلیا تھا ایک عرصہ تک تبلیغی میدان میں خدمات بجالانے کے بعد ریٹائرمنٹ سے کچھ عرصہ قبل آپ کو قادیان بلوالیا گیا تھا اور آپ مدرسہ احمدیہ میں بطور مدرس مقرر ہوئے ازاں بعد آپ کو نائب ہیڈ ماسٹر کے طور پر بھی کام کرنے کی سعادت حاصل ہوئی نیز اخبار بدر کے ایڈیٹر کے طور پر بھی مدرسہ کی خدمات کے ساتھ ساتھ آپ چند سالوں تک فائز رہے۔ اور آپ کو اخبار کی خدمت کرتے ہوئے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی طرف سے اظہار خوشنودی عطا ہوا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد بھی آپ خدمت سلسلہ میں مصروف رہے آپ کو مجلس انصار اللہ میں زعیم اعلیٰ کے طور پر بھی خدمت کا موقع ملا آپ نے اپنے عرصہ زعامت میں پنجاب میں خاص کر مضافات قادیان میں تبلیغ پر خاص توجہ دی اور اپنی نگرانی میں تبلیغی وفود بھجواتے رہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی مساعی کو پھل بھی عطا فرمائے۔

آپ کئی سالوں سے شوگر اور ہائی بلڈ پریشر کے مریض تھے مگر بیماری کی پرواہ کئے بغیر خدمات دینیہ میں مصروف رہے۔ لیکن طبیعت آہستہ آہستہ مائل بہ انحطاط تھی اس پر مستزاد یہ کہ آپ کی چھوٹی بچی جس کی شادی قادیان میں ہوئی تھی پہلے بچے کی ولادت کے موقعہ پر وفات پاگئیں اس صدمہ نے آپ کو اور بھی نڈھال کر دیا تھا۔ آپ کو جو عوارض لاحق تھے ان کا علاج تو مسلسل جاری تھا مگر کمزوری غالب آتی چلی گئی۔ اور اس حالت میں ہارٹ اٹیک بھی ہوا کئی سال قبل بھی یہ تکلیف ہوئی تھی مگر فوری علاج سے صحت بحال ہوگئی تھی۔ اب کہ پھر احمدیہ شفاخانہ میں داخل کرایا گیا ہر طرح چارہ جوئی میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی گئی مگر آپ کا وقت مقدر آن پہنچا تھا آپ نے احمدیہ شفاخانہ قادیان میں ۱۳ مئی ۱۹۹۲ء کو سفر آخرت اختیار کیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو چھ بیٹیاں اور دو لڑکے عطا فرمائے۔ ان میں سے سوائے ایک بیٹی کے باقی سب بچے شادی شدہ صاحب اولاد اور اپنے گھروں میں شاد و آباد اور خدمت دین میں مصروف ہیں۔ ایک بچی کی شادی قادیان سے باہر ہوئی تھی۔ باقی پانچوں بچیوں کی شادیاں مکرم مولوی صاحب نے درویشان کے بیٹوں سے ہی کردی تھیں دعا ہے اللہ تعالیٰ ان سب کو اپنی رضاء کی راہوں پر چلائے۔ اور ان سب کا مستقبل روشن اور تابناک بنائے آمین۔

مکرم ماسٹر محمد اسماعیل صاحب گجراتی ولد علم دین صاحب چک سکندر ضلع گجرات

آپ ان پڑھ تھے سرکاری پنشن بھی انگوٹھا لگا کر وصول کرتے تھے لیکن اپنے فن کے ماہر تھے دوسری عالم گیر جنگ کے دوران ملٹری میں بطور دھوبی بھرتی ہوئے تھے اور جنگ ختم ہونے پر فارغ ہو کر واپس اپنے گاؤں آگئے تھے جب قادیان میں خدمت کیلئے خدام کی ضرورت محسوس کی گئی تو اس وقت اس تحریک پر لبیک کہتے ہوئے چک سکندر ضلع گجرات سے چھ خدام آئے تھے جن میں سے ایک مکرم ماسٹر محمد اسماعیل صاحب تھے یہ چھ خدام ۳۱۳ درویشان میں شامل کر لئے گئے تھے بعد میں ۱۹۵۵ء میں جن افراد کو گھریلو مجبوریاں تھیں وہ اجازت لے کر پاکستان چلے گئے تھے مکرم محمد اسماعیل صاحب وفات تک عہد وفا کو پورا کرنے والوں میں سے ہیں۔ ابتدائی دو تین سالوں میں پہرہ کی ڈیوٹیوں میں خدمت کا موقع ملا بعد میں جب صدر انجمن احمدیہ نے تحریک کی کہ جو درویش اپنا کوئی کاروبار کر کے اپنا گزارہ چلا سکتے ہیں وہ فارغ ہو کر اپنے خرچ کا بوجھ صدر انجمن احمدیہ کے بجٹ سے ہلکا کردیں آپ بھی فارغ ہوگئے آپ کا تعلق خدام حلقہ ناصر آباد سے تھا پہلے قادیان میں لانڈری کھولی اور کئی سال تک کام کیا ان ایام میں درویشان کی شادیاں ہو رہی تھیں۔ اور یہ بھی مجرد قابل شادی تھے قادیان میں لانڈری کا کام اتنا نہیں تھا کہ اس میں سے شادی کے مصارف کی گنجائش نکل سکے شہر چھوٹا تھا اور لوگوں کی مالی حالت بھی تازہ تازہ ہجرت کی وجہ سے (جو غیر مسلم پاکستان سے مہاجر ہو کر آئے) کمزور تھی اسلئے ماسٹر صاحب اجازت لے کر پٹیالہ چلے گئے اور خدا تعالیٰ کے فضل سے آپ کا کام خوب چل پڑا قریب دس سال آپ پٹیالہ میں رہے ازاں بعد ہند و پاکستان جنگ 1971ء میں واپس قادیان آگئے اس وقت قادیان میں بھی کاروباری حالات اچھے ہو چکے تھے قادیان آکر پھر لانڈری اور ڈرائی کلینز کا کام چالو کرلیا۔ اور شادی کی بھی کوشش کی اور دفتر کی طرف سے آپکا رشتہ حیدر آباد دکن میں طے ہوگیا اور آپ اپنے دو دوستوں کے ساتھ جا کر شادی کر کے بیوی کو گھر لے آئے اور امن سکون سے زندگی گزارنے لگے۔

عمر 65 سال ہو جانے پر دیگر درویشان کی طرح انہیں بھی فیملی سکیل گزارہ دینا منظور ہوگیا۔ فوجی خدمت کی وجہ سے تھوڑی سی رقم بطور پنشن گورنمنٹ کی طرف سے ملتی تھی۔ انجمن کی طرف سے فیملی سکیل گزارہ ملا کر گھر کا خرچ چل جاتا تھا۔ صحت بھی کمزور ہو چکی تھی۔ اسلئے لانڈری کا کام چھوڑ دیا صرف کپڑے پریس کرنے کا کام کرتے تھے۔ دراصل وہ ہائی بلڈ پریشر کے مریض تھے غصہ پر قابو رکھنا مشکل ہوتا تھا۔ کمزوری کے سبب کمی خون کے بھی شکار ہوئے احمدیہ شفاخانہ سے علاج جاری رہا مگر روز بروز کمزوری بڑھتی چلی گئی۔ اور آخر مورخہ 21 جنوری 1993ء کو دل نے زندگی کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے ہاں کوئی اولاد پیدا نہیں ہوئی بیوہ یادگار تھیں وہ بھی چند سال ہوئے وفات پا چکی ہیں۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی اللہ تعالیٰ دونوں کو بلند درجات عطا فرمائے۔ آمین۔

مکرم شیخ محمد ابراہیم صاحب ولد نبی بخش صاحب قادیانی

آپ نہایت سادہ اور سلجھی ہوئی طبیعت کے مالک تھے سادگی آپ کے قول و فعل سے نمایاں تھی ان پڑھ تھے مگر مسلسل قادیان کی رہائش اور سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے خطبات سنتے رہنے کی وجہ سے دینی معلومات اچھی تھیں مکرم عبدالشکور صاحب کنزے جب قادیان اول مرتبہ آئے تھے تو ان ایام میں مکرم شیخ محمد ابراہیم صاحب لنگر خانہ میں آٹا گوندھنے کی ڈیوٹی پر ملازم تھے مکرم عبدالشکور صاحب کنزے کئی ماہ تک قادیان میں مقیم رہے اس موقع پر مکرم شیخ محمد ابراہیم صاحب کی ان سے دوستی بلکہ محبت ہوگئی۔ مکرم عبدالشکور کنزے صاحب کو پرانی ڈاک ٹکٹیں جمع کرنے کا شوق تھا اور یہ ان کا ذریعہ آمد بھی تھا مکرم شیخ محمد ابراہیم صاحب زمانہ درویشی میں بھی ڈاک ٹکٹیں جمع کر کے عبدالشکور صاحب کنزے کو بھجوایا کرتے تھے اور ان کی طرف سے آپ کو محبت بھرے خطوط آیا کرتے تھے۔

قادیان سے جماعت احمدیہ کی اکثریت کے ہجرت کر جانے کے موقعہ پر آپ لنگر خانہ کی ملازمت میں ہی تھے پہلے آٹا گوندھنے پر تھے بعد میں بطور نائب نانبائی کے طور پر خدمت بجالاتے رہے ریٹائر ہونے تک اسی خدمت پر رہے۔

آپ نے لمبا عرصہ تجرد میں گزارا عمر خاصی بڑی ہو جانے پر آپ کی شادی مکرم فتح محمد صاحب اسلم دیہاتی مبلغ کی بیٹی سے ہوئی۔ اس میں سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو دو بچے ایک لڑکا ایک لڑکی عطا فرمائی۔ لڑکا یہاں قادیان میں ہے اور لڑکی کی شادی ربوہ میں ہوئی۔ دونوں صاحب اولاد اور اپنے گھروں میں خوش و خرم ہیں بیٹا نصیر احمد یحییٰ قادیان میں معماری کے کام کا ماہر ہے اور نئے بننے والے مکانات کا کام ٹھیکہ پر لیکر کرتا ہے۔

صد سالہ جوبلی 1989ء کے جلسہ سالانہ پر لنگر خانہ میں روٹی نکالنے والے دو افراد یک دم بیمار ہوگئے اور اس طرح کھانے کی تیاری کے کام میں رکاوٹ پیدا ہوگئی میں نائب افسر جلسہ سالانہ تھا مجھے افسر صاحب جلسہ سالانہ حضرت صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت ہوئی کہ اس مشکل کا جلد کوئی حل نکالا جائے۔ مکرم شیخ محمد ابراہیم صاحب کئی سالوں سے ریٹائر ہو چکے ہوئے تھے میں آپ کے پاس گیا اور صورت حال بتائی۔

مکرم شیخ صاحب اسی وقت میرے ساتھ چل پڑے کہ بھلا یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے لنگر خانہ کے نظام میں رکاوٹ پڑے جب تک میں زندہ ہوں ایسا نہیں ہونے دوں گا۔ اور لنگر خانہ میں آکر کام سنبھال لیا۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں رپورٹ گئی تو بڑی ہی خوشی کا اظہار فرمایا۔

گیس والے تنوروں پر کام کرتے کرتے آپ کو دمہ کا عارضہ لاحق ہو چکا تھا آخر عمر میں کمزور بھی بہت ہو چکے تھے دمہ کا گاہ بگاہ دورہ پڑتا رہتا تھا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ ہائی بلڈ پریشر بھی تھا مورخہ ۲ر جنوری ۱۹۹۴ء کو دمہ کا جو دورہ پڑا تو وہ جان لے کر ہی سکون پذیر ہوا انا للہ وانا الیہ راجعون آپ موصی تھے اگلے روز بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی ایک بیوہ اور دو بچے آپ کی یادگار تھے بیوہ بھی چند سال ہوئے وفات پا چکی ہیں۔ اور بیٹی کی شادی ربوہ میں ہوئی تھی اس کا خاوند وفات پا چکا ہے۔ مگر اس کے بچے اب سیانے ہو چکے ہیں اور انہوں نے کاروبار سنبھال لیا ہوا ہے دعا ہے اللہ تعالیٰ انہیں اپنے باپ کی نیکیاں قائم رکھنے کی توفیق دے اور اپنی رضا کی راہوں پر چلائے آمین۔

مضامین رپورٹیں اور اعلانات وغیرہ کے لئے ایڈیٹر بدر اور مالی امور سے متعلق خط و کتابت مینیجر بدر کے نام کیا کریں

وصایا:::وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اطلاع کریں (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

وصیت نمبر 15622 میں مظہر سلطانہ زوجہ طاہر احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 29 سال پیدائشی احمدی، ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19.1.05 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ایک عدد لچھہ طلائی 6 گرام مالیتی -/3480 (22 کیرٹ) ایک عدد انگوٹھی 3 گرام طلائی -/1740 (22 کیرٹ) ایک جوڑی بالی 3.270 گرام طلائی -/2100 میزان -/7320.00 حق مہر -/8000 روپے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد دلاور خان　　الامۃ مظہر سلطانہ　　گواہ شد صغیر احمد طاہر

وصیت نمبر 15623 میں طاہر احمد خادم مسجد اقصیٰ ولد محمود احمد خادم مسجد مبارک قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 33 سال پیدائشی احمدی، ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 19.1.05 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/2990 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد دلاور خان　　العبد طاہر احمد خادم مسجد اقصیٰ　　گواہ شد مظفر احمد اقبال

وصیت نمبر 15624 میں نسیم اختر زوجہ قاری نواب احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 39 سال پیدائشی احمدی، ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6.11.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ہار طلائی و کانٹے وایک انگوٹھی (کانٹے ایک جوڑی) 23 کیرٹ وزن 23 گرام۔ کانٹے طلائی ایک جوڑی 23 کیرٹ وزن 8 گرام۔ (کل وزن 31.000G) اندازاً قیمت 18850 حق مہر بذمہ خاوند 3100 روپے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد جاوید اقبال چیمہ　　الامۃ نسیم اختر　　گواہ شد قاری نواب احمد

وصیت نمبر 15625 میں بی رئیسہ زوجہ اے پی احمد شافی قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 26 سال پیدائشی احمدی، ساکن کالیکٹ ڈاکخانہ کومری ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21/1/05 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ میری غیر منقولہ جائیداد کوئی نہیں ہے۔ منقولہ جائیداد زیورات طلائی کل 336 گرام ہیں جسمیں 40 گرام کا حق مہر کا ہار بھی شامل ہے۔ جسکی تفصیل اور اندازاً موجودہ قیمت درج کی جارہی ہے۔ ہار چار عدد کل 164 گرام قیمت -/93808 حق مہر کا ہار جو کہ خاوند سے وصول ہو چکا ہے 40 گرام قیمت -/22880 چوڑیاں 15 عدد کل 120 گرام قیمت -/68640 انگوٹھیاں دو عدد کل 8 گرام قیمت -/4576 بالیاں ایک جوڑی 4 گرام قیمت -/2288 میرے خاوند کی ماہانہ آمد از ملازمت -/17000 ہے۔ میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد احمد شافی　　الامۃ بی رئیسہ　　گواہ شد محمد باسم پی ایم

وصیت نمبر 15626 میں عبد الوہاب ولد پی ایم محمد کنجو قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 29 سال تاریخ بیعت اکتوبر 2000 ساکن منجالور ڈاکخانہ پٹھانا پورم ضلع کولم صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 9.10.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری ذاتی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ والد صاحب بقید حیات ہیں جو کہ غیر احمدی ہیں اور انکی جائیداد ہے۔ اس میں سے اگر کوئی جائیداد مجھے ملے گی تو اس کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اس وقت میرا چھوٹا سا کاروبار ہے میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ -/2500 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے

گواہ شد پی عبد الناصر　　العبد ایم عبد الوہاب　　گواہ شد ایم عبد العزیز

وصیت نمبر 15627 میں غلام طیب احمد خان ولد غلام نثار احمد خان قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی، ساکن حیدراباد (حال ممبئی) ڈاکخانہ حیدراباد ضلع حیدراباد صوبہ آندھرا بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21.11.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری ذاتی منقولہ وغیر منقولہ کوئی جائیداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/10.000 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت 1.11.04 سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد احمد عبد الحکیم　　العبد غلام طیب احمد خان　　گواہ شد محمد انور احمد

وصیت نمبر 15628 میں بشریٰ بیگم بیوہ میر ذوالفقار احمد قوم احمدی مسلمان پیشہ وظیفہ یاب عمر ۶۵ سال پیدائشی احمدی، ساکن عثمان اباد ڈاکخانہ عثمان اباد ضلع عثمان اباد صوبہ مہاراشٹر بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.11.04 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ چوڑیاں طلائی چار عدد 35G -/18500 گلے کی چین طلائی ایک عدد 10g -/6000 انگوٹھیاں طلائی دو عدد 10g -/6000 کان کے پھول طلائی ایک عدد 3g -/1800 مبلغ -/10000 پوسٹ میں جمع ہیں غیر منقولہ جائداد 40x65 پر واقع ایک مکان جس کے چار کمرے ہیں قیمت اندازاً -/150000 میزان -/192300 میرا گذارہ آمد از پنشن ماہانہ -/4500 ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ڈاکٹر بشارت احمد　　الامۃ بشریٰ بیگم　　گواہ شد صبیحہ بیگم

وصیت نمبر 15629 میں ناصر احمد زاہد ولد مقصود احمد مرحوم قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر ۳۲ سال پیدائشی احمدی، ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7.1.05 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ غیر منقولہ جائداد میں قطعہ زمین ایک گونٹھ بھدرک شہر میں ہے جسکی قیمت فی الحال اندازاً -/35000 ہے نیز قادیان ننگل میں تقریباً ساڑھے چار مرلہ زمین ہے جسکی موجودہ قیمت -/60000 ہے اسکے 1/10 حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت کرتا ہوں۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت ماہانہ -/3387 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد میر عبد الحفیظ　　العبد ناصر احمد زاہد　　گواہ شد علی خان

وصیت نمبر 15630 میں رابعہ پروین زوجہ محمد نسیم خان قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عارضی عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی، ساکن قادیان ڈاکخانہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 1.2.05 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیور طلائی 22 کیرٹ ہے کڑا ایک عدد 13.050g پیڈل یکعدد 11.000g کانٹے ایک جوڑی 4.900g رنگ دو جوڑی 9.780g چین ایک عدد 10.680g کل وزن 49.410g آج سے چار سال پہلے بیٹی نائلہ نسیم کے لئے چھ مرلہ قطعہ زمین خرید کیا تھا جو کہ خاکسارہ کے نام ہے۔ یہ رقم اس وقت خاکسارہ کو والدین کی طرف سے ملی تھی۔ حق مہر کی رقم -/11000 تھی جو خاکسارہ نے اپنے شوہر سے وصول کی ہے اور اسکا زیور بنوایا تھا جو تفصیل بالا میں درج ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گذارہ آمد از ملازمت سکول وقف نو ماہانہ -/1367 ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے

گواہ شد محمد نسیم خان　　الامۃ رابعہ نسرین　　گواہ شد رحمت اللہ ملک

وصیت نمبر 15631 میں رضوانہ عفت ایم بنت ٹی ایم محمد قوم احمدی مسلمان پیشہ طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی، ساکن چیلہ کرا ڈاکخانہ وینگا نیلور ضلع تریسور صوبہ کیرلہ بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 7.2.05 حسب ذیل وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ ایک عدد گلے کی چین 4g کان کے پھول ایک جوڑی 4g زیورات 22 کیرٹ ہیں میرا گذارہ آمد از خورونوش ماہانہ -/300 ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ٹی ایم محمد　　الامۃ رضوانہ عفت ایم　　گواہ شد ایم کے عبد الکریم

وصیت نمبر 15632 میں ایم بشیر احمد ولد ایم عبد الرحمٰن قوم احمدی مسلمان پیشہ تجارت عمر 48 سال پیدائشی احمدی، ساکن سورب ڈاکخانہ سورب ضلع شموگہ صوبہ کرناٹک بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 27.12.04 حسب ذیل وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے۔ جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

1. A No. 672 Land 12x100 feet (Home at 12x50) price 1,50,000/-
2. A.No old 667/A New Land 21x63 feet (Shed at 15x17) 1,00,000/-
3. A No, 192 (Khate No 375, C377, 192/C, Land 35x85 feet (M.T.Site) 2,50,000/- Total 5,00,000/-

میرا گذارہ آمد از تجارت ماہانہ -/14000 ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام (1/16) اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ شد ایم عبد الرحمٰن　　العبد ایم بشیر احمد　　گواہ شد میر مطہر الحق

سالانہ صوبائی اجتماع مجلس انصار اللہ کشمیر

سالانہ صوبائی اجتماع مجلس انصار اللہ کشمیر مورخہ 16-17 جولائی کو بمقام چک ڈسند منعقد ہو رہا ہے وادی کے اراکین مجلس زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس اجتماع میں شریک ہوں۔ زعماء کرام صدر صاحبان و مبلغین معلمین حضرات سے درخواست ہے کہ انصار کو اجتماع میں شمولیت کیلئے تحریک کریں۔ اللہ تعالیٰ اس اجتماع کو ہر جہت سے کامیاب و بابرکت بنائے

(صدر مجلس انصار اللہ بھارت)

منظوری افسر جلسہ سالانہ

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت مکرم ڈاکٹر محمد عارف ناظر بیت المال خرچ کو جلسہ سالانہ 2005 کیلئے افسر جلسہ سالانہ کی منظوری مرحمت فرمادی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز مکرم ڈاکٹر محمد عارف صاحب کیلئے بہت مبارک کرے۔ اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے منشاء مبارک کے تحت احسن رنگ میں مفوضہ امور کی سرانجام دہی کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ احباب جماعت جلسہ سالانہ کے تعلق سے درج ذیل فون نمبرز کے ذریعہ مکرم موصوف سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ آفس جلسہ سالانہ 01872-221641 گھر 01872-220369 موبائل 9872008728

(مرزا وسیم احمد۔ ناظر اعلیٰ قادیان)

الیکٹرک ڈپلومہ انجینئر کی ضرورت ہے

نظارت تعمیرات صدر انجمن احمدیہ قادیان میں ایک الیکٹرک ڈپلومہ انجینئر و B گریڈ الیکٹریشن کی ضرورت ہے ہر دو آسامی عارضی بالمقطع ہوں گی الیکٹرک ڈپلومہ انجینئر کو مبلغ -/3500 روپے بالمقطع ماہوار اور B گریڈ الیکٹریشن کو مبلغ -/2500 روپے بالمقطع ماہوار مشاہرہ دیا جائے گا۔

خواہشمند افراد اپنی درخواست مکرم صوبائی امیر صاحب رصدر صاحب جماعت کی معرفت نظارت تعمیرات میں مورخہ 31.7.05 تک درج ذیل ایڈریس پر بھجوا دیں۔ رہائش کا انتظام خود کرنا ہوگا۔

درخواستیں اس پتہ پر روانہ کریں۔ (ایڈیشنل ناظر تعمیرات صدر انجمن احمدیہ قادیان)

Additional Nazarat Tamirat
Sadr Anjuman Ahmadiyya Qadian-143516, Distt. Gurdaspur (Punjab)

اعلانات نکاح و تقریب شادی

☆ ...... عزیزم ماجد احمد ابن مکرم عقیل احمد خان کا نکاح عزیزہ خوش نصیب بنت مکرم رشید احمد خان ساکن اودے پور کٹیا کے ساتھ مورخہ 21.3.05 کو مسجد احمدیہ اودے پور کٹیا میں مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر پڑھا۔

☆ ...... عزیزم رحیم احمد خان ولد مکرم شریف احمد صاحب مرحوم ساکن اودے پور کٹیا کا نکاح عزیزہ عائشہ بیگم بنت مکرم صبیح الدین صاحب آف شاہجہانپور کے ساتھ مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر مسجد احمدیہ شاہجہانپور میں مورخہ 10.4.05 کو خاکسار نے پڑھا اسی دن رخصتی عمل میں آئی۔

☆ ...... عزیزم آفتاب احمد خان معلم ابن مکرم صغیر احمد خان مرحوم کا نکاح عزیزہ اچھی بی بنت مکرم اسلم احمد صاحب ساکن اودے پور کٹیا کے ساتھ مبلغ پچیس ہزار روپے حق مہر پر احمدیہ مسجد اودے پور کٹیا میں مورخہ 2.5.05 کو پڑھا۔

☆ ...... عزیزم شیر علی ولد مکرم اکبر علی صاحب مرحوم ساکن امروہہ کا نکاح عزیزہ روبی بانو بنت مکرم جمیل احمد خان آف بیدا کے ساتھ مبلغ بیس ہزار روپے حق مہر پر مورخہ 14.5.05 بیدا میں نکاح پڑھا اسی دن رخصتی عمل میں آئی۔ اللہ تعالیٰ ان رشتوں کو ہر جہت سے باعث خیر و برکت بنائے۔ (محمد سعادت اللہ خادم سلسلہ شاہجہانپور)

اعلان نکاح

عزیزہ ماہینہ پروین بنت مکرم محمد اشرف خان صاحب نو نامئی کا نکاح 25 ہزار روپے حق مہر پر مکرم طارق احمد خان ولد مکرم منظور احمد خان صاحب آف اندورہ کے ساتھ پڑھا گیا اور رخصتی بھی عمل میں آئی احباب جماعت کی خدمت میں اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (حبیب احمد خادم انسپکٹر بیت المال آمد)

ضروری اعلان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ کے دورہ ہندوستان ۱۹۹۱ء کے موقعہ کی تصاویر برائے ''سوونیئر خلافت جوبلی'' دفتر کو درکار ہیں۔ جن احباب کے پاس حضور انور کے سفر دہلی، قادیان وغیرہ کی تصاویر ہوں براہ مہربانی دفتر اصلاح و ارشاد میں بھجوا دیں تا ان سے استفادہ کیا جاسکے۔ امید ہے احباب جماعت ضرور تعاون فرمائیں گے۔

قبل ازیں بذریعہ سرکلر مساجد، مشن ہاؤسز، سکولز وغیرہ کی تصاویر بھجوانے کے لئے بھی لکھا جاچکا ہے۔ اس تعلق سے بھی کارروائی کی درخواست ہے۔ (ناظر اصلاح و ارشاد قادیان)

ریلوے ریزرویشن برموقع جلسہ سالانہ قادیان 2005ء

جیسا کہ احباب کو علم ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان 26-27-28 دسمبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ جو احباب اس بابرکت جلسہ سالانہ قادیان میں شمولیت کا ارادہ رکھتے ہیں ان کی سہولت کیلئے نظامت ریزرویشن کیٹرف سے حسب سابق امسال بھی واپسی ریزرویشن کا انتظام کیا گیا ہے جو احباب اس سہولت سے استفادہ کرنا چاہتے ہوں وہ اپنی درخواستیں مندرجہ ذیل کوائف کے ساتھ دفتر جلسہ سالانہ میں 30 نومبر 2005 تک ارسال کردیں اور ساتھ ہی مکرم محاسب صاحب صدر انجمن احمدیہ قادیان کے نام مع تفصیل رقم بھجوا دیں۔ یاد رہے کہ اس وقت ریلوے ریزرویشن 60 دن پہلے کرانے کی سہولت موجود ہے۔

From .... to .... Date ....
Class .... Seat/ Berth ....
Train No .... Train Name ....
Male/Femail .... Age ....

اللہ تعالیٰ سب کا حافظ و ناصر ہو اور یہ مبارک سفر ہر لحاظ سے آپ کے لئے خیر و برکت کا موجب ہو۔ آمین۔

اکثر اسٹیشنوں پر بذریعہ کمپیوٹر واپسی ریزرویشن کی سہولت موجود ہے احباب اس سہولت سے ضرور استفادہ کریں۔ (افسر جلسہ سالانہ قادیان)

...... ولادت ......

✦ اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے بیٹے عزیزم ایم مقصود احمد ساکن سورب کو مورخہ 31 مئی 2005 کو پہلا بیٹا عطا ہوا ہے الحمد للہ علی ذالک۔ نومولود کا نام مسرور احمد ریحان رکھا گیا ہے جو محترم مرحوم ایم محمد عثمان صاحب آف سورب کا پڑپوتا ہے بچے کی صحت و سلامتی درازی عمر اور نیک صالح خادم دین بننے کیلئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ (ایم نثار احمد کرناٹک)

✦ خاکسار کے ہاں مورخہ 7.5.05 کو بیٹا ہوا ہے سیدنا حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نومولود کا نام 'عطاء الکریم' تجویز فرمایا ہے۔ نومولود کا نام وقف نو کی بابرکت تحریک میں شامل ہے۔ نومولود مکرم عبد الطیف ساکن درہ لیاں کا پوتا اور مکرم محمد صدیق صاحب آف شینڈرہ پونچھ کا نواسہ ہے۔ تمام احباب کرام سے نومولود کے نیک صالح خادم دین عالم باعمل ہونے کی عاجزانہ درخواست ہے۔ اعانت بدر ۱۰۰ روپے (عبد القدوس کارکن وقف جدید قادیان)

درخواست دعا

میرے بھائی ڈاکٹر سید فاروق احمد صاحب ابن محترم سید محی الدین احمد صاحب وکیل مرحوم آف رانچی جھارکھنڈ مع اہل و عیال لندن یوکے میں رہائش پذیر ہیں ان کی اور ان کے عزیز و اقارب اور لواحقین کی صحت و سلامتی دینی و دنیاوی ترقیات اور سلسلہ احمدیہ کے لئے مفید وجود بننے نیک مقاصد میں کامیابی کیلئے اور ان کے والدین اور اماں جان محترمہ صالحہ بیگم اور ان کے خسر مکرم محمد ایوب صاحب مجسٹریٹ ڈی ایم اور ساس اصغری بیگم صاحبہ مرحومین بھاگلپور بہار کی بلندی درجات کیلئے تمام احباب سے درخواست دعا ہے۔ (محمد حبیب اللہ سری لوہرڈاگا جھارکھنڈ)

گمشدہ رسید بک

جملہ اراکین مجلس خدام الاحمدیہ و اطفال الاحمدیہ بھارت و احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ دفتر خدام الاحمدیہ بھارت کی طرف سے اجراء کردہ 6 عدد رسید بکیں گم ہو گئی ہیں جنکے نمبر درج ذیل ہیں 2434,2435,2436,2437,2438,2439 لہذا ان رسید بکوں پر کسی قسم کی ادائیگی نہ کی جائے۔ اگر کسی دوست کو اس کے متعلق کوئی معلومات ملیں تو دفتر خدام الاحمدیہ کو فی الفور اطلاع دیں (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بھارت)

مقابلہ مقالہ نویسی مجلس انصار اللہ بھارت

اراکین انصار اللہ بھارت میں مضمون نویسی کا شوق پیدا کرنے کیلئے انعامی مقالہ نویسی کا سلسلہ شروع کیا گیا ہے۔ امسال انعامی مقالہ کا عنوان ''نظام وصیت اور ہماری ذمہ داریاں'' تجویز کیا گیا ہے مقالہ کم از کم پانچ ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہئے۔ انعام اول 1000 روپے انعام دوم 700 روپے اور انعام سوم 500 روپے ہے۔ مقالہ دفتر انصار اللہ بھارت میں پہنچنے کی آخری تاریخ 31 اگست ہے۔ ناظمین حضرات و زعماء کرام سے درخواست ہے کہ وہ اراکین کو اس مقابلہ میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائیں۔ (قائد تعلیم)

دعاؤں کے طالب
محمود احمد بانی
منصور احمد بانی کلکتہ ...... اسد محمود بانی کلکتہ

BANI®
موٹر گاڑیوں کے پرزہ جات

Our Founder:
Late Mian Muhammad Yusuf Bani
(1908-1968)
AUTOMOTIVE RUBBER CO.
BANI AUTOMOTIVES BANI DISTRIBUTORS
5, Sooterkin Street, Calcutta-700072

Ph. Showroom. 237-2185, 236-9893 Ware House: 343-4006, 343-4137, Resi : 236-2096, 236-4696, 237-8749 Fax No: 91-33-236-9893

EDITOR
MUNEER AHMAD KHADIM
Tel Fax : (0091) 01872-220757
Tel Fax : (0091) 01872-221702
Tel : (0091) 01872-220814

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPER FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
Weekly BADR Qadian
Qadian-143516 Dt. Gurdaspur (Pb.) INDIA
Vol - 54 Tuesday 12 July 2005 Issue No 28

SUBSCRIPTION
ANNUAL : Rs/- 250
By Air : 20 Pound or 40 U.S $
: 30 euro
By Sea : 10 Pound or 20 U.S

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی یوگنڈا (مشرقی افریقہ) میں مصروفیات کی مختصر جھلکیاں

قسط 4

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا یوگنڈا میں ورود مسعود، ایئر پورٹ پر منسٹر آف سٹیٹ نے Welcome کیا۔ ہزاروں افراد کی طرف سے پُر جوش والہانہ استقبال

ہم امن پر یقین رکھتے ہیں اور امن کا ہی پیغام دیتے ہیں۔ (یوگنڈا میں ایئر پورٹ پر پریس کانفرنس)

والدین اس بات کا خیال رکھیں کہ ان کے بچے دینی اور دنیاوی تعلیم حاصل کریں۔ محنت کریں اور خدا سے لَو لگائیں۔
احمدیوں کا یہ فرض ہے کہ وہ کردار کے اچھے ہوں اور ہر قسم کی بدیوں سے دور بھاگنے والے ہوں
بنی نوع انسان کی خدمت کرنا ہمارا ماٹو ہے۔ ہم ہمیشہ ہر جگہ انسانیت کی اور خدا کی مخلوق کی خدمت کے لئے تیار ہیں

ایئر پورٹ پر پریس کانفرنس، کمپالا میں استقبالیہ تقریب سے خطاب، حکومتی نمائندوں کی ملاقات، Mibikko میں احمدیہ سکول کا معائنہ اور حاضرین سے خطاب
Kasambira میں استقبالیہ تقریب میں خطاب، خطبہ جمعہ اور جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ یوگنڈا سے افتتاحی و اختتامی خطابات
BUSIA میں مسجد کا افتتاح، MBALE میں احمدیہ ہسپتال کا معائنہ میٹرنٹی وارڈ کا سنگ بنیاد اور استقبالیہ تقریب سے خطاب۔

رپورٹ: عبد الماجد طاہر۔ ایڈیشنل وکیل التبشیر۔ لندن

17 مئی بروز منگل 2005

نماز فجر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد سلام (دار السلام) میں پڑھائی۔

پروگرام کے مطابق آج تنزانیہ سے یوگنڈا کیلئے روانگی تھی صبح آٹھ بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ ہوٹل MOVIN PICK سے انٹرنیشنل ایئر پورٹ دار السلام کے لئے روانہ ہوئے۔ سوا آٹھ بجے حضور انور ایئر پورٹ پر پہنچے۔ حضور انور کی ایئر پورٹ پر آمد سے قبل سامان کی بکنگ اور امیگریشن کا کاروائی مکمل کی جا چکی تھی۔ ایئر پورٹ پر صبح سے ہی حضور انور کو الوداع کہنے کے لئے احباب جماعت جمع ہونا شروع ہو گئے تھے۔ جب حضور انور ایئر پورٹ پر پہنچے تو احباب جماعت نے والہانہ انداز میں نعرے لگائے۔ حضور انور احباب جماعت کے پاس تشریف لے گئے اور اپنا ہاتھ بلند کر کے ان کے نعروں کا جواب دیا۔ اسکے بعد حضور انور نے دعا کروائی اور VIP لاؤنج میں تشریف لے آئے۔ ایئر پورٹ پر لاؤنج میں انتظار کے دوران وزیر ٹرانسپورٹ اور کمیونیکیشن سے بھی ملاقات ہوئی جو اپنی فیملی کے ساتھ اسی فلائٹ پر یوگنڈا آرہے تھے۔ حضور انور کی ان کے ساتھ عمومی ڈسکشنز اور جماعت کے بارہ میں باتیں ہوتی رہیں۔

تنزانیہ میں قیام کے دوران تمام سفروں میں پولیس کی گاڑیوں نے حضور انور کے قافلہ کو ESCORT کیا اور بڑی مستعدی کے ساتھ اپنی ڈیوٹی سرانجام دی۔ یوگنڈا اترنے پر جہاز کے پائلٹ نے اعلان کیا کہ وزیر موصوف آرہے ہیں اس لئے ان کو پہلے اترنے دیا جائے۔ لیکن وزیر موصوف حضور انور کے پاس آکر کھڑے ہو گئے اور حضور انور سے کہنے لگے کہ پہلے آپ اتریں گے تو میں اتروں گا۔

مخصوص یونیفام میں ملبوس سیکورٹی ٹیم کے چاق و چوبند خدام کی گاڑی بھی تمام سفروں میں مسلسل قافلہ کے ساتھ رہی۔ تنزانیہ میں قیام کے دوران حضور انور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی گاڑی ڈرائیو کرنے کی سعادت مکرم ابو بکر صاحب کو عطا ہوئی۔

تنزانیہ ایئر ویز کی پرواز TC7906 اپنے وقت کے مطابق نو بجکر دس منٹ پر براستہ KILIMANJORO کلمنجارو، کمپالہ یوگنڈا کے روانہ ہوئی۔

اور کلمنجارو میں نصف گھنٹہ کے STAY کے بعد یوگنڈا کے مقامی وقت کے مطابق ساڑھے گیارہ بجے انٹرنیشنل ENTEBBE ایئر پورٹ پر اتری۔

جہاز کی سیڑھیوں پر مکرم یاسین ربانی صاحب امیر جماعت و مبلغ انچارج یوگنڈا نے چند جماعتی عہدیداران کے ساتھ حضور انور کا استقبال کیا۔ مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ یوگنڈا نے اپنے وفد کے ساتھ حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کو خوش آمدید کہا۔

اس کے بعد حضور انور VIP لاؤنج میں تشریف لائے۔ جہاں حکومت یوگنڈا کی طرف سے منسٹر آف سٹیٹ فار فارن افیئرز نے حضور انور کو خوش آمدید کہا اور حضور انور کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ حضور انور نے منسٹر کو بتایا کہ میں 12 سال بعد یوگنڈا آیا ہوں۔ اس پر منسٹر نے کہا کہ اب آپ اس ملک میں تبدیلی دیکھیں گے۔ منسٹر کے دریافت کرنے پر حضور انور نے لندن میں اپنے قیام اور مسجد بیت الفتوح کی تعمیر کے بارہ میں بتایا۔ انڈونیشیا میں آنے والے زلزلہ اور ہیومینیٹی فرسٹ کی طرف سے کی جانے والی خدمت کا بھی ذکر ہوا۔

پریس کانفرنس

VIP لاؤنج میں پریس کانفرنس ہوئی جس میں حضور انور نے TV، ریڈیو اور اخبارات کے نمائندگان کے سوالات کے جوابات دیئے۔ اس سوال کے جواب میں کہ یوگنڈا کیلئے آپ کا کیا پیغام ہے۔ حضور انور نے فرمایا اہل یوگنڈا کیلئے میرا یہ پیغام ہے کہ

LOVE, LOVE AND LOVE
PEACE, PEACE AND PEACE

حضور انور نے فرمایا

LOVE FOR ALL HATRED FOR NONE ہمارا سلوگن ہے۔ حضور انور نے فرمایا 178 ممالک میں جماعت احمدیہ قائم ہے۔ ہر جگہ ہمارا یہی پیغام ہے کہ LOVE WITH EACH OTHER۔ فرمایا زندگی بہت مختصر ہے زیادہ سے زیادہ سو سال تک ہو سکتی ہے اس لئے یہی پیغام ہے کہ اپنی زندگی میں ایک دوسرے سے محبت کریں۔

اس سوال کے جواب میں کہ یوگنڈا میں آپ کا مشن کیا ہے؟ حضور انور نے فرمایا کہ یہاں یوگنڈا میں بڑی تعداد میں احمدی ہیں، ان سے ملنا چاہتا ہوں۔ یہاں ہمارے بعض پراجیکٹ ہیں ان کا جائزہ لینا ہے کہ کس طرح چل رہے ہیں ان میں مزید کیا بہتری لائی جا سکتی ہے۔ یہاں کے مسائل کا جائزہ لینا ہے کہ ہم ملک کی بھلائی اور یہاں کے لوگوں کی بھلائی کی لئے کیا کر سکتے ہیں۔

اس سوال کے جواب میں کہ آپ کی Basic Teachings کیا ہیں؟ حضور انور نے فرمایا کہ ہمارا ایک خدا پر ایمان ہے۔ خاتم الانبیاء حضرت محمد ﷺ پر ایمان ہے۔ قرآن کریم پر ایمان ہے۔ ہمارا یہ عقیدہ ہے کہ آنحضرت ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق جس امام مہدی نے چودھویں صدی میں آنا تھا وہ آچکا ہے۔ اُس کی آمد کے ساتھ جو نشان تھا وہ پورا ہو چکا ہے۔ ہم اُمن پر یقین رکھتے ہیں اور اُمن کا ہی پیغام دیتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی تعلیم کے مطابق ایک دوسرے کے ساتھ محبت و پیار سے رہیں اور اُمن کے ساتھ اور محبت کے ساتھ اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں۔

ایک سوال کے جواب میں اپنی Private Life کے بارہ میں حضور انور نے فرمایا کہ کسی کی Private Life میں دخل نہیں دینا چاہیے۔ پھر حضور انور نے فرمایا کہ میں شادی شدہ ہوں۔ میری اہلیہ ہیں اور دو بچے ہیں اور نواسہ اور نواسی بھی ہیں۔

اس سوال کے جواب میں کہ حضرت مسیح علیہ السلام سے آپ کا کیا تعلق ہے یا کیا سمجھتے ہیں؟
حضور انور نے فرمایا کہ وہ خدا کے ایک نبی تھے انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی تعلیم کو آگے پھیلایا۔

کشمیر کے تعلق میں ایک سوال کے جواب میں حضور انور نے فرمایا کہ یہ کشمیریوں کا حق ہے کہ وہ اپنے مستقبل کے بارہ میں فیصلہ کریں۔

جہاد کے تعلق میں حضور انور نے فرمایا کہ اگر کوئی شخص حکومت کے بغیر تلوار اٹھاتا ہے تو یہ جہاد نہیں ہے۔ تلوار کے جہاد کا وقت اب گزر چکا ہے۔ اب جہاد یہ ہے کہ خدا تعالیٰ کا پیغام پہنچائیں۔ تبلیغ کریں۔ محبت، امن پھیلائیں اور لوگوں کو بتائیں کہ کس طرح آپ اسلامی تعلیمات پر عمل کر کے نیک بن سکتے ہیں۔ حضور انور نے فرمایا کہ دہشت گردی اور بم باندھ کر خود کشی اور معصوم لوگوں کا مارنا اس کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ سراسر اسلامی تعلیم کے خلاف ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ جہاد کے وقت آنحضرت ﷺ نے اپنے صحابہ کو حکم دیا تھا کہ لڑائی کے دوران بوڑھوں کو نہیں مارنا، عورتوں اور بچوں کو نہیں مارنا، معصوم لوگوں کی جان نہیں لینی اور کسی سے زیادتی نہیں کرنی۔

ایئر پورٹ پر والہانہ استقبال

پریس کانفرنس کے بعد حضور انور VIP لاؤنج سے باہر تشریف لائے تو فضا نعرہ ہائے تکبیر سے گونج اٹھی۔ یوگنڈا کی مختلف جماعتوں سے آئے ہوئے تین ہزار سے زائد احباب مرد و خواتین، بچوں بوڑھوں نے اپنے پیارے آقا کا بڑے والہانہ انداز میں پُر جوش استقبال کیا۔ ان لوگوں کی خوشی قابل دید تھی۔ ان لوگوں نے پہلی بار اپنے سامنے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کو دیکھا تھا۔ ہر کوئی خوشی سے پھولا نہ سماتا تھا۔ ہر طرف سے مسلسل نعرے بلند ہو رہے تھے۔ اھلاً و سھلاً و مرحبا کی آوازیں بھی ہر طرف سے آرہی تھیں۔ ہر ایک کے ہاتھ میں استقبالیہ اور خیر مقدمی الفاظ پر مشتمل جھنڈے تھے جن کو وہ مسلسل نعروں کے ساتھ فضا میں لہرا رہے تھے۔ بڑا ایمان افروز اور روح پرور منظر تھا۔ حضور انور نے اپنے

باقی صفحہ نمبر 7 پر ملاحظہ فرمائیں